بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیمات نبویہ

ترتیب
محمد کریم سلطانی

الجزء اول

ناشر
مکتبہ صبحِ نور
جامعہ [illegible] العلوم مسجد [illegible] فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعلیماتِ نبویہ

الجزء الاوّل

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پیپلز کالونی فیصل آباد فون: 041-8730834
فیکس: 041-8739797

تعلیمات نبویہ

(الجزء الاول)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون:041-8730833-34

نام کتاب	**تعلیمات نبویہ** (الجزء الاول)
تالیف	محمد کریم سلطانی
اشاعت	اوّل ۲۰۰۶ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

انتساب

پیکر اخلاص

زبدۃ العارفین سلطان الاولیاء عارف باللہ

حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی

-رحمۃ اللہ علیہ-

کے نام

بقول سیدی وابی زید مجدہٗ

جن کے فیضانِ نظر سے اَن پڑھ بھی اولیاء کرام کی صف میں داخل ہوگئے۔ جنکے فیض و برکت سے خدام بغیر محنت و مشقت کے سلوک مجددی کے شناور ہو گئے۔

امیدوار نظر کرم

محمد کریم سلطانی

افادات

تعلیمات نبویہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ واکمل التحیہ

حضور سیدی وابی فقیہ عصر حضرت

مفتی محمد امین صاحب

دامت برکاتھم العالیہ

کے

افادات کا مجموعہ ہے

اس میں جو کمال وخوبی ہے وہ آپ کی طرف سے ہے

اور اس میں جو نقص و کجی ہے وہ میری تحریر وترتیب میں ہے۔

محمد کریم سلطانی

اِهداء

بحضور

مفسر قرآن ضیاء الامہ

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری

رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ

جو مشائخ کی محفل میں ہوتے　　یا　　افسران بالا کے ہمراہ

اپنی خانقاہ یا دار العلوم میں ہوتے　　یا　　حکومتی ایوانوں میں

انکی فقیری میں کوئی فرق نہیں آتا تھا

بصد ادب پیش کندہ

محمد کریم سلطانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ !

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ !

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ !

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ !

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ !

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَحْبُوْبَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ !

یارسول اللہ! یا نبی اللہ! اے میرے لجپال آقا!

یہ آپکا ادنیٰ غلام آپ کی بارگاہ میں ایک سوغات لایا ہے اسے شرف قبولیت سے نوازیے۔

یارحمۃ للعالمین!

یہ عاجز وناتواں آپ کے در کا منگتا آپ ہی کے خوان کرم سے پلنے والا آج آپ ہی کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے گہر ہائے تابدار لیکر حاضر خدمت ہے انہیں قبول کیجئے۔

یاامام الاولین والآخرین!

یہ بے ہنر آپ کی نگاہ کرم کا محتاج ہے آپ کی اک نظر شفقت کا طلبگار ہے۔ اے بندہ پرور آقا! آپ تو ہر ایک کو سینے سے لگاتے ہیں اس بے مایہ کو محروم نہ کیجئے۔

بس اک نظر کرم، اک نظر شفقت، اک نظر رحمت، اک نظر عنایت، بس میرے ذرہ نواز آقا اللہ، لوجہ اللہ اک نظر پیار

آپ کے در کا ادنی منگتا

بے مایہ بے ہنر

محمد کریم سلطانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَم
ثُمَّ الصَّلاۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

اَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو مبعوث فرمایا نبوت ورسالت کی خلعت زیبا سے سرفراز فرمایا اور آپ پر وحی کو نازل فرمایا۔

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے وحی الٰہی، وہ **وَحیِ مَتلُوّ** - قرآن کریم ہو یا **وَحیِ غَیر مَتلُوّ** - حدیث پاک ہو، کومن وعن اپنی امت تک پہنچا دیا۔

جو خوش نصیب قرآن وسنت پر عمل کر گیا وہ راہ نجات پا گیا اور ابدی سعادتوں سے اپنا دامن معمور کر گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - قَالَ :

خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - یَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ "ھٰذِہٖ سَبِیْلُ اللّٰہِ"

ثُـمَّ خَـطَّ خُـطُـوطاً عَنْ يَمِيْنِهٖ ، وَعَنْ شِمَالِهٖ ، ثُمَّ قَالَ : هٰذِهٖ سُبُل" عَلٰى كُلِّ سَبِيْـلٍ مِـنْهَا شَيْطَان" يَدْعُو اِلَيْهِ ثُمَّ تَلا وَ أَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيماً فَاتَّبِعُوْهُ وَ لا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک دن خط کھینچا پھر ارشاد فرمایا:

هٰذِهٖ سَبِيْلُ اللّٰهِ ! یہ اللہ کا راستہ ہے۔

پھر آپ نے اس خط کے دائیں اور بائیں کئی خطوط کھینچے پھر ارشاد فرمایا:

یہ راستے ہیں ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

بیشک میرا یہ راستہ سیدھا راستہ ہے پس اس کی اتباع کرو اور ان دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو اگر تم ان راستوں پر چلے تو یہ تمہیں صراط مستقیم سے بہت دور لے جائیں گے۔

-☆-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا راستہ ہی نجات کا راستہ ہے۔ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس راستہ کو قرآن وسنت کی نورانی قندیل سے منور فرمایا ہے اس راہِ حق کا ہر گوشہ روشن ومنور ہے اس نور بھرے راہ میں کسی قسم کی کمی وابہام نہیں۔ وہ افراد سعادتوں

مسند الدارمی رقم الحدیث (۲۰۸) جلدا صفحہ ۲۸۵

قال حسین سلیم اسد الدارانی: اسنادہ حسن

کے امین ٹھہرے جنہوں نے اپنی حیاتِ مستعار کے تمام لمحات اس راہِ حق میں بسر کر دیے اور کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

آیئے آج ہم بھی اس راہِ نبی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- پر چلیں جس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوا کرتا۔ آیئے قرآن وسنت کی نوری قندیل سے اپنا ظاہر و باطن منور کریں اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے ارشادات کو حرف آخر سمجھیں۔ جس کا رشتہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- سے جتنا گہرا ہوگا اتنا ہی وہ فوز وفلاح سے لبریز ہوگا اور کامیابی اس کا مقدر ٹھہرے گی۔

امام زھری -رحمۃ اللہ علیہ- فرماتے ہیں:

كَانَ مَنْ مَضٰى مِن عُلَمَائِنَا يَقُوْلُوْنَ: اَلاِعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ" [1]

ہمارے اسلاف، علماء ربانیین فرمایا کرتے تھے سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- پر دل وجاں سے کاربند ہونے میں نجات ہے۔

جنت اور دائمی انعامات اس کیلئے ہیں جو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے ارشادات پر عمل کرتا ہے اور احادیث مبارکہ کا دل وجاں سے والا وشیدا ہے۔ ہاں جس نے سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کو ترک کر دیا، حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی احادیث مبارکہ کو نظر انداز کر دیا وہ اللہ تعالیٰ کے اُخروی انعامات سے محروم رہے گا اور اسے غضب الٰہی سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا۔

---

(۱) مسند الدارمی (۹۷) ۱/۲۳۰

سنیئے!

رَأَی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ رَجُلاً یُصَلِّیْ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّکْعَتَیْنِ یُکَبِّرُ فَقَالَ لَہٗ یَااَبَا مُحَمَّدُ ! اَیُعَذِّبُنِیَ اللّٰہُ عَلَی الصَّلاۃِ؟

قَالَ : لَا وَلٰکِنْ یُعَذِّبُکَ اللّٰہُ بِخِلَافِ السُّنَّۃِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سعید بن المسیب -رضی اللہ عنہ- نے ایک آدمی کو صلاۃ العصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرتے ہوئے، اللہ کی کبریائی کرتے ہوئے دیکھا تو اس آدمی نے آپ سے عرض کی

یا ابا محمد! کیا اللہ تعالیٰ مجھے صلاۃ ادا کرنے پر عذاب دے گا تو آپ نے جواباً فرمایا: صلاۃ ادا کرنے پر عذاب تو نہیں دے گا لیکن اللہ تعالیٰ تجھے خلافِ سنت کام کرنے پر عذاب دے گا۔

-☆-

ہمارے اسلاف نے اس دین حق کو صحیح سمجھا اور اس کی صحیح ترجمانی کی اللہ تعالیٰ ایسے اسلاف کے مزارات پر ان گنت رحمتیں نازل فرمائے۔

یاد رہے سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- وہ چراغ ہے جس سے انسان کی قبر منور ہوگی، قبر کی ظلمت نور محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے دور ہوگی۔

اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مطہرہ پر چلنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

مسند الدارمی رقم الحدیث (۴۵۰) جلد ۱ صفحہ ۴۰۴

قال المحقق: اسنادہ جید

زیرِ نظر کتاب ''**تعلیمات نبویہ**'' میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات فرمودات سے براہ راست راہنمائی لی گئی ہے یہ کوشش نہیں کی گئی کہ ہم احادیث سے کیا مطلب نکال سکتے ہیں بلکہ یہ کوشش کی گئی ہے اصل فرمان رسول کیا ہے اور اس پر کیسے عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صدقے ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے اور سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی صَاحِبِ الْوَجْہِ الاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الاَزْھَرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

محمد کریم سلطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر کام سے پہلے

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین دینِ اسلام ہے اور یہ ایک جامع اور مکمل دین ہے۔ اس دینِ اسلام کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہیں۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے شروع کرنا چاہیئے۔ جب کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے مبارک اسم سے ہوگی تو وہ کام بفضلہٖ تعالیٰ پایۂ تکمیل تک پہنچے گا اور وہ کام اللہ کے اسم کی برکات سے معمور ہوگا۔

قران کریم کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے کی ہے تا کہ قران کریم پر ایمان رکھنے والے یقین کی اس دولت سے مالا مال رہیں کہ جتنا بھی عظیم الشان کام کیوں نہ ہو اس کی ابتداء اللہ کے نام سے ہو تو اس کی عظمت کو مزید چار چاند لگیں گے۔

غارِ حرا کی رحمت سے لبریز ساعتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحیِ الٰہی کا نزول ہوا۔ اس پہلی وحی میں بھی اسی چیز کی تعلیم دی گئی۔ ملاحظہ ہو

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔[1]

اپنے اس رب کے نام سے پڑھیئے جس نے پیدا فرمایا ہے۔

دیگر انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام بھی اپنے امور کی ابتداء اللہ کے نام سے کیا کرتے تھے۔

---

(۱) سورۃ العلق آیت نمبر ۱

حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کا مکتوب مبارک جو ملکہ سبا کی طرف تھا اس کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے ہے۔ ملاحظہ ہو:

قَالَتْ یٰاَیُّهَا الْمَلَأُ اِنِّیْ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتَابٌ کَرِیْمٌ. اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ. ؎۱

ملکہ سبا نے کہا:

اے سرداران قوم! میری طرف ایک عزت وکرامت والا خط پہنچایا گیا ہے۔ یہ ﴿حضرت﴾ سلیمان کی طرف سے اور وہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ تم لوگ میرے مقابلہ میں غرور وتکبر نہ کرو اور میری بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ فرمانبردار بن کر۔

حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہونے لگے تو آپ نے اھل ایمان سے فرمایا اس کشتی پر سوار ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. ؎۲

اللہ کے اسم مبارک سے اسکا چلنا اور اسکا لنگر انداز ہونا ہے بیشک میرا رب بہت بخشنے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

---

(۱) سورۃ النمل

(۲) سورھود آیت ۴۱

امت کے والی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی امت کو ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرنے کی اہمیت کس احسن طریقہ سے واضح فرمائی ہے۔

ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ –رضی اللّٰہ عنہ– عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم قَالَ أَغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَاباً مُغْلَقاً وَاَطْفِیْ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ إِنَاءَ کَ وَلَوْبِعَوْدٍ تَعْرِضُہ عَلَیْہِ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَاءَ کَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

مسند الامام احمد — رقم حدیث (۱۴۳۷۱) — جلد ۱۱ — صفحہ ۴۴۵

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۳۷۳۱) — جلد ۲ — صفحہ ۳۶۵

صحیح سنن ابی داؤد — رقم الحدیث (۳۷۳۱) — جلد ۲ — صفحہ ۴۳۲

قال الالبانی: صحیح

ارواء الغلیل — رقم الحدیث (۳۹) — جلد ۱ — صفحہ ۷۹

شعب الایمان للبیہقی/رقم الحدیث (۶۰۵۸) — جلد ۵ — صفحہ ۱۲۶

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۱۲۷۲) — جلد ۴ — صفحہ ۸۸

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرطھما

عمل الیوم اللیلۃ (النسائی)/رقم الحدیث (۷۴۶) — صفحہ ۴۴۷

صحیح البخاری (مختصر) رقم الحدیث (۳۳۰۴) — جلد ۲ — صفحہ ۱۰۱۶

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۰۱۲) — جلد ۱۴ — صفحہ ۱۵۴

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے گھر کا دروازہ بند کرو تو عزت وجلال والے اللہ تعالیٰ کا نام لو کیونکہ شیطان اس دروازہ کو نہیں کھول سکتا۔ جسے اللہ کا نام لے کر بند کیا گیا ہو۔

اپنا چراغ بجھاؤ تو اللہ کا نام ذکر کرو۔

اپنے برتن کو ڈھانپ لو اگر چہ لکڑی ہی اس کے دہانے پر دے دو تو اللہ کا نام ذکر کرو۔

اور اپنے پانی والے مشکیزے کا منہ بند کرو تو اللہ کا نام ذکر کرو۔

-☆-

امام بخاری -رحمۃ اللہ علیہ- کی روایت کردہ حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ رضی اللّٰہ عنہ عَنِ النَبِیِ صلی اللّٰہ علیہ و الہ وسلم قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَیلُ. اَوْ: کَانَ جَنْحُ اللَیلِ. فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃ" مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْھُمْ وَاَغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِیْٔ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَائَکَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّر اِنَائَکَ وَاذْکُرِاسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ تعرضُ عَلَیْہِ شَیْأً.

صحیح البخاری	رقم حدیث (۳۲۸۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۱۲)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۴
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۰۵۸)	جلد۱۱	صفحہ۳۹۰
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۰۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۱۶

ترجمة الحديث:

جب رات آ جائے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پس جب عشاء کی بھی ایک ساعت گزر جائے تو انکی نگرانی چھوڑ دو اور انہیں سلا دو۔

اپنا دروازہ بند کرو تو اللہ کا نام لیکر۔
اپنا چراغ بجھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر۔
اپنے مشکیزے کا منہ بند کرو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر۔
اپنے برتن کو ڈھانپو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر۔
اگر برتن کا سرپوش نہ ملے تو کوئی اور چیز اوپر رکھ کر ڈھانپ دو۔

-☆-

اسی سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مزید ارشادات گرامی ملاحظہ ہوں:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلَهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۷)	جلد۲	صفحہ۷۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۶۴)	جلد۴	صفحہ۹

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۶۵۹) جلد۳ صفحہ۱۱۸
قال الالبانی: صحیح
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۲۲۶۷) جلد۱۱ صفحہ۴۶۳
السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۴۶۰۸) جلد۷ صفحہ۴۵۱
ارواء الغلیل رقم الحدیث (۱۹۶۵) جلد۷ صفحہ۲۴
سنن الدارمی جلد۲ صفحہ۹۴
المستدرک للحاکم جلد۱ صفحہ۱۰۸
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔
التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۱۰۸
قال الذھبی: صحیح
مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۱۵۶۶) صفحہ۲۱۹
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۷۹۰۲) جلد۵ صفحہ۱۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۹۸) جلد۱ صفحہ۳۳۵
مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۷۱۵۳) جلد۱۳ صفحہ۷۸
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح
سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۸۶۵) جلد۳ صفحہ۳۳۹
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۸۵۸) جلد۲ صفحہ۳۲۰
قال الالبانی: صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۲۱۴) جلد۱۲ صفحہ۱۳
عمل الیوم واللیلۃ (النسائی) / رقم الحدیث (۲۸۱) صفحہ۲۶۱
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۷۹۸۸) جلد۱۲ صفحہ۴۴۳
المطالب العالیہ رقم الحدیث (۲۳۶۹) جلد۲ صفحہ۳۲۰

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر شروع کرے۔

اگر وہ کھانے کی ابتداء میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اسے چاہیئے کہ ﴿جب اسے یاد آئے تو﴾ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَه وَ آخِرَه'.

اللہ کا نام اس کھانے کے اول و آخر میں لیتا ہوں۔

-☆-

عَنْ جَابِرٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه و اله وسلم يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهٖ : لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلاَ عَشَاءَ

وَاِذَادَخَلَ، فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُوْلِه قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَالَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالعَشَاءَ.(۱۳)

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۱۸)	جلد۱۳	صفحہ۱۶۰
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد۲	صفحہ۴۴۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر-رضی اللہ عنہ-روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر داخل ہو۔ پس داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لے اور کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے:

اس گھر میں تمہارے لیئے رات رہنے کی کوئی جگہ نہیں اور نہ ہی اس گھر سے تمہیں کھانا ملے گا۔ اور جب آدمی گھر داخل ہو پس داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کی جگہ مل گئی۔

اور جب آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہ لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا کھانے کا موقع بھی مل گیا۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۲۱۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۸۷)	جلد۴	صفحہ۳۳۳
قال محمود محمد محمود:	حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۴۹)	جلد۳	صفحہ۲۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۷۹۷)	جلد۲	صفحہ۳۱۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۶۰۷)	جلد۷	صفحہ۴۵۱
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۵۸۲۹)	جلد۵	صفحہ۷۳
الدر منثور		جلد۵	صفحہ۵۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۹۶)		صفحہ۲۸۲

ان احادیث مبارکہ میں غور کیجئے: کام شروع کرنے سے پہلے اللہ کا نام لینا کتنا محمود ہے

۱۔ کام سراپا خیر و برکت ہوگا۔

۲۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد پر عمل ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔

۳۔ اللہ کا نام لینے والے کے نزدیک شیطان نہیں آتا اور نہ اس کے کھانے میں شریک ہوتا ہے۔ اور یہ بدیہی بات ہے جو فرد بشر شیطان سے دور ہے وہ رحمان جل جلالہ سے نزدیک ہے۔ جس گھر میں شیطان نہ ہو اس گھر میں رحمٰن ورحیم اللہ کے سراپا برکات فرشتے ہوتے ہیں۔

اس لیئے ہمیں چاہیئے ہر کام شروع کرنے سے پہلے کہہ دیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان باللہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

بَیْنَانَحْنُ جلُوس'' عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ، اِذْطَلَعَ عَلَیْنَا رَجُل'' شَدِیْدُ بیَاضِ الثِّیَابِ وشَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لا یُریٰ عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِوَلا یَعْرِفُهُ مِنّا اَحد'' ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ ، وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ.قَالَ : یَامُحَمَّدُ ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِسْلَامِ.قَالَ: اَلْإِسْلامُ اَنْ تَشْهَدَاَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمُ الصَّلاةَ وَتُؤتِی الزَّکَاةَ وَتَصُوْمُ رَمْضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ اِن اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً.قَالَ:

صَدَقْتَ.فَعَجِبْنَالَهُ یَسْاَلُهُ وَیُصَدِّقُهُ.قَالَ : فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِیْمَان قَالَ :اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلائِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِوَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ.قَالَ : صَدَقْتَ قَالَ :فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ.قَالَ :اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَأَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ یَرَاکَ.قَالَ :

فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِقَالَ : مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ.قَالَ :فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ:اَنْ تَلِدَالْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ

رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَان. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِیّاً ثُمَّ قَالَ لِیْ: یَاعُمَرَ! اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّهٗ جِبْرِیْلُ - اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۹۹) (عن ابی هریرة)	جلد۴	صفحہ۱۷۹۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸)	جلد۱	صفحہ۶۳
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۱۱۲
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۳۹۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹۵)	جلد۲	صفحہ۶۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۹۵)	جلد۳	صفحہ۱۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۳)	جلد۱	صفحہ۶۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۳)	جلد۱	صفحہ۸۷
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۳)	جلد۱	صفحہ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۰۴)	جلد۴	صفحہ۱۲۷ (مختصراً)

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں ایک دن ہم حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے۔ اچانک ایک آدمی نمودار

ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۹۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۸
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۰۴۷۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۴

ہوا۔ جس کا لباس نہایت سفید اور بال شدید سیاہ تھے اور اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی نہ دیتا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں دوزانو ہوکر یوں بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے گھٹنے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھ دیئے اور عرض کی اے سراپا حمد وخوبی! مجھے بتایئے اسلام کیا ہے؟

حضور نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ

۱۔ تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ اور تو نماز اپنے پورے حقوق کے ساتھ ادا کرے۔

۳۔ اور تو زکوۃ ادا کرے۔

۴۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔

۵۔ اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھے حج کی استطاعت ہو۔

اس اچانک نمودار ہونے والے آدمی نے آپ کا جواب سن کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- (جو یہ حدیث بیان کرنے والے ہیں) نے فرمایا ہم اس آدمی پر بڑے متعجب ہوئے کہ یہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی سوال کے جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نووارد نے عرض کی: مجھے بتایئے ایمان کیا ہے؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جواباً ارشاد فرمایا: تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخر یعنی قیامت پر اور ہر خیر وشر کی تقدیر پر (یعنی ان تمام کو

حق اور سچ جانو اور مانو) یہ جواب سن کر اس نے پھر کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ اس نے پھر عرض کی: مجھے بتایئے احسان کیا ہے؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسے حال میں عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے دیکھ نہ سکے تو کم از کم اس حال میں عبادت کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی مجھے بتایئے قیامت کب آئے گی؟ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: "مَسْئُول عَنْها" سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں اس نے عرض کی مجھے بتایئے قیامت کی نشانیاں کون کون سی ہیں؟ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: (ایک نشانی تو یہ ہے کہ) لونڈی، خادمہ اپنی مالکہ، آقا کو جنے گی۔ (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تو دیکھے جن کے پاؤں میں جوتا نہیں جن کے جسموں پر کپڑا نہیں، تہی دست اور بکریوں کو چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھ جائیں گے۔ راوی حدیث حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: پھر وہ نو وارد ان سوالات کے جوابات پا کر چلا گیا اور میں اس کے بعد کچھ دیر مزید بارگاہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں حاضر رہا۔ پھر حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تمہیں علم ہے سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل امین تھے تمہارے پاس اس لئے آئے تھے کہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔

-☆-

دین تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ۱۰ھ ہجری میں حجۃ الوداع سے قبل حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خلوت سے نکل کر جلوت میں تشریف فرما ہیں۔ اپنے دیدار

سے عالم کو سیراب فرما رہے ہیں۔

نوریوں کے سردار، سید الملائکہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانی صورت میں بارگاہ اقدس میں حاضری دیتے ہیں۔ آپکی حاضری کا منظر امیر المؤمنین حضرت عمر۔رضی اللہ عنہ۔کی زبانی سماعت فرمایئے:

اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُل"

اچانک ایک آدمی ہم پر طلوع ہوا۔

بارگاہ مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔میں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حاضری تھی۔ آج نوریوں کا سردار عیاناً حاضری کیلئے آیا تھا۔ اسے جو خوشی اور کیف نصیب ہوا ہوگا وہ اس کے چہرے سے ظاہر تھا ملاقات کی مسرت نے اسے چاند سے بڑھ کر حسین بنا دیا تھا۔ وہ آیا بھی یوں تھا جیسے بدلی سے چاند نکلا ہو۔

شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ وَشَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ

اس کے کپڑے انتہائی سفید اور اس کے بال بہت سیاہ تھے۔

حضور فداہ ابی وامی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو سفید لباس بہت پسند تھا آج آپ کی خوشی حاصل کرنے کیلئے وہ سفید لباس زیب تن کر کے آیا تھا۔

اس کے بالوں کی رنگت اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بڑے اہتمام سے حاضر ہوا ہے۔

واقعی کسی استاد و مرشد، رہبر و رہنما کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہو تو اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو بھی آراستہ کر کے حاضر ہونا چاہیئے۔ جو بھی اسے دیکھتا جائے اس کی نفاست اور خوش ذوقی کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔

لَا یُریٰ عَلَیۡہِ اَثَرُ السَّفَرِ

اس پر آثارِ سفر نظر نہ آتے تھے۔

گرد و غبار اور تھکاوٹ سفر کے لوازمات سے ہے۔ سفر سے انسان کا لباس اور اسکے گیسو گرد آلود ہو جاتے ہیں اور اس کا جسم تھکاوٹ سے نڈھال ہو جاتا ہے لیکن مدینہ منورہ کے سفر میں، زیارۃ النبی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی تڑپ سے روح انسانی اور اجلی ہو جاتی ہے۔ روح کی توانائی اور حسن قابل دید ہوا کرتا ہے۔ خاک مدینہ کو سرمہ بنانے والے کی روح انوارِ رَبَّانِیَہ سے غسل کر رہی ہوتی ہے۔ سید الملائکہ حضور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ سراپا روح تھے اس لئے آپ مزید اجلے نکھرے اور دلکش نظر آ رہے تھے۔

نور سے بنا ہوا وجود کبھی خاکی لباس پہن لیتا ہے پھر وہ اس مناسبت سے انہیں لوازمات کا اہتمام کرتا ہے جو ایک انسان کیلئے ضروری ہیں۔ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ انسانی صورت میں آئے تھے اس لئے انسانوں والا لباس پہن کر آئے تھے ورنہ اس نور کو اس لباس کی ضرورت نہیں۔ اگر جبریل امین انسانی صورت میں حاضری دے سکتے ہیں تو جبریل امین کا مخدوم و سردار اگر انسانیت کو شرف بخشنے کیلئے اس روپ میں تشریف لائے تو حیرانگی کی کون سی بات ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ والصلوٰۃ والسلام حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں بیٹھ گئے۔ آپ کا بیٹھنا انتہائی ادب سے تھا۔ آپ دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے۔

فَاَسۡنَدَ رُکۡبَتَیۡہِ اِلٰی رُکۡبَتَیۡہِ

واقعی سائل اور طالب کو اپنے مقتدا کی بارگاہ میں دوزانو ہو کر بیٹھنا چاہیئے۔

جبریل امین علیہ السلام نے اپنے گھٹنے نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے۔ بھری محفل میں گھٹنے سے گھٹنا مل گیا۔ اب مخدوم کے جسم سے خادم کا جسم مس کر گیا اس لمحے مخدوم نے خادم کو کیا فیض دیا ہوگا یہ مخدوم اور خادم جانے بہر حال یہ موقع بڑا نادر موقع تھا۔

ایک مرتبہ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم مجددی -رحمۃ اللہ علیہ- چچیاں شریف کی ایک مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔ آپ کی بارگاہ میں اس وقت ایک مولانا صاحب تھے۔ آپ انہیں کتاب دکھا رہے تھے لیکن کتاب آپ کے اپنے ہاتھ مبارک میں تھی۔ مولانا صاحب قریب ہوتے گئے یہاں تک کہ مولانا صاحب کے جسم کا کوئی حصہ حضور خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جسم مبارک کے کسی حصہ سے مس کر گیا غالب گمان ہے وہ مولانا صاحب کا گھٹنا ہوگا جو حضور کے گھٹنے سے مس کر گیا۔ بھری محفل نے یہ منظر دیکھا اور سنا کہ مولانا صاحب کے جسم کا وہ حصہ جو حضور کے جسم سے مس کر گیا تھا اس سے اللہ اللہ کی آواز آنا شروع ہوگئی۔

حضرت خواجہ محمد سلطان عالم مجددی -رحمۃ اللہ علیہ- کی بارگاہ میں ایک عام مولانا صاحب تھے جسم سے جسم مس ہونے سے آپ نے ان کے جسم کو ذاکر بنا دیا۔ زیر نظر حدیث پاک میں مسند پر حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جلوہ گر ہیں اور حاضری دینے والے نوریوں کے سردار حضرت جبریل امیں ہیں اب جسم مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے جسمِ جبریل علیہ السلام مس ہوا تو یہاں نبیوں کے سردار -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرشتوں کے سردار کو کیا کچھ نہ دیا ہوگا۔

پھر حضرت جبریل امیں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں بس نہ کی بلکہ ایک مرحلہ اور طے کیا

فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ

جبریل امین نے اپنے دونوں ہاتھ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دونوں رانوں مبارک پر رکھ دیئے۔ جیسے آج بھی کوئی سائل لینے پر آ جائے تو سخی کے گھٹنوں کو پکڑ لیتا ہے۔ حضور جبریل امیں علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ معلوم تعلیم دین کے پردے میں کیا لینے آئے تھے انہیں معلوم تھا

یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

اس حدیث مبارک میں حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے حضرت جبریل امیں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم امت کے لئے پانچ سوال کیئے اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان پانچ سوالوں کے جوابات مرحمت فرمائے۔

یہ سوالات بہت ہی اہم اور بنیادی نوعیت کے ہیں اور حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے جوابات مبارکہ میں اتنی جامعیت اور افادیت ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے پورے دین کا خلاصہ اور نچوڑ ذکر فرمادیا۔

اس حدیث پاک میں ہمارے دین کا جوہر پوری آب وتاب کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے اس لئے ہمارے اسلاف نے اس حدیث جبریل کو "اُمُّ السُّنَّةِ" کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔

قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں ہے اس لئے سورہ فاتحہ کو اُمّ الکِتَاب کہتے ہیں بعینہ تمام مضامین احادیث کا خلاصہ اس حدیث جبریل میں ہے اس لئے اس کو "اُمّ

السُّنَّةِ" کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔

یہ سوالات کرنے والے چونکہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام تھے اسی مناسبت سے اس حدیث پاک کو "**حدیث جبریل**" بھی کہا جاتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے پوچھے جانے والے پانچ سوالات یہ ہیں:

۱۔ اسلام کیا ہے؟

۲۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

۳۔ احسان کی تعریف کیا ہے؟

۴۔ قیامت کب آئے گی؟

۵۔ قیامت کی نشانیاں کون کون سی ہیں؟

قَالَ (جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلاۃُ والسَّلامُ)

فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ

قَالَ (النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ.

ترجمة الحديث:

حضرت جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے بتایئے ایمان کیا ہے؟

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: تو ایمان لائے اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یوم آخر (قیامت کے دن) پر اور تو ایمان لائے اچھی اور بری تقدیر پر۔

-☆-

اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے چھ چیزوں پر ایمان لانے کا ذکر فرمایا ہے.

۱۔ اللہ پر ایمان ۲۔ فرشتوں پر ایمان

۳۔ نازل شدہ کتابوں پر ایمان ۴۔ رسولوں پر ایمان

۵۔ قیامت کے دن پر ایمان ۶۔ تقدیر پر ایمان

سورۃ البقرہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ" اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ. [1]

ترجمہ:

ایمان لائے رسول کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس کتاب پر جو نازل کی گئی آپ پر آپ کے رب کی جانب سے اور مومن (وہ بھی ایمان لائے اس کتاب پر) یہ سب ایمان لائے اللہ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر۔

یہاں اللہ رب العزت نے چار چیزوں پر ایمان کا ذکر فرمایا۔

قیامت پر ایمان، قرآن کریم میں اس کا ذکر متعدد مقامات پر ہے۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ" لَارَيْبَ فِيْهَا. [2]

ترجمہ:

بیشک قیامت آنے والی ہے اور اس کے وقوع میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

تقدیر کا بھی قرآن کریم میں بالصراحت ذکر کر دیا گیا ہے۔

---

(۱) البقرۃ آیت-۲۸۵

(۲) الانعام آیت-۱۲۶

فَمَنْ يُرِدِاللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْاَنْ يُضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقاً حَرَجاً كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُفِي السَّمَاءِ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

اَلْاِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ'' وَالْاِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ قَالَ ثُمَّ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں کہ

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-فرمایا کرتے تھے:

اسلام علانیہ ہے یعنی ظاہری اعمال کا نام اسلام ہے اور ایمان دل میں ہے یعنی اعتقاد کا نام ایمان ہے۔ پھر آپ اپنے سینے مبارک کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرماتے پھر فرماتے تقویٰ اس جگہ ہے۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد۱	صفحہ۲۱۲
المطالب العالیہ	رقم الحدیث (۲۸۶۱)	جلد۳	صفحہ۵۵
الدر المنثور		جلد۶	صفحہ۱۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۳۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۴۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۹)	جلد۱	صفحہ۱۷ (مختصراً)
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۴)	جلد۱	صفحہ۳۳

اسلام اعمال ظاہرہ کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور تصدیق قلبی کا دوسرے احباب کو اس وقت پتہ ملے گا جب وہ زبان سے اقرار کرے گا۔ گویا ایمان اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے۔ اعمال صالحہ تو ان سے ایمان میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ قوت ہے جس کے باعث ایک صالح و مطیع، غیر صالح اور غیر مطیع سے ممتاز ہوتا ہے۔ کیا ایمان ان چھ تک محدود ہے یا اس کے علاوہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔

عارف باللہ حضور قاضی ثناء اللہ پانی پتی -رحمۃ اللہ علیہ- لکھتے ہیں:

اَلْاِیْمَانُ فِی الشَّرْعِ اَلتَّصْدِیْقُ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ جَمِیْعاً بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعُلِمَ قَطْعاً.

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو کچھ لے کر تشریف لائے ان سب پر دل وزبان سے تصدیق کرنا بشرطیکہ ان چیزوں کا ثبوت نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے قطعی و یقینی ہو ایمان شرعی کہلاتا ہے۔

الحاصل ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید الانبیاء رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو کچھ لے کر تشریف لائے اسے سچا جاننا اور سچا ماننا ایمان کہلاتا ہے۔

ایمان باللہ:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُواً اَحَد"[1]

ترجمہ:

اے حبیب! فرما دیجئے وہ اللہ یکتا ہے۔ اللہ صمد ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی

---

(۱) سورۃ اخلاص

کا بیٹا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔

اللہ یکتا ہے:

اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ وَتَصْرِیْفِ الرِّیَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیَاتٍ لِقَوْمٍ یَعْقِلُوْنَ۔[1]

ترجمہ:

اور تمہارا الہ ایک الہ ہے۔ نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے۔ وہ سب سے بڑا رحم فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں رات اور دن کے اختلاف میں اور وہ بحری جہاز جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں اٹھائے جو نفع پہنچاتی ہیں لوگوں کو اور جو نازل فرمایا اللہ نے آسمان سے پانی پھر زندہ کیا اس پانی کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور پھیلا دیئے اس زمین میں ہر طرح کے جانور اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اور آسمان و زمین کے درمیان پابند حکم بادل میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

-☆-

(۱) سورۃ الحج ایت-۳۴

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰه" وَاحِد" فَلَهٗ اَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ. ۱؎

ترجمہ:

پس تمہار اِلٰہ ایک اِلٰہ ہے تو اسی کا حکم مانو اور (اے حبیب) بشارت دیجئے انکساری کرنے والوں کو۔

وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِد" وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ. ۲؎

ترجمہ:

اور کہہ دیجئے ہم ایمان لائے ہیں اس قرآن پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور ان کتابوں پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی اور ہمارا اِلٰہ (معبود) اور تمہارا اِلٰہ (معبود) ایک ہے اور ہم اس کے ہر حکم پر سر جھکانے والے ہیں۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا. اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِد" رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ. ۳؎

ترجمہ:

قسم ہے بارگاہ الٰہی میں صف بستہ کھڑے ہونے والے فرشتوں کی اور قسم ہے ان باجبروت فرشتوں کی جو حکم الٰہی نافذ کرنے میں زجر سے کام لیتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی

---

(۱) سورۃ العنکبوت آیت-۴۶

(۲) سورۃ الصّٰفّٰت آیت-۱تا۶

(۳) سورۃ صٓ آیت-۶۶

جو تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتے ہیں بیشک تمہارا الٰہ واحد ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسکا اور رب ہے مشارق کا بیشک ہم نے آراستہ کیا ہے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے۔

-☆-

قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِر" وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلاَّ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ.[1]

ترجمہ:

(اے حبیب!) فرما دیجئے میں تو عذاب الٰہی سے خبردار کرنے والا ہوں کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے جو واحد اور قہار ہے رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کا (بھی) رب ہے وہ عزت والا اور بہت بڑا مغفرت فرمانے والا۔

-☆-

وَمَا اُمِرُوْا اِلاَّ لِيَعْبُدُوا اِلٰهاً وَاحِداًلا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ.[2]

ترجمہ:

اور انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ وہ عبادت کریں الہ واحد کی۔ کوئی الہ نہیں مگر وہی (اللہ) ہے پاک ہے وہ اس سے جسے وہ (بدبخت) اس کا شریک بناتے ہیں۔

-☆-

---

(۱) سورۃ التوبہ آیت-۳۱

(۲) سورۃ صٓ آیت-۶۵/۶۶

اسی اللہ وحدہٗ لاشریک نے ایک سے زائد الہ کی ایک اور انداز میں نفی فرمادی ملاحظہ ہو:

وَقَالَ اللّٰهُ لاَ تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰه" وَاحِد" فَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنَ.[1]

ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نہ بناؤ دو الٰہ وہی الٰہ واحد ہے پس مجھ ہی سے ڈرو۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلاَّ اِلٰه" وَاحِد" وَاِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَاب" اَلِيْم".[2]

ترجمہ:

یقیناً کفر کے مرتکب ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں تیسرا ہے نہیں ہے کوئی الٰہ مگر اللہ جو واحد ہے اور اگر وہ باز نہ آئے اس شرکیہ قول سے جو وہ کہہ رہے ہیں تو یقیناً پہنچے گا ان میں سے انہیں جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب۔

وَلاَ تَقُوْلُوْا ثَلٰثَة" اِنْتَهُوا خَيْر" لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰه" وَاحِد".[3]

ترجمہ:

اور نہ کہو تین الٰہ ہیں۔ ایسا کہنے سے باز آجاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ یقیناً اللہ الٰہ واحد ہے۔

-☆-

---

(۱) سورۃ النحل آیت-۵۱

(۲) سورۃ المائدہ آیت-۷۳

(۳) سورۃ النساء آیت-۱۷۱

قرآن کریم میں سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا تذکرہ ہے اس میں حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اپنے جیل کے ساتھیوں سے فرمارہے ہیں:

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلآَّ اَسْمَاءً سَمَّیْتُمُوْھَا اَنْتُمْ وَاٰبَائُکُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطَانٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلاَّ لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْ اِلآَّ اِیَّاہُ ذَالِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لاَیَعْلَمُوْنَ۔ [1]

ترجمہ:

اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! (بتاؤ) کیا بہت سے جدا جدا رب بہتر ہیں یا اللہ جو واحد ہے اور قھار ہے۔

تم عبادت نہیں کرتے اس اللہ کے علاوہ (معبودان باطل کی) مگر انکی کوئی حقیقت نہیں وہ تو چند نام ہیں جو نام رکھے ہیں تم نے اور تمہارے اجداد نے نہیں نازل فرمایا اللہ نے اس کیلئے کسی دستاویز کو نہیں ہے حکم مگر اللہ کا اور اسی نے حکم دیا ہے کہ تم عبادت نہ کرو مگر اسی ایک اللہ کی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

-☆-

روز قیامت فرمان الٰہی ہوگا: **لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ۔**

ترجمہ:

آج کس کی حکمرانی ہے؟ آج اللہ کی حکمرانی ہے جو واحد اور قھار ہے۔

---

(۱) سورۃ یوسف آیت-۴۰

اللہ صمد ہے:

صمد کا معنی ہے اَلصَّمَدُ : اَلْمَقْصُودُ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ.[1]

صمد اس ذات کو کہتے ہیں کہ قضائے حاجات کیلئے جس کا قصد کیا جائے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اَلصَّمَدُ : هُوَالَّذِیْ یُصْمَدُ اِلَیْهِ فِی الْحَوَائِجِ وَیُقْصَدُ اِلَیْهِ فِی الرَّغَائِبِ.[2]

صمد اس ذات کو کہتے ہیں کہ قضائے حاجات کیلئے جس کی بارگاہ کا قصد کیا جائے اور انعامات کے حصول کیلئے جس کی درگاہ پر حاضری دی جائے۔

علامہ سید عبدالعزیز الدرینی لکھتے ہیں:

اَلصَّمَدُ : هُوَ السَّیِّدُ الْغَنِیُّ الَّذِیْ یَقْصِدُهٗ کُلُّ اَحَدٍ وَهُوَ غَیْرُ مَحْتَاجٍ اِلٰی اَحَدٍ.[3]

صمد اس غنی آقا کو کہتے ہیں کہ جو ہر ایک کا مقصود ہو لیکن وہ خود کسی کا محتاج نہ ہو۔

حضرت ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں:

اَلصَّمَدُ : اَلَّذِیْ یَحْتَاجُ اِلَیْهِ کُلُّ اَحَدٍ وَهُوَ مُسْتَغْنٍ عَنْ کُلِّ اَحَدٍ.[4]

صمد اس ذات کو کہتے ہیں کل کائنات اس کی محتاج ہو اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں لیکن ساری کائنات اس کی محتاج ہے۔

---

(۱) المعجم الوسیط (جلد اول صفحہ ۵۲۳

(۲) المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنٰی / مطبعۃ محمد علی صبیح مصر، صفحہ ۱۴۴

(۳) المقصد الاسنی صفحہ ۱۶ (سید عبدالعزیز درینی)

(۴) لَوَامِعُ البَیِّنَات / فخر الدین محمد بن عمر الرازی، مکتبہ الکلیات الازعیہ قاہرہ ۱۹۷۶ صفحہ ۳۱۷

عالم ملک وملکوت، دنیاوآخرت سب اللہ کے محتاج ہیں۔تمام عالم اپنی تخلیق میں اپنی بقا میں اپنی نشو ونما میں اسی وحدہٗ لاشریک کے محتاج ہیں۔

ساری کائنات کو وجود اللہ نے دیا، کائنات کی دیکھ بھال اللہ فرما رہا ہے۔اس کا کل انتظام دست قدرت میں ہے۔وہ جو چاہے جب چاہے جیسا چاہے کرنے پر قادر ہے۔

يَاأَيُّهَاالنَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشاً وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَكُمْ فَلاَ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَاداً وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔[1]

ترجمہ:

اے لوگو! عبادت کرو اپنے اس رب کی جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور ان لوگوں کو بھی پیدا فرمایا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

وہی جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو بناء اور نازل فرمایا آسمان سے پانی اور نکالا اس پانی کے ذریعے پھل جو تمہارے لئے رزق ہیں پس نہ بناؤ اللہ کیلئے شریک حالانکہ تم جانتے ہو(کہ وہ شریک بننے کے اہل نہیں)

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَالِكُمْ مِنْ شَيْئٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّايُشْرِكُوْنَ.[2]

---

(۱) سورۃ البقرہ آیت-۲۱/۲۲

(۲) سورۃ الروم آیت-۴۰

ترجمہ:

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں رزق عطا فرمایا پھر تمہیں موت سے ہمکنار کرے گا۔ تمہیں زندہ کرے گا کیا وہ تمہارے معبودان باطل جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہوان میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکتا ہو۔ پاک ہے اللہ ہر عیب سے اور بلند و بالا ہے ان سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

-☆-

مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَاراً وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَاراً اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقاً وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْراً وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً۔[1]

ترجمہ:

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے عظمت و جلال کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس نے تمہیں کئی مرحلوں سے گزار کر پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے پیدا فرمایا ہے سات آسمانوں کو تہ بہ تہ اور بنایا ہے چاند کو ان میں نور اور بنایا ہے ان میں سورج کو روشن چراغ۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔[2]

ترجمہ:

اس زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

---

(۱) سورۃ طٰہٰ آیت-۵۵

(۲) سورۃ نوح آیت-۱۳/۱۶

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَامَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ۔[1]

ترجمہ:

وہی اللہ نے جس نے مجھے پیدا فرمایا پھر وہ ہر لمحہ میرا ہادی ہے وہی جو مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ وہی ہے جو مجھے موت دے گا پھر زندہ فرمائے گا۔

-☆-

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَخْلُقُ مَایَشَاءُ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَاءُ اِنَاثاً وَیَھَبُ لِمَنْ یَشَاءُ ذکوراًء یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَاناً وَاِناثاً وَیَجْعَلُ مَنْ یَشَاءُ عَقِیْماً اِنَّہٗ عَلِیْم'' قَدِیْر''۔[2]

ترجمہ:

اللہ ہی کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین ہے جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ملا جلا کر دیتا ہے انہیں بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے بیشک وہ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

-☆-

---

(۱) سورۃ الشعراء آیت-۷۸تا۸۱

(۲) سورۃ الشوریٰ آیت-۴۹/۵۰

اِنّا خَلَقْنَا کُلَّ شَیْئٍ بِقَدَرٍ وَمَا اَمْرُنَا اِلاّ وَاحِد" کَلَمحٍ بِالْبَصَرِ.[1]

ترجمہ:

ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا فرمایا ہے اور ہمارا حکم یکبارگی ہوتا ہے آنکھ جھپکتے نافذ ہوتا ہے۔

-☆-

اللہ حَیٌّ و قَیُّوم ہے:

اَللّٰہُ لاَ اِلٰـہَ اِلاّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لا تَاْخُذُہٗ سِنَة" وَلاَ نَوْم" لَہٗ مَافِی السَّمٰوَاتِ وَمَافِی الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلاّ بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْئٍ مِنْ عِلْمِہٖ اِلاّ بِمَاشَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلاَ یَؤدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.[2]

ترجمہ:

اللہ کوئی اِلٰـہ نہیں سوائے اس کے وہ حیی ہے وہ قیوم ہے اسے نہ اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بغیر اسکی اجازت کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے اور وہ احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کے ساتھ اسکے علم کا مگر جتنا وہ چاہے وسیع ہے اسکی کرسی آسمانوں اور زمین سے اور نہیں تھکاتی اسے زمین و آسمان کی حفاظت وہی سب سے بلند اور سب سے عظمت والا ہے۔

---

(۱) سورۃ العصر آیت-۴۹/۵۰

(۲) سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵ آیۃ الکرسی

اللہ حیی ہے۔ حیی کا معنی زندہ ہے وہ ایسی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اس کے وجود کو فنا نہیں۔

اللہ قیوم ہے کل عالم کا قیام ذات باری تعالیٰ کی وجہ سے ہے۔ کل عالم اللہ کا محتاج ہے۔ اُونگھ اور نیند سے پاک ہے جسے اُونگھ آئے یا سو جائے وہ اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے اللہ نہیں، اللہ کی ذات ایسے عوارض سے پاک اور منزہ ہے۔

الم اَللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. [1]

ترجمہ:

الف، لام، میم نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے وہ زندہ ہے اور سب کو زندہ رکھنے والا ہے۔

-☆-

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَاراً وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبٰتِ ذَالِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ هُوَ الْحَیُّ لاَ اِلٰهَ اِلاّ هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. [2]

ترجمہ:

اللہ وہی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو قرار گاہ اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں پس تمہاری صورتوں کو حسین تر بنا دیا ہے اور طیبات سے تمہیں رزق عطا فرمایا۔

سن لو! وہ اللہ تمہارا رب ہے بڑی برکت والا ہے اللہ سب جہانوں کا پالنے والا ہے وہ

---

(۱) سورۃ آل عمران آیت-۱/۲

(۲) سورۃ المؤمن آیت ۶۴/۶۵

حی ہے (ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا) نہیں ہے کوئی اِلٰہ سوائے اس کے پس عبادت کرو اسی کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ۔[1]

ترجمہ:

اور توکل کیجئے اسی حی پر جسے موت نہیں آنی اور اس کی حمد سے اسکی تسبیح کیجئے۔

-☆-

جب کچھ بھی نہ تھا اللہ تھا اور جب زمین و آسمان فنا ہو جائیں گے پھر بھی اللہ ہوگا۔ اللہ دائمی ہے اس کی ذات کو فنا نہیں وہ باقی ہے ازل سے ہے ابد تک ہے بلکہ ازل و ابد اسکی ذات کے سامنے نقطہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔

اللہ علیم ہے:

اللہ تعالیٰ علیم ہے اسکا علم لامتناہی ہے اللہ عالم بالا و پست کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ کائنات کا کوئی ذرہ کوئی قطرہ ایسا نہیں جس کا علم علیم و خبیر کو نہ ہو۔

انسان کا علم ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اس کے علم کی کمند نظام شمسی سے باہر جا رہی ہے۔ یہ اجرام فلکی تو اس کے علم کی زد میں ہیں لیکن اس کے باوجود انسان کے علم کا اللہ تعالیٰ کے علم سے موازنہ نہیں ہوسکتا۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام حضرت خضر علیہ السلام کے پاس پہنچے اور فرمایا:

---

(۱) سورۃ الفرقان آیت-۵۸

جِئتُ لِتُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً قَالَ اَمَایَکْفِیْکَ اَنّ التَّوْرَاۃَبِیَدَیْکَ وَاَنَّ الْوَحْیَ یَأْتِیْکَ یَامُوْسٰی اِنّ لِیْ عِلْماً لاَیَنْبَغِیْ لَکَ اَنْ تَعْلَمَہٗ وَاِنَّ لَکَ عِلْماً لاَ یَنْبَغِیْ لِیْ اَنْ اَعْلَمَہٗ فَاَخَذَ طَائِر" بِمِنْقَارِہٖ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللّٰہِ مَاعِلْمِیْ وَعِلْمُکَ فِیْ جَنْبِ عِلْمِ اللّٰہِ اِلاَّ کَمَا اَخَذَ ھٰذا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِہٖ مِنَ الْبَحْرِ.

ترجمۃ الحدیث:

میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں جو رشد وہدایت کا علم آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے اس میں سے مجھے بھی تعلیم دیجئے۔

حضرت خضر-علیہ السلام- نے فرمایا:

(اے موسیٰ) کیا آپ کیلئے کافی نہیں کہ توراۃ شریف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔آپ کے پاس موجود ہے اور اللہ کی طرف سے وحی آپ کے پاس آتی ہے۔

اے موسیٰ! میرے پاس ایسا علم بھی ہے جو آپ کیلئے مناسب نہیں اور آپ کے پاس بھی علم ہے جو میرے لئے مناسب نہیں۔

پس اس دوران ایک پرندہ نے اپنی چونچ سے سمندر کا کچھ پانی لیا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: (اے موسیٰ) میرے علم اور تمہارے علم کی اللہ کے علم سے ایسی نسبت ہے جیسے اس پرندے نے اپنی چونچ سے جو پانی لیا اس کی نسبت سمندر سے ہے۔

صحیح البخاری   رقم الحدیث(۴۴۴۹)   جلد۴   صفحہ۱۷۵۵

(کتاب التفسیر سورۃ الکھف)(باب: فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما)

فتح الباری   رقم الحدیث(۴۷۲۶)   جلد۱۰   صفحہ۵۲۴

سبحان اللہ موسیٰ وخضر کے علم کی نسبت علم الٰہی سے کیسی ٹھہری۔ان دونوں بزرگوں کے علم تک رسائی کسے نصیب ہے جب ان کا علم ایک سمندر معلوم ہوتا ہے۔تو اللہ علیم وخبیر کے علم کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ"۔[1]

ترجمہ:

اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-☆-

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ"۔[2]

ترجمہ:

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ ہی تمہیں تعلیم عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-☆-

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

ترجمہ:

اللہ نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور وہی ہر چیز کے علم والا ہے۔

-☆-

---

(۱) سورۃ البقرہ آیت-۲۳۱

(۲) سورۃ البقرۃ آیت-۲۸۲

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيم"

ترجمہ:

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-☆-

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيم".

ترجمہ:

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

يَعْلَمُ مَايُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهُ عَلِيم" بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔[1]

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ اللہ سینوں کے بھیدوں کا علم رکھتا ہے۔

-☆-

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّهُ عَلِيم" بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔[2]

ترجمہ:

پس اللہ تعالیٰ بیان فرمائے گا تمہیں جو کچھ تم کیا کرتے تھے بیشک وہ سینوں کے بھیدوں کا علم رکھتا ہے۔

---

(۱) سورۃ الحجرات آیت-۱۶

(۲) سورۃ هود آیت-۵

ثُمَّ یُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡم"۔[1]

ترجمہ:

پھر اللہ انہیں بتائے گا قیامت کے دن جو وہ دنیا میں عمل کرتے ہیں بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

اَلَمۡ یَعۡلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوَاهُمۡ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ۔[2]

ترجمہ:

کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے باطن اور انکی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور بیشک اللہ علام الغیوب ہے۔

-☆-

ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰی عَالِمِ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔[3]

ترجمہ:

پھر تمہیں لوٹایا جائے گا عالم الغیب الشہادۃ کی طرف پس وہ تمہیں بتائے گا جو تم عمل کیا کرتے تھے۔

-☆-

---

(۱) سورۂ مزمر آیت-۷

(۲) سورۃ المجادلہ آیت-۷

(۳) سورۃ الجمعہ آیت-۸

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ.[1]

ترجمہ:

وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ عالم الغیب والشھادۃ ہے اور وہ رحمان ورحیم ہے۔

اللہ علیم ہے اسکے علم کی وسعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جو کچھ ہو چکا ہے اسے جانتا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے اسے جانتا ہے اور جو کچھ ہوگا اسے بھی وہ جانتا ہے۔

اسکا علم بالاجمال نہیں بلکہ اس کا علم بالتفصیل ہے اور کائنات کا کوئی گوشہ اس کے علم محیط سے خارج نہیں۔

اللہ ہر چیز کا رب ہے:

قرآن کریم کی ابتداء میں سورۃ فاتحہ کے آغاز میں ہی اللہ وحدہ لاشریک نے اپنی ربوبیت کا اعلان فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ترجمہ:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

رب کے معنی ملاحظہ ہوں:

تَبْلِیْغُ الشَّیْئِ اِلٰی کَمَالِهٖ بِحَسْبِ اسْتِعْدَادِهِ الْاَزْلِیِّ شَیْئاً فَشَیْئاً.[2]

---

(۱) سورۃ الحشر آیت-۲۲

(۲) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی (سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ) ادارۃ الطباعۃ المنیریہ جلد ۱ صفحہ ۷۳)

کسی چیز کو اس کی ازلی استعداد اور فطری صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال تک پہنچانا۔

حضرت ابراہیم-علیہ الصلاۃ والسلام- کے باری میں قرآن کریم میں ہے: **اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ**۔(۱)

ترجمہ:

جب حضرت ابراہیم سے آپ کے رب نے فرمایا گردن جھکا دو تو آپ نے عرض کی میں رب العالمین کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکا تا ہوں۔

جب اللہ کو رب مان لیا اور یہ یقین کامل ہوا کہ وہی کل کائنات کو نوازنے والا اور اسکی تربیت فرمانے والا ہے تو پھر فوراً اسی کے حکم پر سر تسلیم خم کیا جاتا ہے۔

اللہ نے اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو حکم دیا تو وہاں بھی اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا: **قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ**۔

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) اعلان فرما دیجئے بیشک میری نماز، میری قربانی، میری حیات و میری مَمات اللہ رب العالمین کیلئے ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا حکم الٰہی پر اپنا سر جھکانے والا ہوں۔

-☆-

---

(۱) سورۃ البقرہ آیت-۱۳۱

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ.[1]

ترجمہ:

فرمادیجئے بیشک اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہر حکم پر اپنی گردنیں جھکادیں۔

-☆-

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ.[2]

ترجمہ:

ان سے پوچھئے کون ہے آسمان اور زمین کا رب؟ خود ہی فرمادیجئے وہ اللہ ہے۔

-☆-

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا.[3]

ترجمہ:

اللہ مشرق ومغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں پس اسے ہی اپنا کارساز بنائے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان.[4]

---

(۱)سورۃ الانعام آیت-۷۱

(۲)سورۃ الرعد آیت-۱۶

(۳)سورۃ المزمل آیت-۹

سورۃ الرحمٰن آیت-۱۷

ترجمہ:

اللہ دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب ہے۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

-☆-

فَلاَ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالمَغَارِبِ اِنَّا لَقَادِرُوْنَ۔(1)

ترجمہ:

پس مجھے قسم ہے مشارق ومغارب کے رب کی بیشک ہم قدرت والے ہیں۔

-☆-

قرآن کریم میں اللہ رب العالمین نے اپنے آپ کو رب المشرق والمغرب (مشرق ومغرب کا رب) رب المشرقین رب المغربین (دو مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب) رب المشارق والمغارب (سب مشرقوں اور مغربوں کا رب) فرمایا ہے۔

ایسے اسلوب میں یہ حکمت کارفرما ہے۔

وہ جہت جدھر سے سورج نکلتا ہے اسے مشرق اور جہاں سورج غروب ہوتا ہے اسے مغرب کہتے ہیں جب صرف ان سمتوں کا خیال رکھا گیا تو رب المشرق والمغرب فرمایا۔

موسم گرما اور موسم سرما میں سورج نکلنے اور غروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جب ان دو موسموں کا خیال رکھا گیا تو رب المشرقین ورب المغربین فرمایا گیا۔

سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے کی جگہ روزانہ بدلتی رہتی ہے جب ہر روز کے طلوع

---

(1) سورۃ المعارج آیت۔۴۰

وغروب کو مدنظر رکھا گیا تو رب المشارق ورب المغارب (سب مشرقوں اور سب مغربوں کا رب) کہا گیا ہے۔

اللہ رب العزت نے عرش کو بھی پیدا فرمایا ہے اور وہ اس عرش کا بھی رب ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔[1]

ترجمہ:

(اے حبیب!) اگر یہ لوگ منہ موڑ لیں تو فرما دیجئے اللہ مجھے کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں اسی پر میرا توکل ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

-☆-

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ۔[2]

ترجمہ:

پس بلند و برتر ہے اللہ جو حق بادشاہ ہے نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے وہی عزت والے عرش کا رب ہے۔

-☆-

---

(۱) سورۃ التوبہ آیت-۱۲۹

(۲) سورۃ المؤمنون آیت-۱۱۶

ترجمہ:

اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

-☆-

زمین وآسمان، عرش وکرسی، لوح وقلم، جن وانس، نوری وناری سب مخلوق کا خالق اللہ ہے اور سب کا رب بھی وہی ہے۔ انہیں ازلی استعداد کے مطابق کمال سے نوازنے والا اللہ ہے۔

یہ ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں لیکن اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر اللہ کی تربیت سب سے انوکھی اور جدا ہے۔ جو مرتبہ کمال آپ کو عطا کیا گیا اس کی نظیر کہیں بھی نہیں اللہ کی عطا کا نقطہ کمال دیکھنا ہو ذات محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا مشاہدہ کیجئے۔

غار حرا کی خلوتوں میں پہلی وحی کے نزول کے وقت جو نوازشات برسیں جس کا اظہار بھی اسی مبارک لفظ رب سے فرمایا گیا۔

اِقْـرَأْ بِـاسْـمِ رَبِّکَ الَّـذِیْ خَـلَـقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ[1]

ترجمہ:

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا فرمایا۔ پیدا فرمایا انسان کو علق سے۔ پڑھیے اور آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا سب سے بڑا کریم ہے جس نے تعلیم دی قلم کے ذریعے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

-☆-

---

(۱) سورۃ العلق آیت-۱تا۵

پہلی وحی میں اللہ رب العزت نے ربک آپکا ربّ فرما کر آپکو رفعت کمال تک پہنچانے کا اعلان فرمایا۔

وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُوالرَّحْمَةِ.[۱]

ترجمہ:

(اے میری حبیب!) آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا بڑا غنی رحمت والا ہے۔

-☆-

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیمٌ عَلِیمٌ.[۲]

ترجمہ:

ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک آپ کا رب حکمت والا اور علم والا ہے۔

-☆-

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً.[۳]

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) مجھے قسم ہے اس رب کی جو آپ کا رب ہے۔ یہ اس وقت تک

---

(۱) سورۃ الانعام آیت-۱۳۳

(۲) سورۃ الانعام آیت-۸۳

(۳) سورۃ النساء آیت-۶۵

مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو فیصل تسلیم نہ کر لیں اور آپ کے حکم کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دیں۔

-☆-

اللہ رب العزت کل کائنات کا رب ہے۔ ہر ایک کو اسکی استعداد کے مطابق مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے لیکن یہاں قسم کا انداز نرالہ ہے۔ مجھے قسم ہے اس رب کی جو آپ کا رب ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچایا۔

اللہ کی ربوبیت کا شاہکار ذات محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے اور اللہ نے اس بھری کائنات میں سب سے بلند مرتبہ عطا فرمایا تو اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو عطا فرما۔

ان کمالات کو دیکھ کر اور آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے مَوکب ہمایوں کو ہر لمحہ محو پرواز دیکھ کر کوئی عارف کہہ اٹھا تو بالکل بجا کہا

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

آپ رفعتوں اور بلندیوں سے سرفراز ہوئے تو اپنے خداداد کمال کے ذریعے اور آپ نے کفر ونفاق کے پردوں کو اپنے جمال باکمال سے چاک کر دیا۔ آپ کے جملہ خصائل حسن وجمال سے آراستہ ہیں۔ اے اہل ایمان آپ پر اور آپکی آل پر درود وسلام کا نذرانہ پیش ہو۔

اللہ کا کوئی بیٹا نہیں:

بیٹا باپ کے مال میں شرکت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک ہے اس لئے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ بیٹا باپ کے جسم کا ٹکڑا کہا جاتا ہے۔ اللہ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے اسکا وجود حصوں میں تقسیم ہونے سے پاک ہے۔ اس لئے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔

توالد و تناسل کسی کے فانی ہونے کی دلیل ہے اللہ باقی ہے حی لا یموت ہے اس لئے وہ اولاد سے پاک ہے۔ بیٹا بوقت ضعف بڑھاپے اور پیری کے زمانے میں سہارا بنتا ہے۔ اللہ کو کسی سہارے کی کوئی ضرورت نہیں اس کی ذات ضعف و عجز سے منزہ ہے اس لئے وہ اولاد سے پاک ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُواً اَحَد". (سورۃ الاخلاص)

ترجمہ:

اے حبیب فرما دیجئے وہ اللہ یکتا ہے وہ صمد ہے اسکی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اسکا کوئی شریک ہے۔

-☆-

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰه" وَاحِد" سُبْحَانَهٗ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَلَد". [1]

ترجمہ:

بیشک اللہ الہ واحد ہے پاک ہے وہ ذات کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔

(۱) سورۃ النساء آیت-۱۷۱

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْراً۔[1]

ترجمہ:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے فرمانروائی میں اور نہ ہی اس کا کوئی مددگار ہے عجز میں اور اسی اللہ کی کبریائی خوب بیان کرو۔

جن بدنصیبوں نے کسی کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور اللہ کے بارے میں یہ نامناسب بات کہی کہ اس کے بیٹے بھی ہیں۔

ان کے بارے میں قرآنی آیات میں جلال الٰہی ملاحظہ ہو:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَداً. لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئاً اِدّاً تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدّاً اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَداً وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَتَّخِذَ وَلَداً . اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْداً.

ترجمہ:

کفار کہتے ہیں بنالیا ہے رحمان اللہ نے بیٹا۔ اے کافرو! تم بہت عیب دار بات لائے ہو۔ قریب ہے آسمان پھٹ جائیں اس خرافات سے اور زمین شق ہو جائے اس (بیہودگی) سے بلند و بالا پہاڑ کانپتے ہوئے گر پڑیں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ رحمان کا بیٹا ہے اور رحمان کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی بارگاہ میں بندہ بن کر حاضر ہوگی۔

(۱) سورۃ بنی اسرائیل آیت-۱۱۱

عَنْ اَبِی هُرَیرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَال اللّٰهُ تَعَالٰی

کَذَّبَنِی ابْنُ آدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذَالِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذَالِکَ وَاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ یُعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَأَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَداً وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِیْ کُفُواً اَحَد"۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۷۴)	جلد۳	صفحہ۱۶۰۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۷۵)	جلد۳	صفحہ۱۶۰۳
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۱	صفحہ۴۴۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۳۳)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۷۳۵)	جلد۱۰	صفحہ۴۰۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۵۲۰)	جلد۵	صفحہ۲۵۹

(عن عبداللہ بن عباس)

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴۸)	جلد۳	صفحہ۱۲۸
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۹۳)	جلد۲	صفحہ۹۸۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۴)	جلد۴	صفحہ۱۱۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۷)	جلد۲	صفحہ۸۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰)	جلد۱	صفحہ۱۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرزند آدم مجھے جھٹلاتا ہے اس کے لئے یہ بات مناسب نہیں وہ مجھے گالی دیتا ہے اسے ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا۔

بہرحال اس کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے

اللہ مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے اس نے پہلی مرتبہ مجھے پیدا فرمایا۔ (سن لیجئے) پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے آسان تر نہیں ہے۔ اور اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے اپنے لئے بیٹا بنایا ہے۔

(سن لیجئے) میں یکتا ہوں ساری کائنات میری محتاج ہے میں کسی کا محتاج نہیں ہوں میں وہ ہوں میرا کوئی بیٹا نہیں اور نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی میرا کوئی شریک ومثیل ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۰۴)	جلد۸	صفحہ۲۴۱
قال احمد محمد شاکر:	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۹۵)	جلد۸	صفحہ۳۶۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد۱	صفحہ۸۱
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۸۹۱۶)	جلد۱۴	صفحہ۳۵۴
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۹

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَد" وَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْوَلَداً.

ترجمۃ الحدیث:

اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہا کی روایت میں کچھ اس طرح ہے "بہر حال اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ کہنا ہے کہ میرا بیٹا ہے۔ میری ذات اس بات سے پاک ہے کہ میں بیوی رکھوں یا بیٹا بناؤں۔"

اتنا کچھ ہونے کے باوجود رحیم کریم اللہ اس عالم رنگ و بو میں اپنی نوازشات اسی طرح جاری رکھے ہوئے کہ اپنے اور بیگانے سب سیراب ہو رہے ہیں۔

مشکاۃ المصابیح　رقم الحدیث (۲۱)　جلد ۱　صفحہ ۱۴

مصابیح السنہ　رقم الحدیث (۱۸)　جلد ۱　صفحہ ۱۱۹

صحیح البخاری　رقم الحدیث (۴۲۱۲)　جلد ۴　صفحہ ۱۶۲۹

(کتاب التفسیر البقرہ) (باب: وقالوا اتخذاللّٰہ ولہ سبحانہ)

کنز العمال　رقم الحدیث (۳۸۹۱۳)　جلد ۱۴　صفحہ ۳۵۴

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ– قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ مَااَحَد'' اَصْبَرَ عَلٰی اَذیً یَسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۴
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۹۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۲۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۷۸)	جلد۴	صفحہ۲۳۰۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۰۱۵)	جلد۶	صفحہ۴۲۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
	(عن عبداللہ بن قیس)		
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۰۴)	جلد۱۷	صفحہ۱۲۱
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۱۲۰
قال المحقق:	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۷۹)	جلد۱۴	صفحہ۵۲۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۲۳)	جلد۱۴	صفحہ۵۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۲۵۰)	جلد۱۱	صفحہ۱۷۵
فتح الباری	رقم الحدیث (۷۳۷۸)	جلد۱۶	صفحہ۴۴۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا: اذیت ناک بات کو سن کر صبر کرنے والوں میں اللہ سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ثابت کرتے ہیں وہ پھر بھی انہیں عنایت سے نوازتا ہے اور انہیں رزق عطا فرماتا ہے۔

اللہ فَعَّال" لِمَا یُرِیْد ہے:

اللہ تعالیٰ کی ایک شان یہ بھی ہے وہ جس چیز کا ارادہ فرمائے اسے کر گزرتا ہے اس کے ارادہ میں کوئی حائل ہونے والا نہیں۔ اس کا اپنا فرمان مبارک ہے:

اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ[1]

ترجمہ:

اسکا حکم یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے فرماتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

-☆-

انسان کو چاہیے وہ ہمیشہ اللہ کا بندہ بن کر رہے اللہ کی نافرمانی اسے زیب نہیں دیتی وہ اللہ اتنا زبردست اور طاقت والا ہے۔ یہ انسان کیا انسان جس زمین پر چلتا ہے اور جو آسمان اسے اپنے اوپر نظر آتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرنا چاہے تو کن فرمائے گا فوراً ہر چیز تباہ ہو جائے گی۔

---

(۱) سورۃ یٰسٓ آیت-۸۲

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ اَنْ نَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن۔[1]

ترجمہ:

ہمارا فرمان کسی چیز کیلئے جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں اسے کہہ دیتے ہیں ''کُـــنْ'' ہوجا ''فَیَکُوْنُ'' پس وہ ہوجاتی ہے۔

-☆-

اِنَّ رَبَّکَ فَعَال'' لِّمَایُرِیْدُ۔[2]

ترجمہ:

بیشک آپ کا رب کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

-☆-

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَایُرِیْدُ۔[3]

ترجمہ:

بیشک اللہ تعالیٰ کرتا ہے جس کا ارادہ فرماتا ہے۔

-☆-

ذُوْالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّال''لِمَا یُرِیْدُ۔[4]

ترجمہ:

عرش کا مالک ہے بڑی شان والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۱)سورۃ النحل آیت-۴۰

(۲)سورۃ ھود آیت-۱۰۷

(۳)سورۃ الحج آیت-۱۴

(۴)سورۃ البروج آیت-۱۶

انسان کو کبھی بھی اترانا نہیں چاہیئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہیئے یہ ارشادِ گرامی کتنا واضح ہے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَبِکُمْ سُوْءً ا اَوْ اَرَادَبِکُمْ رَحْمَۃً وَلاَ یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیّاً وَلاَ نَصِیْراً۔[1]

ترجمہ:

اے حبیب! فرما دیجئے کون بچا سکتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ سے اگر وہ تمہیں عذاب دینے کا ارادہ کرلے یا اگر وہ تم پر رحمت فرمانا چاہے (تو کون ہے جو رحمت چھین سکے) اور نہیں پائیں گے وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوست اور نہ مددگار۔

-☆-

حضرت مجدد الف ثانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا قول:

امام ربانی محبوب سبحانی منور و مجدد الف ثانی -رحمۃ اللہ علیہ- کی زبانِ قلم سے ایمانیات کے بارے میں نکلے ہوئے کلمات سماعت فرمایئے کم لفظوں میں اس سے بہتر تشریحِ ایمان آپ کو کہیں اور نہیں ملے گی۔

جان لیں کہ

اللہ تعالیٰ اپنی قدیم ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام اشیاء اس کی ایجاد سے موجود ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے عدم سے وجود میں آئیں پس اللہ تعالیٰ قدیم وازلی ہے

(۱) سورۃ الاحزاب آیت-۱۷

اور باقی تمام اشیاء حادث اور نئی پیدا شدہ ہیں اور جو قدیم و ازلی ہے وہ باقی و ابدی ہے اور جو حادث و نیا پیدا شدہ ہے وہ فانی اور ہلاک ہونے والا ہے یعنی وہ زوال کے میدان میں ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ وجوب وجود میں اور نہ عبادت کے مستحق ہونے میں۔ وجوب وجود (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لائق نہیں) اور عبادت کا استحقاق اس کے سوا کسی کیلئے درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ صفات کاملہ رکھتا ہے جن میں سے

۱۔ حیات	۲۔ علم
۳۔ قدرت	۴۔ ارادہ
۵۔ سمع	۶۔ بصر
۶۔ کلام	۷۔ تکوین

بھی ہیں یہ صفات ازلی اور قدیمی ہیں اور جل شانہ کی ذات کے ساتھ قائم ہیں۔

حوادث کے ساتھ تعلقات ہونا صفات کے قدیم ہونے میں خلل نہیں ڈالتا اور متعلق کا حدوث ان صفت کی ازلیت کے لئے مانع نہیں ہے فلاسفہ نے اپنی بیوقوفی سے اور معتزلہ نے اپنے اندھے پن سے متعلق کی حدوث کو متعلق کے حدوث سے وابستہ کر دیا ہے اور وہ صفات کاملہ کی نفی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا جاننے والا نہیں سمجھتے کہ وہ تغیر کو مستلزم ہے جو کہ حدوث کی علامت ہے ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ صفات ازلی ہوتی ہیں اور متعلقات حادثہ کے ساتھ صفات کا تعلق حادث ہوتا ہے۔

نقائص کی صفات اللہ تعالیٰ کی جناب سے مسلوب ہیں اور اللہ تعالیٰ جواہر و اجسام و اعراض کے لوازمات و صفات سے پاک ہے۔

زمان ومکان اور جہت کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے یہ سب اسکی مخلوق ہیں۔ وہ آدمی بے خبر ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو عرش کے اوپر کہتا ہے اور اس کے لئے فوق کی جہت تجویز کرتا ہے۔ عرش اور اسکے علاوہ اور بھی تمام چیزیں سب حادث ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ مخلوق اور حادث کی کیا مجال ہے کہ وہ خالق وقدیم کا مکان ٹھہرے اور اسکی قرارگاہ بنے ہاں اتنا ضرور ہے کہ

عرش اللہ تعالیٰ کی سب سے اشرف مخلوق ہے اور اس میں نورانیت اور صفائی تمام ممکنات سے زیادہ ہے وہ لازمی طور پر آئینہ کا حکم رکھتا ہے کہ خالق جل وعلاء کی عظمت اور کبریائی کا ظہور اس جگہ ظاہر ہوتا ہے اسی ظہور کے تعلق کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کا عرش کہتے ہیں ورنہ عرش وغیرہ سب اشیاء اس کی مخلوق ہونے میں برابر ہیں لیکن عرش میں ظہور کی قابلیت ہے اور دوسروں میں نہیں۔ آئینہ جو آدمی کی شکل دکھاتا ہے نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص آئینہ میں ہے بلکہ شخص کی نسبت آئینہ اور تمام اشیاء متقابلہ کے ساتھ برابر ہے تفاوت قابل کی تعریف سے ہے۔ آئینہ کسی چیز کی صورت دکھا سکتا ہے اور دوسری چیزوں میں یہ قابلیت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے اور نہ جسمانی نہ جوہر ہے اور نہ عرض محدود اور متناہی نہیں نہ طویل اور نہ عریض نہ دراز اور نہ کوتاہ نہ فراخ نہ تنگ بلکہ واسع ہے نہ اس وسعت کے ساتھ جو ہمارے فہم میں آسکے۔

وہ محیط ہے لیکن وہ احاطہ نہیں جس کا ادراک کیا جا سکے۔
وہ قریب ہے لیکن وہ قرب نہیں جو ہماری سمجھ میں آسکے۔
وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن وہ معیت نہیں جو مشہود ومعروف ہے۔

ہم ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ واسع، محیط اور قریب ہے ہمارے ساتھ ہے لیکن ان صفات کی کیفیت ہم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی چیز اس سے متحد ہوتی ہے۔ اللہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی چیز اس میں حلول کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کیلئے اجزا اور حصص کا ہونا محال ہے
اور ترکیب وتحلیل اللہ کی بارگاہ میں ممنوع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی مثل اور کفو نہیں نہ اسکی بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا اللہ تعالیٰ کی ذات بے چوں بے چگوں بے شبہ اور بے نمونہ ہے اس قدر ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے وہ اپنی صفات کاملہ سے متصف ہے جن سے اس نے اپنی تعریف کی ہے لیکن جو کچھ ہمارے فہم وادراک عقل وتصور میں آسکے اللہ تعالیٰ اس سے منزہ اور برتر ہے۔

دور بینانِ بارگاہ الست جز دریں بے نبردہ اند کہ ست
بارگاہ الست کے دور بیں بھی صرف اتنا جان سکے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی وہ دولت نصیب فرمائے جو اس نے اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائی اور ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنا نصیب فرمائے۔

---

(۱) مکتوب، امام ربانی مجدد الف ثانی متوفی ۱۰۳۴ء۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی دفتر دوم مکتوب ۶۷

ذات الٰہی میں غور وخوض منع ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-عَنِ النَّبِیِّ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: يَأْتِی الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا.مَنْ خَلَقَ كَذَا.حَتّٰی يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْبِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ.

ترجمة الحديث:-

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہےاور کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہانتک کہ وہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

پڑھنا چاہئے اور رک جانا چاہئے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث ۳۴۵،۳۴۶	جلد۱	صفحہ۱۲۳
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث ۶۱	جلد۱	صفحہ۸۵
سلسلۃ الحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث ۱۱۷	جلد۱	صفحہ۲۳۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث ۳۲۷۶	جلد۲	صفحہ۱۰۰۹
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث ۱۰۴۹۸،۹۹	جلد۶	صفحہ۱۷۰

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ-رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ-عَنِ النَّبِیِّ-صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ-قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَاکَذَا مَاکَذَا. حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَااللّٰہُ. خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہُ.

ترجمة الحديث:-

حضرت انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم- نے روایت کیا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

(اے حبیب!) آپ کی امت کے کچھ افراد مسلسل کہتے رہیں گے کہ یہ کیسے ہوا؟ یہ کیسے ہوا؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے یہ اللہ اس نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا تو اللہ کو کس نے پیدا فرمایا؟

-☆-

صحیح مسلم رقم الحدیث ۳۵۱ جلد۱ صفحہ۱۲۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-لَایَزَالُوْنَ یَسْئَلُوْنَکَ یَااَبَاهُرَیْرَةَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا هٰذَااللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ قَالَ فَبَیْنَا نَافِی الْمَسْجِدِ اِذْجَآءَ نِیْ نَاسٌ مِنَ الاَعْرَابِ فَقَالُوْا یَا اَبَاهُرَیْرَةَ هٰذَااللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ قَالَ فَاَخَذَ حَصَی بِکَفِّهٖ فَرَمَاهُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْاقُوْمُوْا صَدَقَ خَلِیْلِیْ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-

ترجمة الحديث:-

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشادفرمایا:اے ابو ہریرہ!لوگ تجھ سے مسلسل دینی مسائل پوچھتے رہیں گے یہانتک کہ کچھ لوگ کہیں گے یہ اللہ(اس نے ساری کائنات کو بنایا)تو اللہ کوکس نے پیدا کیا؟

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں:میں مسجد میں تھا کہ چند اعرابی آ گئے انہوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ!یہ اللہ ہے (ساری کائنات کا خالق)تو اللہ کو کس نے پیدا فرمایا؟راوی کہتا ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں لیں اور انہیں کنکریاں ماریں پھر فرمایا اٹھ جاؤ اٹھ جاؤ-میری خلیل-صلی اللہ علیہ وسلم- نے سچ فرمایا تھا-

صحیح مسلم	رقم الحدیث ۳۴۹	جلد ۱	صفحہ ۱۲۴
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث ۲۳۳	جلد ۱	صفحہ ۷۹

عَنْهُ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- فَسَأَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَامَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذٰلِکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ مَحْضُ الْاِیْمَانِ. (رواہ مسلم)

ترجمة الحدیث:-

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- کے اصحاب میں سے کچھ لوگ آئے انہوں نے آپ سے عرض کی:

ہم اپنے دل میں (ایسے خیال اور وسوسے) پاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اسے بیان کرے اسے یہ پہاڑ معلوم ہوتے ہیں۔

حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا، کیا تم واقعی ایسا پاتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ!

آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ صریح ایمان ہے یہ خالص ایمان ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ- اَنَّ النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ بِالشَّیْءِ لَاَنْ اَکُوْنَ حُمَمَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اَمْرَہٗ اِلَی الْوَسْوَسَۃِ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمة الحديث:-

حضرت عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کی:

میں اپنے دل میں ایسی باتیں ایسے خیالات پاتا ہوں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں وہ زبان سے ادا کروں۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

الحمد للہ۔ شکر ہے اللہ کا جس نے اس کے امر کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا۔

-☆-

وبهذا الإسناد قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (لَايَزَالُوْنَ يَسْأَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟) قَالَ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَجَالِسٌ يَوْماً إِذْ قَالَ لِيْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: فَجَعَلْتُ أُصْبُعِيْ فِيْ أُذُنِيْ ثُمَّ صِحْتُ فَقُلْتُ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ).

ترجمة الحديث:-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: لوگ سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہا جائے گا، یہ اللہ جس نے ہمیں پیدا فرمایا تو اللہ عزوجل کو کس نے پیدا فرمایا۔

راوی حدیث کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل عراق کے ایک آدمی نے مجھ سے کہا: اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا تو اللہ عزوجل کو کس نے پیدا فرمایا؟

حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: میں اپنی انگلی اپنے کان میں ٹھونس کر پھر میں چیخ اٹھا۔ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، اللہ واحد ہے صمد ہے اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ اسے کسی نے جنا اور نہ اسکا کوئی مثیل و شریک ہے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث ۹۰۰۵ جلد ۹ صفحہ ۸۲

قال: حدیث صحیح

ایمان بالرسل

قَالَ (جِبْرِیْلُ علیه الصلاة والسلام)فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَان
قَالَ (اَلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)
اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ.

حضرت جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے بتائے ایمان کیا ہے؟

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا

تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے ملائکہ (فرشتوں) پر، اس کی کتابوں پر، اسکے رسولوں پر اور یوم آخر (قیامت کے دن) پر اور تو ایمان لائے اچھی اور بری تقدیر پر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهٖ.

ایمان لائے یہ رسول کریم اس کتاب پر جو آپ کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مومنین (بھی ایمان لائے)۔ یہ سب ایمان لائے اللہ پر اس کے ملائکہ پر اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر (اور وہ کہتے ہیں) ہم رسولوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے۔

مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ یَشَاءُ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ.

نہیں ہے اللہ کی شان کہ چھوڑے رکھے مومنوں کو اس حال پر جس پر اب تم ہو جب تک الگ الگ نہ کر دے پلید کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ (کی شان) کہ آگاہ کرے تمہیں غیب پر لیکن اللہ غیب کے علم کے لئے چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لے آئے اور تقویٰ اختیار کیا تو تمہارے لئے اجر عظیم ہے۔

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسولوں پر اور ان رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کیا (کسی کا انکار نہیں کیا) یہ وہ خوش قسمت افراد ہیں جنہیں اللہ ان کا اجر عطا فرمائے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

اجر و ثواب تو منجانب اللہ ہوا کرتا ہے اور جسے بھی اجر ملتا ہے اللہ وحدہٗ کی جناب سے ملا کرتا ہے لیکن یہاں صراحت سے فرمایا کہ اللہ ان کو اجر سے نوازے گا تو یہ کوئی عمومی اجر نہیں بلکہ کسی خصوصی اجر کی طرف اشارہ ہے اور یہ الفاظ مبارکہ اللہ کے راضی ہونے کا پتہ بتاتے ہیں اور یقیناً اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

رسولان کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والے صدیق وشہید ہیں

انبیاء ورسل صلوات اللہ علیہم پر ایمان لانے والے خوش نصیب افراد کو اللہ کیا کیا دیتا ہے قرآنی الفاظ سے اسکی مہک محسوس کیجئے۔

وَالَّذِیْنَ آمَنُوا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَاءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ.

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسولوں پر یہ وہ خوش نصیب ہیں جو اپنے پروردگار کے ہاں صدیق اور شہید ہیں اور انہیں کے لئے انکا اجر ہے اور انہیں کے لئے انکا خصوصی نور ہے۔

صدیق اور شہید کا مرتبہ معمولی نہیں یہ وہ خوش قسمت افراد ہیں جن کا مرتبہ انبیاء کرام کے بعد ہے۔ یہ مراتب ویسے ہی نہیں مل جاتے بلکہ ساری زندگی تلوار کی دھار پر گزار کر ان مراتب رفیعہ کو حاصل کیا جاتا ہے لیکن وہ کریم اللہ، اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان کی بدولت ہی اہل ایمان کو صدیق وشہید کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ بات یہیں ختم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں انکا اضافی اجر عطا فرماتا ہے اور انہیں نور کی خصوصی دولت سے بھی سرفراز فرماتا ہے۔

سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِنْ رَبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ آمَنُوا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم.

تیزی سے آگے بڑھو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کی طرح ہے جو تیار کی گئی ہے ان کے لئے جو ایمان لے آئے ہیں اللہ پر اور اسکے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل وکرم ہے عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فضل عظیم والا ہے۔

دائمی انعامات ونوازشات کا گھر جنت ہے رضائے الٰہی کا مقام جنت ہے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

ٹھنڈے دل سے اس آیت کریمہ میں غور کیجئے جتنا غور ہوگا اتنا ہی عنایت ورحمت الٰہی پر ایمان قوی ہوگا۔

ہر قوم کے لئے ایک رسول

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے ہر قوم کے لئے ایک رسول مبعوث فرمایا جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کی اطاعت کی وہ کامیاب ٹھہریں اور جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا وہ اللہ کی گرفت وعذاب میں آ گئیں۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَسُوْلٌ فَاِذَا جَاءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ.

ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے بس جب (اللہ کے) رسول انکے پاس آئے (اور اس قوم نے انہیں جھٹلایا) تو فیصلہ کر دیا گیا انصاف کے ساتھ اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا گیا۔

جو قوم اللہ کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی ہے اسکے ہر ارشاد کو دل وجان سے تسلیم کرتی ہے تو اللہ وحدہ لاشریک اس قوم کے سر پر عزت وکرامت کا تاج سجاتا ہے اور اللہ قیادت وسیادت انکا مقدر ٹھہراتا ہے لیکن وہ بدنصیب قومیں جنہوں نے اللہ کے ان مقربین کو جھٹلایا انکا مذاق اڑایا انکی تضحیک اپنا شیوا بنایا تو ایسی قوموں پر عذاب الٰہی مسلط کر دیا گیا۔ اسی عذاب نے انکی جڑ تک کاٹ کر رکھ دی۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَسُوْلٌ کے الفاظ واضح اعلان فرما رہے ہیں کہ دنیا کی کوئی بستی اور کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اللہ نے اپنا رسول نہ بھیجا ہو بلکہ ہر قوم وملت کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا۔

رسول قوم کی زبان میں

انسانیت میں تنوع ہے یہی اسکا حسن ہے۔گلدستہ اسی وقت کہلاتا ہے جب مختلف رنگ کے پھول ہوں۔ اللہ نے انسان کو مختلف رنگ ونسل، زبان و بیان اور لب ولہجہ دے کر پھر ایک وحدت میں پرویا یہی اشرف المخلوقات کا روپ ہے۔

جس رنگ ونسل اور لب ولہجہ کی قوم تھی اللہ نے جب ان میں اپنا کوئی رسول بھیجا تو اسے وہی زبان و بیان دے کر بھیجا کیونکہ ہم جنسیت سے انس ہوتا ہے انس ہو تو بات کو غور سے سنا جاتا ہے۔اللہ حکیم ہے فِعلُ الْحَكِيمِ لا يَخْلُوُ عَنِ الْحِكْمَةِ حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم.

اور ہم نے نہیں بھیجا کسی قوم کی طرف کوئی رسول مگر اس قوم کی زبان دیکر بھیجا تا کہ انکے سامنے راہ ہدایت کھول کر بیان کر دے بس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز فرماتا ہے اور وہ اللہ عزت وحکمت والا ہے۔

رسول اپنی قوم کے ہر فرد کا رسول ہوا کرتا ہے اسکی رسالت کے فیوضات جزوی نہیں ہوا کرتے بلکہ وہ اپنا فیض ہر ایک پر ڈالتا ہے۔اگر رسول اس زبان میں نہ آتا بلکہ کوئی اور زبان بولتا تو پڑھے لکھے لوگ تو شاید اسکی بات کو سمجھ جاتے ان پڑھ اور دیگر مشاغل میں مصروف اس کی بات

نہ سمجھ سکتے یا لسانی تعصب اس قوم کو اس کی آواز سننے سے روک دیتا یہ سب عوارض ایک رسول کی شخصیت سے استفادہ کی راہ میں حائل ہو جاتے اور اس کے مشن کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے۔

اس لئے علیم وحکیم اللہ نے ہر قوم کا ایک رسول علیہ الصلاۃ والسلام تو دیا لیکن انہیں کی زبان میں دیا تا کہ کل کوئی کسی قسم کی حجت پیش نہ کر سکے۔

تمام رسول مرد تھے

مرد کئی اعتبار سے عورت سے برتر وافضل ہے۔ عورت کو کئی ایسے عوارض لاحق ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عورت امور صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتی ہے۔ مردان عوارض سے پاک ہوتا ہے جس کی وجہ سے قیادت وسیادت عورت کی نسبت مرد کو سونپی گئی ہے۔

نبی پوری قوم کا قائد ہوا کرتا ہے اپنی قوم کے لئے مکمل نمونہ ٹھہرتا ہے ہر لمحہ ہر گھڑی قوم کی راہنمائی فرماتا ہے اس لئے اللہ وحدہٗ لاشریک نے انبیاء ورسل کو مردوں کے روپ میں مبعوث فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ.

اور ہم نے آپ سے قبل منصب رسالت سے سرفراز نہیں فرمایا مگر مردوں کو ہم انکی طرف وحی فرماتے ہیں پوچھ لیجئے اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ.

اور ہم نے آپ سے قبل منصب رسالت سے سرفراز نہیں فرمایا مگر مردوں کو روشن نشانیاں اور کتابیں دیکر ہم وحی فرماتے ہیں ان کی جانب پس پوچھ لیجئے اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔

بعض کو بعض پر فضیلت

اللہ رب العزت نے اپنی خصوصی نوازشات سے انبیاء ورسل کو سرفراز فرمایا اور بعض انبیاء کو بعض کمالات میں ممتاز کر دیا۔ یہ سارے شرف وکمالات اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں ان میں کسب کو کوئی دخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے انبیاء اکرام کو مختلف کمالات میں بلند فرمایا اور بعض انبیاء کو بلند فرما دیا۔

کسی کو صفیؔ بنایا، مسجود ملائکہ ٹھہرایا

کسی کو خلیل جیسے وصف سے سرفراز فرمایا

کسی کو بلا واسطہ کلام سے نوازا

کسی کی زبان میں وہ کیف رکھ دیا کہ اس کی تلاوت کو سن کر پہاڑ بھی اسکے ساتھ تسبیح میں مصروف ہو جاتے۔

وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا.

اور آپ کا رب بہتر جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے اور یقیناً ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

بَعۡضَھُمۡ دَرَجٰتٍ وَاٰتَیۡنَا عِیۡسَی بۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَاَیَّدۡنَاہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُس۔

یہ وہ عظیم المرتبت رسول ہیں ہم نے فضیلت دی ان میں سے بعض کو بعض پر اور ان میں سے کسی سے اللہ نے (بلا واسطہ) کلام فرمایا اور ان میں سے بعض کے درجات بلند کر دیئے اور ہم نے عطا فرمائیں عیسیٰ ابن مریم کو روشن نشانیاں اور ہم نے انکی تائید فرمائی روح القدس (جبریل امین) سے۔

تمام انبیاء پر ایمان

قُلْ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔

فرما دیجئے ہم ایمان لائے اللہ پر اور ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو حضرت ابراھیم واسماعیل اسحاق ویعقوب اور انکی اولاد (میں جو بھی نبی ہیں) پر نازل کیا گیا اور ہمارا ایمان ہے اس پر جو حضرت موسیٰ وعیسٰی اور کل انبیاء کرام کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے ہم ان انبیاء میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے یعنی کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے اور ہم اسی اللہ کے مسلم بندے ہیں۔

تمام انبیاء کرام پر بالاجمال ایمان لانا ضروری ہے یعنی دل وجان سے یہ اقرار کرنا کہ اے اللہ! ہمارا ان سب انبیاء اور رسل پر ایمان ہے جن کا تو نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا اور ان پر بھی ایمان ہے جن کا بالصراحت ذکر ہمیں معلوم نہ ہوسکا ہم تیرے بندے ہیں۔ بندے کا کام فقط بندگی ہے تقاضائے بندگی ہے کہ جس جس کے سر پر تو نے نبوت کا تاج سجایا ہم سب ان کے حضور اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا

اُولٰئِکَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ حَقّاً وَاَعْتَدْنَا لِلْکَافِرِیْنَ عَذَاباً مُهِیْناً وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ اُولٰئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِیْماً.

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ فرق کردیں اللہ اور اسکے رسولوں کے درمیان اور کہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہیں بعض رسولوں پر اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کفر و ایمان کے درمیان ایک اور راہ بنالیں یہی وہ بدنصیب لوگ ہیں جو حقیقت میں کافر ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے رسوا کردینے والا عذاب اور وہ خوش قسمت لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے تمام رسولوں پر اور ان رسولوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ انکا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے نبی

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے شروع فرمایا کیونکہ تمام مخلوقات کی ہدایت انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہے۔اس کے لئے اللہ رب العالمین نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو بڑے اہتمام سے تخلیق فرمایا۔آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اس کا اظہار فرمایا۔قرآنی الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَاِذْقَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ" فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

اور (اے حبیب!) یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

یہاں اللہ رب العزت اپنے حبیب۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے فرما رہا ہے ان لمحوں کو یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کَانَ.......... رَمْزاً اِلٰی اَنّ الْمُقْبَلُ عَلَیْهِ بِالْخِطَابِ لَهُ الْحَظُّ الْاَعْظَمُ فَهُوَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْحَقِیْقَةِ الْخَلِیْفَةُ الْاَعْظَمُ وَلَوْلَاهُ مَا خُلِقَ آدَمُ وَلَاوَلَا.

اس بات کی طرف رمز ہے کہ جسے مخاطب کیا جا رہا ہے اس کے لئے اس خلافت میں حظ اعظم ہے۔پس حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ درحقیقت اللہ کے خلیفہ اعظم ہیں اور اگر آپ

نہ ہوتے تو حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا نہ کیا جاتا اور نہ کسی اور کو وجود بخشا جاتا۔

ملائکہ چونکہ لوح محفوظ پر نظر رکھتے ہیں انہوں نے وہاں اولاد آدم کے کارنامے ملاحظہ کئے جب کل انسانیت کو ملاحظہ کیا تو عمومی داستان فتنہ وفساد قتل وغارت سے عبارت نظر آئی فوراً بول اٹھے:

اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ.

اے اللہ! کیا زمین میں اسے خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خوں بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد سے تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری ہی تقدیس کا ورد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا: اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ.

جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر انسانوں پر تھی ان کے کارنامے انہیں نظر آرہے تھے دنگا وفساد جنگ وجدل، بے رحمی وناانصافی، عہد شکنی وبے وفائی، غرور وتکبر اور نام ونمود کی حرص یہ سب کچھ دیکھ کر متعجب ہوئے کہ خلافت اللہ کے تقاضے کچھ اور ہیں اور انکی عادات کچھ اور اس لئے فوراً بول اٹھے

اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ

لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس وقت ان افراد کو دیکھ رہی تھی جو تھے تو انسانوں کے روپ میں لیکن فرشتوں سے افضل تھے۔ انکی صورت تو خاکی لیکن ان کی روح نورانی وہ ظاہراً تو انسان لیکن معنی ملائکہ سے آگے بہت آگے۔ اسی لئے فرمایا: اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ.

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ خلیفۃ اللہ کی حقیقت تک رسائی فرشتوں کے بس کی بات نہیں بلکہ اسرار الٰہیہ ہے اور انکی حقیقت اللہ علیم وخبیر خوب جانتا ہے۔

اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی نعمت علم عطا فرمائی۔ علم وعرفان کی دولت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا مقدر ٹھہری اور علم وحکمت کے دریا آدم میں موجزن ہو گئے۔

وَعَلَّمَ آدمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا

اور اللہ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام اسماء کی تعلیم دے دی۔

خلیفۃ اللہ اپنی تعلیم میں مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ اس کا معلم خود عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ جل جلالہٗ ہوا کرتا ہے۔

غور فرمایئے! وہ اللہ جو کن فرما کر کائنات کو وجود بخشے جب اس نے کن فرما کر سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں علم وحکمت انڈیلا ہوگا تو سینہ آدم کا عالم کیا ہوگا۔

ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ ھٰؤُلَاءِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ.

پھر اللہ نے انہیں اسماء کو ملائکہ پر پیش کیا پھر فرمایا اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ان اسماء کے بارے میں مجھے بتاؤ۔

ان ملائکہ میں عام ملائکہ نہیں بلکہ بڑے بڑے باعظمت ملائکہ بھی تھے۔

ان ملائکہ میں سید الملائکہ حضرت جبریل امین بھی

حضرت اسرافیل وحضرت میکائیل بھی

حاملین عرش اور مقربین بھی

دنیا کا نظام چلانے والے بادلوں اور ہواؤں کے منتظم بھی

لوح محفوظ کے کاتب احکام الٰہیہ کو دوسروں تک پہنچانے والے بھی

لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔ یہ سب اس سینے کی وسعت کا اندازہ

نہیں لگا سکتے تھے جس میں علم کے موتی خود اللہ نے رکھے ہوں یہ فرشتے یہ نوری اس لباس خاکی میں ملبوس اپنے سے افضل و برتر کی عظمت و بزرگی کا کیسے اندازہ لگا سکتے تھے۔

فرشتے فوراً سمجھ گئے تائید الٰہی ان کی شامل حال ہوئی بیک زبان بولے

سُبۡحَانَکَ لاعِلۡمَ لَنَا اِلَّامَاعَلَّمۡتَنَا اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ.

اے ہمارے اللہ! تیری ذات ہر عیب ونقص سے پاک ہے ہمارے پاس کوئی علم نہیں صرف اتنا ہی ہے جتنا تو نے ہمیں عطا فرمایا بے شک تو ہی علم وحکمت والا ہے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک نے اپنے خلیفہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا

یَا آدَمُ اَنۡبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَائِهِمۡ.

اے آدم! بتادیجئے انہیں ان چیزوں کے نام

فرمان الٰہی جب آدم علیہ السلام کے کانوں سے ٹکرایا آپ کی زبان مبارک وا ہوئی آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان مبارک کیا کھلی کہ علم وحکمت کا سمندر موجزن ہوا علوم ومعارف کے وہ دریا بہے کہ فرشتے انگشت بدنداں تھے۔ ہاں ہاں

خلیفۃ اللہ، اللہ کے حکم سے جب زبان کھولتا ہے تو ان اسرار ورموز سے پردہ سرکا دیا کرتا ہے جہاں تک کسی مخلوق کی رسائی نہیں ہوتی۔

جب حکم الٰہی کی تعمیل ہو چکی سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام اسماء کی خبر دے چکے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکُمۡ اِنِّیۡ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَعۡلَمُ مَاتُبۡدُوۡنَ وَمَا کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ میں خوب جانتا ہوں آسمان اور

زمین کے غیب کو اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

اس وقت تذکرہ خلافت آدم کا ہے اور خلیفۃ اللہ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام بحکم الٰہی اپنی خداداد عظمت کا عملاً اظہار کر چکے ہیں۔اللہ وحدہٗ لاشریک کا جواب پر از حکمت ہے

اِنِّیْ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

میں آسمان اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا باقی غیب تو بعد کی بعد ہیں سب سے پہلا غیب خلافت الہیہ، حقیقت آدم ہے۔حقیقت آدم وہ غیب ہے جس غیب تک رسائی ملائکہ کے بس کی بات نہیں

اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ ہم جنس ہم جنس کو جانتا ہے بلکہ اس سے انس ہوا کرتا ہے تو اگر کبھی کوئی خلیفۃ اللہ غیب سے پردہ سرکا دے تو جائے تعجب نہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی -رحمۃ اللہ علیہ- اور حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد غزالی -رحمۃ اللہ علیہ- تحریر فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ جَوْهَرَ الانْسَانِ فِیْ اَوَّلِ الْفِطْرَةِ خُلِقَ خالیاً ساذِجاً لاَ خَبْرَ مَعَهٗ عَنْ عَوَالِمِ اللّٰهِ وَالْعَوَالِمُ کَثِیْرَةٌ" لاَ یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ کَمَا قَالَ سُبْحَانَهٗ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلاَّ هُوَ اِنَّمَا خَبْرُهٗ عَنِ الْعَوَالِمِ بِوَاسِطَةِ الْاِدْرَاکِ فَکُلُّ اِدْرَاکٍ مِنَ الْاِدْرَاکَاتِ اِنَّمَا خُلِقَ لَیَطَّلِعَ الْاِنْسَانُ بِهٖ عَلٰی عَالَمٍ مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَنَعْنِی بِالْعَوَالِمِ اَجْنَاسَ الْمَوْجُوْدَاتِ.

فَاَوَّلُ مَا یُخْلَقُ فِی الْاِنْسَانِ حَاسَّةُ اللَّمْسِ فَیُدْرِکُ بِهَا اَجْنَاساً مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ کَالْحَرَارَةِ وَالْبُرُوْدَةِ وَالرُّطُوْبَةِ وَالْیُبُوْسَةِ وَاللِّیْنِ وَالْخُشُوْنَةِ وَغَیْرِهَا

وَاللَّمسُ قَاصِر" عَنِ الْاَلْوَانِ وَالْاَصْوَاتِ قَطْعاً بَلْ هِيَ كَالْمَعْدُوْمَةِ فِي حَقِّ اللَّمسِ ثُمّ تُخْلَقُ لَهُ حَاسَّةُ الْبَصرِ فَيُدْرِكُ بِهَا الْاَلْوَانَ وَالْاَشْكَالَ وَهُوَ اَوْسَعُ عَوَالِمِ الْمَحْسُوسَاتِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ السَّمْعُ فَيَسْمَعُ الْاَصْوَاتَ والنَّغمَاتِ ثُمَّ يُخلَقُ لَهُ الذَّوْقُ وَكَذَالِكَ اِلٰى اَنْ يُجَاوِزَ عَالَمَ الْمَحْسُوسَاتِ فَيُخْلَقُ فِيهِ التَّمْيِيْزُ وَهُوَ قَرِيب" مِنْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَهُوَ طَوْر" آخَرُ مِنْ اَطْوَارِ وُجُوْدِهٖ فَيُدْرِكُ فِيهِ اُمُوْراً زَائِدَةً عَلٰى عَالَمِ الْمَحْسُوْسَاتِ لايُوْجَدُ مِنهَا شَيْئ" فِيْ عَالَمِ الْحِسِّ.

ثُمَّ يَتَرَقّٰى اِلٰى طَوْرٍ آخَرَ فَيُخْلَقُ لَهُ الْعَقْلُ فَيُدْرِكُ الْوَاجِبَاتِ وَالْجَائِزَاتِ وَالْمُسْتَحِيلاتِ وَاُمُوْراً لاتُوْجَدُفِيْ الْاَطْوَارِ الَّتِيْ قَبْلَهٗ.

وَوَرَاءُ الْعَقْلِ طَوْر" آخَرُ تَنْفَتِحُ فِيهِ عَيْن" اُخْرٰى يَبْصُرُبِهَا الْغَيْبَ وَمَا سَيَكُوْنُ فِي الْمُسْتَقْبِلِ وَاُمُوراً اُخْرٰى اَلْعَقْلُ مَعْزُوْل" عَنهَا كَعَزْلِ قُوَّةِ التَّمْيِيْزِ عَنِ اِدْرَاكِ الْمَعْقُوْلاتِ وَكَعَزْلِ قُوَّةِ الْحِسِّ عَنْ مُدْرَكَاتِ التَّمْيِيْزِ وَكَمَا اَنَّ الْمُمَيِّزَ لَوْ عُرِضَ عَلَيْهِ مُدْرَكَاتُ الْعَقْلِ لَاَبَاهَا وَاسْتَبْعَدَهَا فَكَذَالِكَ بَعْضُ الْعُقَلاءِ اَبٰى مُدْرَكَاتِ النُّبُوَّةِ وَاسْتَبْعَدَهَا وَذَالِكَ عَيْنُ الْجَهْلِ اِذْ لا مُسْتَنَدَلَهٗ اِلاَّ اَنَّهٗ طَوْر" لَمْ يَبْلُغْهُ وَلَمْ يُوْلَدْ فِيْ حَقِّهٖ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَيْسَ مَوْجُوْداً فِيْ نَفْسِهٖ..........

فَكَمَا اَنَّ الْعَقْلَ طَوْر" مِنْ اَطْوَارِ الْآدَمِيِّ تَحْصُلُ فِيْهِ عَيْن" يَبْصُرُبِهَا اَنْوَاعاً مِنَ الْمَعْقُوْلاَتِ وَالْحَوَاسُّ مَعْزُوْلَةٌ عَنْهَا فَكَذَالِكَ النُّبُوَّةُ عِبَارَةٌ" عَنْ طَوْرٍ يُحْصَلُ فيه عَيْن" لَهَا نُوْر" يَظْهَرُ فِيْ نُوْرِهَا الْغَيْبُ وَاُمُوْر" لايُدْرِكُهَا الْعَقْلُ.[1]

(۱) اثبات النبوۃ - از حضرت مجدد الف ثانی بحوالہ - المنقذ من الضلال - از حضرت امام غزالی

تم جان لو کہ انسان کا جوہر اول فطرت میں سادہ اور خالی پیدا کیا گیا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے عوالم کی کچھ خبر نہیں اور عوالم بہت زیادہ ہیں کہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے پروردگار کے لشکروں کو وہی جانتا ہے اور اسکو عوالم کی خبر ادراک کے واسطے سے آتی ہے پس ادراکات میں سے ہر ادراک کی تخلیق صرف اس لئے ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان عالم موجودات سے مطلع ہو اور عوالم سے ہماری مراد اجناس موجودات ہیں پس انسان میں سب سے پہلے لمس کا حاسہ پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے وہ موجودات کی اجناس پاتا ہے جیسے گرمی، سردی، تری، خشکی، نرمی، سختی وغیرہ کا ادراک کرتا ہے اور لمس کی قوت رنگوں اور آوازوں کے ادراک سے بالکل قاصر ہے بلکہ یہ لمس کے حق میں معدوم کی طرح ہے۔

پھر اسکے اندر دیکھنے کی قوت پیدا کی جاتی ہے جس کے ذریعے وہ رنگوں اور شکلوں کا ادراک کرتا ہے۔ یہ عالم محسوسات میں سب سے زیادہ وسیع ہے پھر اسکے سننے کی قوت کھول دی جاتی ہے جس سے وہ آواز اور نغمات سنتا ہے اور پھر اس کے لئے چکھنے کی قوت پیدا کی جاتی ہے اور یہاں تک کہ عالم محسوسات سے تجاوز کر جاتا ہے تو اسکے اندر تمیز پیدا کی جاتی ہے جبکہ وہ سات سال کی عمر کے قریب ہوتا ہے اور یہ اسکی وجود کے مختلف اطوار میں سے ایک طور ہے۔ جس کے ذریعے وہ ان امور کا ادراک کرتا ہے جو کہ محسوسات کے علاوہ ہیں اور عالم حس میں اس میں سے کچھ بھی نہیں پایا جاتا اور پھر ایک اور درجہ پر ترقی کرتا ہے اور اسکے لئے عقل پیدا کی جاتی ہے جو واجبات ممکنات اور مستحیلات اور ان دیگر امور کا ادراک کرتا ہے جو اسکے قبل کے درجے میں حاصل نہیں ہوتے اور عقل کے اوپر ایک اور درجہ ہے جس میں اسکی دوسری آنکھ کھل جاتی ہے اسکے ذریعے غیب کو اور مستقبل میں ہونے والے واقعات اور دیگر ایسے امور کو دیکھتا ہے جس سے عقل معزول ہے اور جس طرح کہ قوت

حس تمیز کے مُدرَکات سے معزول ہے اور جس طرح کہ تمیز کرنے والے کے سامنے مُدرَکات عقل پیش کئے جائیں تو وہ اسکا انکار کردے اور اسے بعید جانے چنانچہ اس طرح بعض عقلا نے مدرکات نبوت کا انکار کیا اور اسکو مستبعَد جانا اور یہ عین جہل ہے اس لئے کہ اس کے استناد کا سبب بجز اسکے کچھ نہیں کہ یہ ایسا درجہ ہے جہاں تک وہ پہنچا نہیں اور نہ اسکے حق میں پیدا کیا گیا ہے پس اس نے گمان کیا کہ وہ فی نفسہ موجود نہیں اور جس طرح عقل انسان کے درجات میں ایسا درجہ ہے کہ اس میں ایسی نظر حاصل ہوجاتی ہے جس کے ذریعہ سے معقولات کی مختلف قسموں کا ادراک کرتا ہے اور حواس اس سے معزول ہوتے ہیں اور اس طرح نبوت سے مراد وہ درجہ ہے جس میں ایسی نظر حاصل ہوتی ہے کہ اس کے نور میں غَیب اور وہ دیگر امور ظاہر ہوتے ہیں جن کا ادراک عقل نہیں کرسکتی۔

-☆-

اس سے معلوم ہوا جسے مغیبات پر اطلاع نہیں اور جو غیب نہیں جانتا وہ اور تو سب کچھ ہوسکتا ہے مثلاً عالم فاضل، فطین، سکالر، محقق، حکمران اور دانشور لیکن اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا کیونکہ نبوت اور علم غیب لازم وملزوم ہیں۔

نبی کا تمام مخلوقات سے فائق وافضل ہونا مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے علمی اعتبار سے نبی کی عظمت کا اظہار کیا اور اب عملی طور پر ہر نبی کے شرف وکمالات کا اظہار ہورہا ہے۔ ملاحظہ ہو

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ.

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا اے فرشتو! آدم کو سجدہ کرو پس سب ملائکہ نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا اور تکبر کی راہ اختیار کی اور

کافر ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ نے جیسے ہی ملائکہ کو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب ملائکہ فوراً سجدہ میں گر گئے۔

فَسَجَدَ الْمَلائِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ.

پس ملائکہ نے سب کے سب نے اور یکبارگی سجدہ کیا۔

اے کائنات! تو نے بڑے بڑے منظر دیکھے لیکن یہ تو بتا

کہیں تکریم آدم جیسا منظر دیکھا

خاک کے پتلے کے سامنے نوری سر جھکائے حالت سجدہ میں ہیں۔

جبریل ومیکائیل حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سربسجود ہیں

حاملین عرش اور مقربین، خلیفۃ اللہ کو سجدہ کررہے ہیں

عالم بالا کے تمام ملائکہ یہاں تک کہ جنت کے منتظم ونگراں بھی اس دنیا میں پہلے نبی کو سجدہ کررہے ہیں۔

اے اللہ عظمت وکبرائی فقط تیرے لئے

ہاں وہ عظیم ہے جسے تو عظمت عطا کردے

وہ بھی عزت وبزرگی والا جس کے سامنے تو کُل نوری مخلوق کو سجدہ ریز کردے۔

وَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الشُّکْرُ اَوَّلًا وَآخِراً وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَہٗ اِلَی الْخَلْقِ بَشِیْراً وَنَذِیْراً وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ تَسْلِیْماً کَثِیْراً.

ایمان بالقدر

ایمان بالقدر

تقدیر پر ایمان

مسئلہ تقدیر یہ ہے ہمارا اس پر ایمان ہے

نُؤمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ.

ہمارا تقدیر پر ایمان ہے وہ تقدیر بندے کے حق میں خیر ہو یا شر۔

تقدیر کے معنی اندازہ کے ہیں۔

آج کوئی عمارت بنائی جاتی ہے انجینئر حضرات اندازہ لگاتے ہیں کہ اس عمارت میں اتنا سیمنٹ لگے گا اتنا سریا استعمال ہو گا اتنی لکڑی استعمال ہو گی پھر یہ عمارت اتنے آدمیوں کے لیے کافی ہو گی اور یہ عمارت پچاس سال تک رہے گی اس کے بعد یہ عمارت گر جائے گی...... الخ

انسانی اندازے غلط ہو سکتے ہیں بلکہ غلط ہوتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے اندازہ سے زائد سیمنٹ لگے ہو سکتا ہے سریا انکے اندازہ سے کم لگے ہو سکتا ہے وہ عمارت چالیس سال بعد زمین بوس ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اللہ تعالیٰ کا اندازہ ہے۔ یہ اس کے علم وقدرت سے عبارت ہے یہ آدمی اتنے سال زندہ رہے گا حادثاتی موت آئے گی یا طبعی موت مرے گا اتنا رزق حاصل کرے گا ایسے اعمال کرے گا۔ زندگی بھر برائیاں کرتا رہے گا لیکن زندگی کے آخری لمحات میں توبہ کرے گا اور سزاوار جنت ہو گا۔ انسانی اندازے تو غلط ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا

اندازہ غلط نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا علم کائنات کے ہر ذرے کو محیط ہے اس کا علم کامل ومکمل ہے اور قادر مطلق ہے گویا تقدیر پر ایمان اللہ کے علم پر ایمان ہے اور اسکی قدرت پر ایمان ہے دل وجان سے اقرار کرتے ہیں کہ اے خالق و مالک ہمارا تیری تقدیر پر ایمان ہے وہ تقدیر ہمارے حق میں بری ہو یا اچھی ہمارا اس پر ایمان ہے ہاں تیری جناب میں درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مقدر میں محروی ہے تو اپنے فضل وکرم سے محرومیاں مٹا دے اور ہمارے مقدر میں دائمی انعامات اور ابدی سعادتیں لکھ دے کیونکہ تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ. دعاء تقدیر بدل دیتی ہے۔

-☆-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاص :رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ–((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ كلها قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ)).

(مسلم:۱۶/۲۶۵۳)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص–رضی اللہ عنہ–سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ–صلی اللہ علیہ وسلم–نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمان وزمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ارشاد فرمایا اس کا عرش پانی پر تھا۔

-☆-

وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ– صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ-:((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی، قَالَ مُوسٰی: أَنْتَ آدَمُ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهِ، وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِهِ، وَأَسْجَدَ لَکَ مَلَائِکَتَهُ، وَأَسْکَنَکَ فِیْ جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَّ النَّاسَ بِخَطِیْئَتِکَ إِلَی الأَرْضِ.

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حضرت آدم وموسی-علیہما السلام- نے اپنے رب کی بارگاہ میں دلائل دیئے تو آدم-علیہ السلام-حضرت موسی-علیہ السلام-پر دلائل میں غالب رہے۔حضرت موسی علیہ السلام- نے فرمایا کہ آپ وہ آدم ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح سے پھونکا۔اور سجدہ کروایا آپ کے لئے اپنے فرشتوں سے۔آپ کو جنت میں سکونت بخشی۔پھر آپ نے اپنی لغزش کی وجہ سے لوگوں کو زمین کی طرف اتارا۔

-☆-

فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِیْ اصْطَفَاکَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِکَلَامِهِ، وَأَعْطَاکَ الأَلْوَاحَ فِیْهَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ، وَّقَرَّبَکَ نَجِیًّا، فَبِکُمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ کَتَبَ التَّوْرٰاةَ أَنْ أُخْلِقَ. قَالَ مُوسٰی: بِأَرْبَعِیْنَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَّ فِیْهَا﴿وَعَصٰی آدَمُ رَبَّهُ فَغَوٰی﴾؟! قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَفَتَلُوْمُنِیْ عَلَی أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِأَرْبَعِیْنَ سَنَةً؟!))قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-((فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰی-صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا)). (مسلم:۱۳/۲۶۵۲)

حضرت آدم-علیہ السلام- نے فرمایا کہ آپ ہی وہ موسی ہیں جنہیں اللہ تعالی نے منتخب

فرمایا اپنی رسالت اور اپنے کلام سے۔ اور آپ کو تختیاں عطا فرمائیں جن میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔ اور آپ کو ہم کلامی سے قرب بخشا، فرمائیے کہ میری پیدائش سے کتنا عرصہ پہلے آپ نے پایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو لکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ نے فرمایا کہ چالیس سال پہلے۔ حضرت آدم نے فرمایا تو کیا توریت میں یہ بھی دیکھا کہ آدم نے اپنے رب کی فرمانبرداری سے لغزش کی تو کامیاب نہ ہوئے، فرمایا ہاں آپ نے فرمایا تو آپ اس لغزش پر ملامت کرتے ہیں۔ جس کا کر لینا میرے مقدر میں میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھا جا چکا تھا۔ فرمایا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے کہ آدم، موسیٰ۔ علیہ السلام۔ پر دلائل میں غالب رہے۔

-☆-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مَضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْسَعِيْدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ أَهْلِ النَّارِ، حَتّٰى مَايَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى مَايَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلَ النَّارَ)). (مسلم:۱/۲۶۴۳)

حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ رہتا ہے پھر اتنی مدت منجمد خون ہوتا ہے اور پھر اتنی مدت گوشت کا ٹکڑا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتیں بتا کر

بھیجتا ہے تو فرشتہ اس کے کام، اس کی موت کا اس کا رزق اور بد بخت ہے یا نیک بخت ہے سب کچھ لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے اور تم میں بعض دوزخیوں کے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ سامنے آتا ہے اور جنتیوں کے کام کرتا ہے پھر اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں بعض جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اچانک تقدیر کا لکھا ہوا اس کے سامنے آتا ہے اور دوزخیوں کے کام کر لیتا ہے۔ پھر وہاں ہی پہنچتا ہے۔

-☆-

قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ)). (بخاری:٦٦٠٧)

حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم-نے فرمایا (کبھی ایسے ہوتا ہے کہ) بندہ عمل اہلِ نار کے کرتا ہے اور وہ ہے اہلِ جنت سے، اور (کبھی) عمل اہلِ جنت کے کرتا ہے اور وہ ہے اہلِ نار سے۔ اعمال کا اعتبار صرف انجام پر ہے۔

-☆-

وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَامُحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ، أَوْ يُكَذِّبُهُ)). (مسلم:٢٠/ ٢٦٥٧)

حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے آدمی پر اس کا زنا

کا حصہ لکھا ہے۔ جسے وہ یقیناً پائے گا لہذا آنکھ کا زنا نظر ہے۔ اور زبان کا زنا گفتگو ہے نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے۔ ستر اس خواہش کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے۔

-☆-

وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ–((مَامِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا یُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ، أَوْیُنَصِّرَانِهٖ، أَوْیُمَجِّسَانِهٖ، کَمَا تُنْتِجُ الْبَهِیْمَةُ بَهِیْمَةً جَمْعَآءَ، هَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟! حَتّٰى تَکُوْنُوْا أَنْتُمْ تَجدعونها))، ثُمَّ قَالَ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا﴾.

(بخاری:۱۳۵۸،۱۳۵۹)

حضرت ابو ہریرہ–رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ–صلی اللہ علیہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

کہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور بے عیب بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں کوئی ناک، کان کٹا پاتے ہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ کی خلق میں تبدیلی نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔

-☆-

عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ–((إِنَّ أَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ–تَعَالٰى–: الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهٗ: اکْتُبْ، فَقَالَ: مَا اکْتُبُ؟! قَالَ: الْقَدْرَ: مَا کَانَ، وَمَا هُوَ کَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ)). (ترمذی:۲۱۵۵)

حضرت عبادہ ابن صامت -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالی نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔ پھر فرمایا اس کو لکھ، بولا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ، تب اس نے جو کچھ ہو چکا اور جو ہمیشہ تک ہوگا لکھ دیا۔

-☆-

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاص -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ، أَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى: ((هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فِيْهِ أَسْمَاءَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَسْمَاءَ أٰبَائِهِمْ، وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ، وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا)).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ ایک بار حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- اپنے کاشانہء اقدس سے تشریف لائے کہ دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ فرمایا کہ کیا جانتے ہو یہ کیا کتابیں ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ تو داہنے ہاتھ کی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ کتاب رب العالمین کے پاس سے آئی ہے۔ جس میں تمام جنتیوں کے نام اور ان کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر آخر تک کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔ لہذا ان میں کبھی بھی نہ زیادتی کی جائے گی، اور نہ کمی کی جائے گی۔

-☆-

ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِہٖ:((ھَذَا کِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ،فِیْہِ اَسْمَاءَ أَھْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءَ أَبَائِھِمْ، وَقَبَائِلِھِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰی آخِرِھِمْ، فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ، وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ أَبَدًا))ثُمَّ قَالَ بِیَدَیْہِ، فَنَبَذَھُمَا، ثُمَّ قَالَ:((فَرَغَ رَبُّکُمْ مِنَ الْعِبَادِ. ﴿فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ﴾. (ترمذی:۲۱۴۱)

پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے آئی ہے۔اس میں دوزخیوں اوران کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام ہیں اور پھر آخر تک ٹوٹل لگا دیا گیا۔اب ان میں کبھی زیادتی، کمی نہیں ہوسکتی۔صحابہ نے عرض کیا عمل کا ہے میں رہا یا رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔اگراس معاملہ سے فراغت ہوچکی۔فرمایا سیدھے رہو قرب الٰہی حاصل کرو۔کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔اگرچہ پہلے کوئی بھی کام کرے اور یقیناً دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کوئی عمل کرے۔پھر حضور۔صلی اللہ علیہ وسلم۔نے دست مبارک سے اشارہ فرما کر انہیں چھوڑ دیا۔پھر فرمایا کہ تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ایک ٹولہ جنتی اوردوسرا ٹولہ دوزخی ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ أَبِیْ خُزَامَۃَ، عَنْ أَبِیْہِ، قَالَ: قُلْتُ:رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَرَأَیْتَ رُقًی نَّسْتَرْقِیْھَا، وَدَوَآءً نَتَدَاوٰی بِہٖ، وَتُقَاۃً نَتَّقِیْھَا، ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا؟! قَالَ:((ھِیَ أَیْضًا مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ)). (ترمذی:۲۰۶۵)

حضرت ابوخزامہ سے روایت ہے،وہ اپنے والد سے راوی ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض

کیایارسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- مطلع فرمایئے جومنتر ہم کرتے ہیں۔ جودوائیں اور پرہیز ہمارے استعمال میں آتے ہیں کیا یہ اللہ کی تقدیر پلٹ دیتے ہیں۔ فرمایا! یہ خود اللہ کی تقدیر سے ہیں۔

-☆-

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِیْ الْقَدْرِ، فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: ((أَفَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ، أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ عَلَیْكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْأَمْرِ! عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ أَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ)). (ترمذی:۲۱۳۳)

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ ہم مسئلہ تقدیر پر جھگڑ رہے تھے۔تو آپ ناراض ہوئے حتی کہ چہرہ انور سرخ ہوگیا اور فرمایا کیا تمہیں اس چیز کا حکم دیا گیا ہے یا میں اسی کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا۔تم سے پہلے لوگوں نے جب اس مسئلہ پر جھگڑے کئے تو ہلاک ہی ہو گئے۔ میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں نہ جھگڑو۔

-☆-

عَنْ أَبِیْ مُوْسَى-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْأَرْضِ، مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ، وَالْأَبْیَضُ، وَالْأَسْوَدُ، وَبَیْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِیْثُ، وَالطَّیِّبُ)). (ابوداود:۴۶۹۳)

حضرت ابو موسی-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ

وسلم-کوفرماتے ہوئے سنا، کہ اللہ تعالیٰ نے آدم-علیہ السلام-کوایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی۔لہذا اولادآدم زمین کے اندازے پرآئی۔ان میں سرخ،سفید،کالے اوردرمیانے۔اورنرم وسخت،پلیدوپاک ہیں۔

-☆-

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا-قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-يَقُوْلُ:((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُوْرِهٖ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى، وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ أَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ)). (ترمذی:۲۶۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-کوفرماتے ہوئے سنا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا کی۔پھران پراپنی شعاعِ نور ڈالی۔جسے اس نور سے کچھ پہنچا وہ ہدایت پا گیا۔جو اس سے رہ گیا وہ گمراہ ہو گیا۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ قلم اللہ کے علم پر سوکھ چکا۔

-☆-

وَقَالَ أَنَسٌ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ:((يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ))، فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ، فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟! قَالَ: ((نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ، يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ)). (ترمذی:۲۱۴۰)

اورحضرت انس-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا کہ رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-اکثر یہ

فرماتے تھے، اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہم آپ پر اور آپ کی تمام لائی ہوئی چیزوں پر ایمان لا چکے تو کیا اب بھی آپ ہم پر خوف کھاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ ہیں جدھر چاہے انہیں پھیر دے۔

-☆-

عَنْ عَلِيٍّ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبعٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ)). (ابن ماجہ:٨١)

حضرت علی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے۔

(١):- گواہی دے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔

(٢):- میں (محمد -صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں، مجھے اللہ نے حق سے بھیجا۔

(٣):- مرنے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لائے۔

(٤):- تقدیر پر ایمان لائے۔

-☆-

عَنْ مَطَرِ ابْنِ عَكَامِسٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَّمُوْتَ بِأَرْضٍ، جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً)).

(ترمذی:٢١٤٧)

حضرت مطر بن عکامس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالی کسی بندے کے متعلق زمین میں مرنے کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو اس کے لئے وہاں ضروری کام ڈال دیتا ہے۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا- قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: ((مِنْ آبَائِهِمْ))، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بِلَاعَمَلٍ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ))، فَقُلْتُ: وَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ؟! قَالَ: ((مِنْ آبَائِهِمْ))، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)). (ابوداود: ۴۷۱۷)

حضرت عائشہ -رضی اللہ عنہا- نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- مسلمانوں کے بچے۔ (کہاں جائیں گے) ؟فرمایا وہ اپنے آباء (باپ دادا) سے ہیں۔ تو میں بولی! یارسول اللہ بغیر عمل؟ فرمایا اللہ جانتا ہے وہ کیا کرنے والے تھے۔ میں نے عرض کیا تو کفار کے بچے؟ فرمایا وہ اپنے آباء (باپ دادا) سے ہیں۔ میں بولی بغیر کچھ کئے،؟ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

-☆-

عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ((إِنَّ اللّٰهَ -عَزَّوَجَلَّ- فَرَغَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ، وَمَضْجَعِهِ، وَأَثَرِهِ، وَرِزْقِهِ)). (احمد: ۵/ ۱۹۷)

حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں بندہ کے متعلق پانچ چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے۔

اس کی موت سے۔

اس کے عمل سے

اس کے آرام کرنے کی جگہ۔

اس کے اثر (نشان قدم)۔

اور اس کے رزق سے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ وَقَعَ نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ، فَحَدِّثْنِي لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي؟ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ -عَزَّوَجَلَّ- عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ الْأَرْضِهِ، عَذَّبَهُمْ وَهُوَغَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْرَحِمَهُمْ، كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًالَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْأَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَاقَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَاأَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ.

ابن دیلمی نے فرمایا کہ میں ابی ابن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دل میں تقدیر کے متعلق شکوک پڑھ گئے مجھے کوئی حدیث سنایئے شاید اللہ میرے دل سے وہ دور فرما دے۔ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان پر ظلم نہیں اور اگر ان پر رحم فرما دے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہے۔ اور اگر تم احد برابر

سونا اللہ کی راہ میں خیرات کرو تو اللہ قبول نہ کرے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ۔ اور یہ نہ جان لو کہ جو تمہیں پہنچا وہ تم سے بچ سکتا نہ تھا اور جو تم سے بچ گیا وہ تمہیں پہنچ نہ سکتا تھا اور اگر تم اس کے سواء کسی اور عقیدے پر مرے تو آگ میں جاؤ گے۔

-☆-

قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ.

قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ.

ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنِ ثَابِتٍ، فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِثْلَ ذٰلِکَ. (احمد:۵/ ۳۱۷)

فرماتے ہیں پھر میں عبداللہ بن مسعود کے پاس گیا تو انہوں نے بھی یہ ہی فرمایا،

پھر میں حذیفہ ابن یمان کے پاس گیا تو انہوں نے بھی یہ ہی فرمایا،

پھر میں زید بن ثابت کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسی طرح نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- سے حدیث بیان کی۔

-☆-

وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتٰى اِبْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَاناً يَقْرأُ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ، فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّيْ السَّلَامَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ: ((يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ -أَوْ: فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ- خَسْفٌ، أَوْ مَسْخٌ، أَوْ قَذْفٌ فِيْ أَهْلِ الْقَدْرِ)).

(ابوداود: ۴۶۱۳)

حضرت نافع نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا بولا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔فرمایا میں نے سنا ہے وہ بدعتی ہو گیا۔اگر واقعی وہ بدعتی ہو گیا تو اسے میرا سلام نہ کہنا۔میں نے حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔کو فرماتے سنا کہ میری امت میں یا اسی امت میں دھنسنا صورت بدلنا، پتھر برسنا ہوگا قدریوں میں (یعنی جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں)۔

-☆-

وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ-((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی آدَمَ فَقَالَ: أَیْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ: ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِیْصُ مَابَیْنَ عَیْنَیْهِ، فَقَالَ: رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ: دَاوُدُ فَقَالَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتُ عُمْرَهُ قَالَ: سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً.

حضرت ابو ہریرہ۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا: کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم۔علیہ السلام۔کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے تا قیامت ان کی اولاد کی روحیں نکلیں جنہیں اللہ پیدا فرمانے والا ہے اور ان میں ہر انسان کی دو آنکھوں کے بیچ نور کی چمک دی پھر انہیں آدم پر پیش فرمایا۔وہ بولے اے رب یہ کون ہیں فرمایا تمہاری اولاد ان میں ایک شخص کو دیکھا تو ان کی آنکھوں کے درمیان کی چمک پسند آئی۔بولے اے رب یہ کون ہے فرمایا حضرت داود بولے اے رب ان کی عمر کتنی مقرر فرمائی ہے فرمایا ساٹھ سال۔عرض کیا مولا میری عمر میں سے چالیس سال انہیں بڑھا دے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- فَلَمَّا أَنْقَضٰی عُمْرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِیْنَ جَاءَ ہُ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ: أَوَلَمْ تُعْطِھَا ابْنَکَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ آدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ آدَمُ فَأَکَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَخَطِیءَ وَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُہٗ)). (ترمذی:۳۰۷۶)

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا کہ جب آدم -علیہ السلام- کی عمر ماسوائے چالیس سال پوری ہوئی تو ان کی خدمت میں ملک الموت حاضر ہوا آدم بولے کیا ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں؟ فرمایا کیا وہ تم اپنے فرزند داود کو نہ دے چکے۔ حضرت آدم انکاری ہوئے اس لئے ان کی اولاد انکار کرنے لگے۔ حضرآدم بھول کر درخت سے کھا گئے لہذا ان کی اولاد بھولنے لگی۔ حضرت آدم نے خطا کی تو ان کی اولاد خطائیں کرنے لگی۔

-☆-

وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ حِیْنَ خَلَقَہٗ فَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُمْنٰی فَأَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَآءَ کَأَنَّھُمُ الذُّرُّ وَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُسْرٰی، فَأَخْرَجَ ذُرِّیَّةً سَوْدَآءَ کَأَنَّھُمُ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَمِیْنِہٖ: إِلَی الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِیْ وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی: إِلَی النَّارِ وَلَا أُبَالِیْ)).

(احمد:۶/۴۴۱)

حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا تو ان کے داہنے کندھے پر دستِ قدرت لگایا جس سے سفید رنگ کی اولاد چیونٹیوں کی طرح نکالی اور ان کے بائیں کندھے پر مارا تو کالی

اولاد کو ٹلے کی طرح نکالی۔ پھر داہنے والوں کے متعلق فرمایا کہ یہ جنت کی طرف ہیں۔ مجھے پرواہ نہیں، بائیں کندھے والوں کے متعلق فرمایا یہ دوزخ کی طرف ہیں مجھے پرواہ نہیں۔

-☆-

وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يُقَالُ لَهُ: أَبُوعَبْدِاللّٰهِ -دَخَلَ أَصْحَابُهُ يَعُوْدُوْنَهُ وَهُوَ يَبْكِيْ، فَقَالُوْا لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ((خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ)) قَالَ بَلٰى، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ -عَزَّوَجَلَّ- قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَأُخْرٰى بِالْيَدِ الْأُخْرٰى، وَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ، وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا أُبَالِيْ)). وَلَا أَدْرِيْ فِيْ أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا.

(احمد: ۵/ ۶۸)

حضرت نضرہ سے روایت ہے کہ حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- کے صحابہ میں سے ایک صاحب جنہیں عبداللہ کہا جاتا تھا ان کی بیمار پرسی کے لئے ان کے دوست گئے وہ رو رہے تھے۔ تو یہ حضرت بولے کیوں روتے ہو؟ کیا تم سے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اپنی مونچھیں کٹواؤ پھر اس کے پابند رہو یہاں تک کہ مجھے ملو۔ وہ بولے ہاں لیکن میں نے رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل نے اپنے داہنے ہاتھ میں ایک مٹھی لی اور دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا کہ یہ اس کے لئے ہے اور یہ اس کے لئے ہے اور مجھے پرواہ نہیں اور مجھے خبر نہیں کہ میں کون سی مٹھی میں تھا۔

-☆-

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ:((أَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِيْ:عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ. أَوْ تَقُوْلُوْا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾. (احمد:۱/۲۷۲)

حضرت ابن عباس –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ نبی کریم –صلی اللہ علیہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالی نے پشت آدم سے نعمان یعنی عرفات میں عہد لیا اس طرح کہ ان کی پشت سے ساری اولاد نکالی۔ انہیں حضرت آدم کے سامنے چیونٹیوں کی طرح بکھیر دیا پھر آدم –علیہ السلام– کے سامنے گفتگو فرمائی۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب بولے ہاں (اللہ نے فرمایا) یہ شہادت ہم نے اس لئے لی۔ کہ ہمیں قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس سے غافل تھے یا یہ نہ کہہ دو کہ شرک تو صرف ہمارے باپ دادوں نے کیا ہم تو ان کے بعد کی پیداوار ہیں (یہ نہ کہہ دینا) کیا تو ہم کو باطل پرستوں کے جرموں سے ہلاک فرماتا ہے۔

–☆–

علم الساعۃ

علم الساعۃ

قَالَ : فَاَخْبِرْنِی عَنِ السَّاعَةِقَالَ : مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے قیامت کی خبر دیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسئول عنھا سائل سے اعلم نہیں۔

-☆-

حضرت جبریل امین نے حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ سے جتنے سوال کئے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ نے ان کے جوابات بڑے واضح ارشاد فرمائے لیکن علم الساعۃ کے بارے میں جواب کا انداز بدل گیا۔اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔اسکا جواب مرحمت فرمادیتے تو ہرایک کو قیامت کے وقوع کا علم ہوجاتا جومنشاءقدرت کے خلاف ہے۔

ایک موقع پرایک اعرابی نے بھی یہی سوال کیا تھا

متی الساعۃ؟ یارسول اللہ! قیامت کب ہے؟

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ نے اس وقت بھی جواب مختلف انداز سے دیا اس سے سوال کردیا:

مااعددت لها. تو نے اس قیامت کے بارے میں تیاری کیا کی ہے؟

یہاں بھی اگر حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- قیامت کی تاریخ بتا دیتے تو ہر ایک کو وقوع قیامت کا علم ہو جاتا- یہ قرآنی منشاء کے خلاف ہے-

لاتاتیکم الساعة الابغتة.

قیامت تمہارے پاس اچانک آئے گی-

بعض کا خیال ہے کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو وقوع قیامت کا علم نہیں ہے-

یہ خیال کسی طور پر بھی درست نہیں ہے

کیونکہ

جبریل امین علیہ السلام کے جتنے سوالات ہیں سب کا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو علم ہے اگر کسی حکمت کے تحت جواب کا انداز بدل دیا جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اس کا جواب بھی معلوم نہیں تھا-

جبریل امین -علیہ السلام-اس جواب کے بعد علامت قیامت بولتے ہیں -اگر قیامت کا علم ہی نہیں تھا تو علامات قیامت کیسے بیان کر دیں-علامات اسی کی بیان کی جاتی ہیں جسکا علم ہوتا ہے-

حیات النبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علٰی اشرف الانبیاء والمرسلین قائد الغر المحجلین وعلٰی آلہٖ بدور الدجی واصحابہ نجوم الھدی ومن تبعھم الی یوم الدین. امابعد!

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کا وجود مبارک سراپا رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین، تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے۔ سارے جہاں حضور کے خوانِ رحمت سے پل رہے ہیں۔ اس بھری کائنات میں جہاں بھی رحمت کا بسیرا ہے جس جگہ بھی رحمت وشفقت کی بہاریں ہیں یہ سب حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کا صدقہ ہے۔

کائنات میں چہل پہل رحمت کے طفیل ہے اگر رحمت نہ رہے تو کائنات تباہ وبرباد ہوکر پردہ عدم میں چلی جائے۔ رحمت کا مرکز ومحور وجود مصطفٰی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ہے۔

تو بات بالکل واضح ہوئی کہ اگر یہ جہاں رنگ ونور میں دھلا ہوا ہے تو وجود مصطفٰی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ہے اور حضور حیاۃ حقیقیۃ سے متصف ہیں۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں
آج بھی ملائکہ وفرشتے
سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ.

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۹۲۴) جلد ۱ صفحہ ۲۹۱

قال الالبانی: اسنادہ صحیح

سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۸۱۶) صفحہ ۱۸۲۶

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۴۲۱۰) جلد ۴ صفحہ ۱۷۹

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۵۲۱۳) جلد ۹ صفحہ ۱۳۷

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

سنن النسائی رقم الحدیث (۱۲۷۸) جلد ۳ صفحہ ۴۴

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد۳	صفحہ۱۹۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۰۴)	جلد۷	صفحہ۲۱
موارد الظمان	رقم الحدیث (۲۳۹۲)		صفحہ۵۹۴
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد۲	صفحہ۵۱۷
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد۳	صفحہ۲۱۵
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی / رقم الحدیث (۶۶)			صفحہ۱۶۷
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد۳	صفحہ۱۹۷
قال الحاکم:	صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۸)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۰

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- رفعتِ شان کیلئے کچھ فرشتوں کو سیاح بنادیا وہ روئے زمین کی سیر و سیاحت کرتے ہیں اور اس کرۂ ارضی کا چکر لگاتے ہیں جہاں بھی حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا امتی حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرتا ہے یہ فرشتے فوراً اس سلام کو دربار مصطفوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں پہنچادیتے ہیں۔

اے نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیارے امتی تیری کس درجہ نیک بختی ہے کہ تو جب بھی بارگاہِ خیرالوریٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں نہایت ادب واحترام سے کہتا ہے

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ.

تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس سلام کو خود سنتے ہیں اور اسی آن ملائکہ سیاحین بارگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں پہنچ کر عرض کردیتے ہیں کہ یارسول اللہ فلاں آدمی آپ پرسلام پیش کررہا ہے۔

جب ایک امتی کے سلام کو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خود بھی سنتے ہوں اور فرشتے بھی عرض کرتے ہوں تو پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کس شفقت و پیار سے اس سلام کا جواب دیتے ہوں گے اور جب ایک مرتبہ ہی دربار نبوی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سلام کا جواب آ گیا تو تیرے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اج بھی اپنے روضہ اقدس کے اندر زندہ ہیں یہ وھاب و معطی اللہ کا خصوصی عطیہ ہے اللہ کے عطیہ پر کسی کو لب کشائی کی اجازت نہیں۔

یہ سیاح فرشتے حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر سلام کی تلاش میں رہتے ہیں۔

زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آج بھی جہاں سے بھی درود شریف بھیجا جائے پہنچ جاتا ہے

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ؛ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کے فرزند ارجمند حضرت امام حسن مجتبٰی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: (اے میرے امتیو!) تم

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۶۵)

قال الالبانی: صحیح لغیرہ

قال المنذری: رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۴۷۵) جلد ۲ صفحہ ۴۹۶

قال المحقق: حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۷۲۹۵) جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۲

قال الھیثمی: رجالہ رجال الصحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۸۰۴) جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۳

قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن

جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ تک پہنچتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دربار گہر بار کس درجہ فیوض و برکات سے لبریز ہے اور حاضری دینے والے افراد پر کس درجہ لطف و کرم کی برکھا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دربار اقدس کے انتظامات کسی بھی بادشاہ کے دربار سے کم نہیں فرمائے بلکہ یہ دربار اقدس جملہ رعنائیوں سے اور پوری آب وتاب سے اس عالم گیتی پر اپنی نوازشات فرما رہا ہے۔

آج حیرت انگیز ایجادات کا دور ہے اس دور میں ہم ایک جگہ بیٹھے بیک وقت کئی ذرائع سے رابطہ کر لیتے ہیں۔ قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عزت وعظمت کے کہ غیر سائنسی دور میں بھی اللہ ذوالجلال والاکرام نے آپ کی خاطر کیا کیا انتظام فرمائے۔ یہ انتظامات زندہ نبی کیلئے ہیں جو آج بھی اپنے روضہ اقدس میں زندہ وجاوید ہیں اور صدیوں سے آپ کی بارگاہ میں جو خوش قسمت بھی درود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہے وہ درود شریف بارگاہ خیر الوریٰ میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت قائم ودائم رہے گا۔

دنیا کے انتظامات میں خلل آ سکتا ہے خرابی وفساد سے نظام نظام معطل ہو سکتا ہے لیکن جب انتظام فرمانے والا ساری کائنات کا خالق ومالک ہو اور ہر چیز پر قادر ہو تو وہ نظام اس قسم کے نقائص وعیوب سے منزہ ہوا کرتا ہے۔

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر آج بھی فرشتہ مقرر ہے جو درود شریف بھیجنے والوں کا نام لے کر درود شریف پہنچاتا ہے

اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَکاً اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ، فَھُوَ قَائِم'' عَلٰی قَبْرِیْ اِذَامِتُّ فَلَیْسَ اَحَد'' یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً اِلاَّ قَالَ : یَامُحَمَّدُ! صَلّٰی عَلَیْکَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ : فَیُصَلِّی الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی ذَالِکَ الرَّجُلَ بِکُلِّ وَاحِدٍ عَشْراً.

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے اور جب میرا وصال ہوگا تو وہ میرے روضہ اقدس پر قائم ہوگا۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف بھیجے گا تو وہ فرشتہ عرض کرے گا

اے سراپا حمد وخوبی! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود شریف بھیجا ہے۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۶۷) جلد۲ صفحہ۲۹۳

رب تبارک وتعالیٰ اس درود بھیجنے والے آدمی پر ہر درود شریف کے بدلے دس مرتبہ صلوات بھیجے گا۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں اور اپنی امت کے تمام اعمال پر مطلع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپکی امت کے احوال سے باخبر رکھنے کیلئے جہاں خود آپ کو بے پناہ کمالات عطا فرمائے وہاں آپ کے روضہ اقدس پر ایک فرشتہ بھی مامور فرما دیا یہ دربان درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام خلائق کے اسماع (تمام مخلوق کو سننے کی طاقت) رکھتا ہے ہر چھوٹے اور بڑے کی آواز کو جانتا ہے۔ جب دربانِ درِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اپنی ذات اطہر و برتر کا عالم کیا ہوگا۔ جب بھی کوئی امتی آپ کی ذات اقدس پر درود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو یہ فرشتہ فوراً عرض کرتا ہے یارسول اللہ! فلاں آدمی فلاں کا بیٹا آپ پر درود شریف پڑھ رہا ہے۔ یہ فرشتہ ہر فرد کے نام سے واقف ہے ہر رنگ ونسل کے نام سے واقف ہے جہاں سے بھی کوئی صلاۃ بھیجے یہ فرشتہ اس صلاۃ کو سن کر بارگاہِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں عرض کر دیتا ہے۔ یہ زندہ و جاوید نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے روضہ اقدس میں اپنے امتیوں کا درود شریف سن کر کتنے خوش ہوتے ہونگے۔

اسماع الخلائق:

اس موکل فرشتے کو تمام مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے صرف طاقت ہی نہیں بلکہ وہ بالتفصیل تمام لوگوں کی باتیں سنتا ہے کیونکہ کسی وقت بھی کوئی دوران گفتگو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرسکتا ہے یہ فوراً اس سلام کو سن کر بارگاہ

خیر الوریٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- میں پیش کر سکتا ہے۔ یہ فرشتہ کس شان والا ہے؟

غور کیجئے!

اس وقت دنیا میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں اور ایک وقت میں کتنے لوگ باتیں کرتے ہیں ان میں سے جو بھی جس وقت سلام عرض کرتا ہے روضہ اقدس پر مامور فرشتہ فوراً سن لیتا ہے اور بارگاہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- میں عرض کرتا ہے کہ فلاں فلاں کا بیٹا آپ پر دورد شریف بھیج رہا ہے۔

کبھی کبھی انسان درود شریف پڑھتے وقت اتنی مدھم آواز سے پڑھتا ہے کہ ساتھ بیٹھنے ہوئے آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کیا کر رہا ہے لیکن دربار مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے قربان جائیں وہ اتنی مدھم آواز کو بھی سن لیتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ

بعض لوگوں کے باپ کا کسی کو علم نہیں ہوتا اور وہ غلط آدمی کو اس کا باپ تصور کر لیتے ہیں کہ دربار مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی برکت ملاحظہ ہو کہ وہاں مامور فرشتہ ہر آدمی کے نام سے واقف ہے نام سے ہی نہیں بلکہ باپ کے نام سے بھی واقف ہے۔

جب دربان فرشتے کے علم کا یہ عالم ہے تو خود سرور عالم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی وسعت کا عالم کیا ہوگا۔ اس دربار کی معلومات تک کوئی نہیں پہنچ سکتا تو آقا و مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی معلومات تک کسی کی رسائی ہوگی۔

عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِىْ مَلَكاً أَعْطَاهُ اللّٰهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّىْ عَلَىَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِىْ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ : هٰذَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمار بن یاسر -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے روضہ اقدس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے الخلائق (تمام مخلوقات) کے سننے کی طاقت عنایت فرمائی ہے۔ قیامت تک مجھ پر جو فرد بھی درود شریف بھیجے گا یہ فرشتہ مجھے درود شریف پڑھنے والے کا نام اس کے باپ کا نام بتائے گا اور کہے گا: (یا رسول اللہ!) یہ فلاں بن فلاں ہے جس نے آپ پر درود شریف بھیجا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۶۷) جلد ۲ صفحہ ۲۹۳

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۷۲۹۱) جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱

قال الھیثمی وبقیۃ: رجالہ رجال الصحیح

روضہ اقدس پر متعین یہ فرشتہ کتنے نصیبوں والا ہے در مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دربانی ہزاروں بادشاہیوں سے افضل و برتر ہے یہ دربانِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- در مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی برکت سے کس درجہ باکمال ہے کہ تمام مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے اور ہر ایک کے درود شریف کو سنتا ہے اور اسکی اطلاع حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہِ اقدس میں پہنچاتا ہے۔

غور کیجئے!

ایک ہی وقت میں کتنے لوگ درود شریف کا نذرانہ بارگاہِ خیر الوریٰ میں پیش کرتے ہیں۔ بسا اوقات لاکھوں افراد بیک وقت درود شریف پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ فرشتہ ہر ایک کی آواز کو پہنچاتا ہے اور ہر ایک کے درود شریف کی تعداد جانتا ہے اور پھر ایک ایک کا نام مع ولدیت کے پیش کر دیتا ہے۔

اگر ایک دربان کو اللہ تعالیٰ یہ کمالات عطا فرماتا ہے کہ بیک وقت لاکھوں نہیں کروڑوں کی آوازیں سنتا ہے کروڑوں نہیں اربوں کی آوازیں سنتا ہے اور ہر ایک کو مع اسکی والدیت کے جانتا ہے تو جس دربار کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم کیا خود اس دربار کے مکین محبوب رب العالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے کمالات کا عالم کیا ہوگا۔ یقیناً حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہر ایک کی آواز کو سنتے ہیں اپنے امتیوں کی صداوں کو سنتے ہیں اور باذن اللہ اپنے روضہ اقدس میں جلوہ گری فرماتے ہوئے کرم بھی فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِیَ الَّذِیْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ: اِنَّما هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَهُمْ ، فَوَاللّٰهِ! مَادَخَلْتُهُ اِلَّاوَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِيَابِیْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اپنے اس گھر میں داخل ہوا کرتی جس میں حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہیں (یعنی روضہ اقدس) اس حال میں کہ میں پردہ نہ کیا کرتی اور میں کہتی یہ میرے سرتاج حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہیں۔

اور یہ میرے ابا حضرت ابوبکر صدیق ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں جب حضرت عمر۔رضی اللہ عنہ۔کو ان کے ساتھ دفن کردیا گیا تو اللہ ذوالجلال کی قسم! میں جب بھی اس حجرے میں داخل ہوئی تو پردہ کرکے داخل ہوئی حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۷۷۱) جلد ۱ صفحہ ۵۵۴

قال الالبانی: رجالہ رجال الصحیح کما قال الھیثمی

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۵۵۳۶) جلد ۱۸ صفحہ ۲۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۴۵۸) جلد ۳ صفحہ ۶۰۹

قال الحاکم: حدیث صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۷۰۴) جلد ۸ صفحہ ۵۷

قال الھیثمی: رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح

یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل ہے آپ نے پوری امت کو راہ ہدایت بتایا کہ جو قبور میں چلے جاتے ہیں وہ عدم محض نہیں ہوجاتے بلکہ جیسے انکا رتبہ ومقام ہے ویسے ہی وہ زندہ وجاوید ہیں۔

جب تک حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں صرف حضرت ابوبکر-رضی اللہ عنہ- مدفون رہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے روک ٹوک اس حجرہ مبارکہ میں داخل ہوجاتیں اور فرماتیں ایک اللہ کے پیارے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں اور دوسرے میرے ابا جان ہیں دونوں سے پردہ کیسا؟ اور جب حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- ساتھ دفن ہوجاتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باپردہ داخل ہوتیں حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

اھل قبور اپنی اپنی شان کے مطابق زندہ ہیں تو جو بھی ان کو السلام علیکم کہے گا تو یہ انشاء اللہ جواب سے نوازیں گے کیونکہ سلام کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔

یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہ-ا کا ایمان ہے۔ وہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو حیاۃ بقیہ سے متصف مانتی ہیں۔ ان کا ایمان ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ان کی ہر حرکت کا مشاہدہ کررہے ہیں۔ ان کی آمدورفت سے باخبر ہی نہیں بلکہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صدقے آپ کے یار بھی حیاۃ سے سرفراز ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہ-ا حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- سے اسی طرح پردہ کرتی ہیں جس طرح وہ اس دنیا میں پردہ کیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- کے وصال فرمانے سے انکی زندگی وحیثیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلاَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلاَمَ.

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۱۴۱۰)		صفحہ ۴۵۰
وقال النووی:	رواہ ابوداود باسناد صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۰
قال الالبانی:	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۵۹)	جلد ۹	صفحہ ۵۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۷۰)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۲
قال الہیثمی:	رجالہ ثقات		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

-☆-

وہ امتی کتنے نصیبوں والا ہے جسے بارگاہِ خیرالوارئ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سلام کا جواب آئے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جس کو سلامتی کی دعا دے دیں یقیناً وہ دونوں جہاں میں سلامت رہے گا۔ دنیا کی آفات سے دنیاوی پریشانیوں سے سلامت رہے گا۔ وقت نزع تکالیف سے یوں سلامت رہے گا کہ اپنا ایمان سلامت لے جائے گا اور پھر میدان حشر میں قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ و مامون رکھے گا اور جو قیامت کی ہولنا کیوں سے بچ گیا وہ نجات ابدی پا گیا۔

اے میرے مسلم بھائی! حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دعائیں لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بڑی محبت و پیار سے اور ایمان ویقین سے اپنے دل کو حاضر کر کے اپنی زبان سے ادا کر دے

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۴۷۷) جلد۲ صفحہ۴۹۶

قال المحقق: حسن

المعجم الاوسط رقم الحدیث (۳۰۹۲) جلد۲ صفحہ۲۲۶

قال محمد حسن اسنادہ حسن

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ.

تو دیکھ مدینے کے تاجدار سے جواب آئے گا اور جب وہاں سے جواب آ گیا تو دونوں جہاں کے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

صرف اب ہی نہیں بلکہ جب بھی حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی یاد آئے آپ کی بارگاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کردے یہ نذرانہ کل قیامت کو کام آئے گا اور تیری ابدی سعادتوں کا ضامن ہوگا۔

روح سے مراد قَالَ الْحَافِظُ

اَلثَّالِثُ : انّ الْمُرَادَ بِالرُّوْحِ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِذَالِکَ.[1]

اس حدیث پاک میں روح سے مراد وہ فرشتہ ہے جو روضہ اقدس پر متعین ہے۔

اب مفہوم یہ ہوگا: جب بھی کوئی مسلم مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ روضہ اقدس پر متعین فرشتہ کو میری بارگاہ میں حاضری کی اجازت دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس سلام عرض کرنے والے کو جواب دوں۔ یہ فرشتہ اسی ذات اقدس-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے۔ جو زندہ جاوید ہے اور جو حیات حقیقہ سے متصف ہے۔ اگر نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- زندہ نہ ہوں تو فرشتہ کے حاضر ہونے کا کیا معنی؟ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صرف سلام سنتے ہی نہیں بلکہ باذن اللہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں جو ذات سلام کو سن کر اس کا جواب عطا فرمائے وہ یقیناً حیاۃِ حقیقہ سے متصف ہے اور ان کے زندہ ہونے میں کسی اہل ایمان کو تردد وشکوہ نہیں ہے۔

---

(۱) فتح الباری ۶/ ۴۸۸

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

ان المراد بالسلام قولهم الصلوة والسلام علیک یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم وفیہ دلیل علی انہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم حی حیاۃ مستمرۃ لان الکون لایخلو من مسلم یسلم علیہ وی کل لحظۃ وقد ثبت بالاحادیث الصحیحۃ انہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم وسائر الانبیاء احیاء حیاۃ حقیقۃً[1]

وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ إمَاماً مُقْسِطاً وَحَکَماً عَدْلاً فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ، وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ، وَلَیُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَیْنِ ولیذھبن الشحنار، ولیعرضن علیہ الماء فلا یقبلہ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ فَقَالَ: یَامُحَمَّدُ؛ لَأَجَبْتُہٗ.

ترجمۃ الحدیث:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم (-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-) کی جان ہے ضرور نازل ہونگے عیسیٰ بن مریم امام مقسط (انصاف کرنے والے حکمران) بن کر اور عدل کرنے والے فیصل بن کر وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور اختلاف والوں کے درمیان صلح کروائیں گے۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۳۳) جلد۶ صفحہ۵۲۴

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۶۵۸۴) جلد۱۱ صفحہ۴۶۲

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

---

(۱) نسیم الریاض شرح الشفا ۳/۴۹۹

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بلکہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام

اپنے اپنے مزارات میں نمازیں ادا فرماتے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ" فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں صلوات (نمازیں) ادا فرماتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بالکل واضح الفاظ میں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے زندہ ہونے کا اعلان فرمادیا۔

الانبیاء احیاء" انبیاء کرام زندہ ہیں یہ دوٹوک اور واضح اعلان ہے کہ جن خوش نصیب افراد کے سروں پر نبوت کا تاج ہے جنہیں اللہ الکریم نے نبی بنا کر مبعوث فرمایا وہ دنیا سے جانے کے وعدختم

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۳۴۲۵) جلد ۶ صفحہ ۱۴۷

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

نہیں ہو گئے اس دنیا سے رخصتی سے ان کی حیات کا چراغ گل نہیں ہو گیا بلکہ وہ زندہ و پائندہ ہیں ان کو زندہ ماننا ایمان کی نشانی ہے۔

ایمان حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات ،فرمودات،تعلیمات کو دل وجاں سے حق اور سچ ماننا ایمان کہلاتا ہے اس صحیح وصریح حدیث پاک میں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو زندہ کہا گیا ہے۔اب ان کو زندہ ماننا ہی ایمان ہے اور انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کو زندہ نہ ماننا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے۔

اب اگر کوئی آدمی اس صریح ارشاد کی روشنی میں انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کو زندہ نہ مانے یا انکی زندگی کو حقیقی زندگی نہ جانے بلکہ تاویل کر کے حقیقت کا انکار کرے تو اسے بہرحال اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے ۔یادرہے ایمان ہی سب سے بڑی دولت ہے اگر ایمان ملے تو اللہ کے جملہ انعامات کی امید کی جاسکتی ہے اگر ایمان ہی نہیں تو پھر اسکی ابدی وسرمدی رحمتوں کو کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس حدیث پاک کی صحت کے بارے میں اس دور کے ایک بہت بڑے نقاد کے الفاظ ملاحظہ ہوں: شارح بخاری الحافظ ابن حجر عسقلانی -رحمۃ اللہ علیہ- کی سنیئے :

ان الانبیاء افضل من الشهداء والشهداء احیاء عندربهم مکذالک الانبیاء فلا ببعد ان یصلواء یجوا، ویتقربوا الی اللّٰه بما استطاعوا مادامت الدنیا – وهی دارتکلیف – باقیه..........

وقد جمع البیهقی کتابا لطیفا فی "حیاة الانبیاء فی قبورهم" اورد فیه حدیث انس الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون...... وقال صححه البیهقی.[1]

علامہ محمد بن علی بن محمد الشوکانی السّلفی المتوفی ۱۲۵۰ھ لکھتے ہیں:

انه حَیّ فی قبره وورمه لاتفارقه لماصح ان الانبیاء احیاء فی قبورهم.[2]

(۱) فتح الباری ۶/ ۴۸۷

(۲) تحفۃ الذاکرین، دارالکتب العربیہ بیروت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے قبر انور میں زندہ ہیں اور آپکی روح مبارک آپ سے جدا نہیں ہوئی کیونکہ حدیث صحیح میں ہے: انبیاء کرام اپنے اپنے مزارات میں زندہ ہیں۔

عـن داور بن ابی صالح قال اقبل مروان یوماً فوجد رجلاواضعار جهه علی الـقبـر فـأخـذ بـرقبتـه وقـال أقـدری ماتصنع ؟ قال نعم فاقبل علیه فاذاهو ابو ایوب الانـصـاری رضی اللّٰه عنه قال جئت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم ولم اتِ الـحـجـر سـمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و الہٖ وسلم یقول: لاتبکوا علی الذین اذاولیه اهله ولکن ابکوا علیه اذا ولیه غیره.

ترجمة الحديث:

دادو بن صالح کہتے ہیں ایک دن مروان روضہ رسول پر حاضر ہوا تو اس نے دیکھا ایک آدمی اپنا چہرہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی قبر انور پر رکھے ہوئے ہے تو مروان نے اسکی گردن سے اسے پکڑا اور کہا ''کیا تمہیں علم ہے کہ تم کیا کرر ہے ہو'' اس آدمی نے کہا: ہاں مجھے علم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں پھر جب اس آدمی نے اپنا چہرہ مروان کی طرف کیا تو وہ میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاری -رضی اللہ عنہ- تھے تو آپ نے فرمایا میں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں کسی بت کے پاس تو نہیں آیا۔ میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے سنا حضور فرما رہے تھے: دین پر اس وقت نہ رونا جب اس کے والی اس کے اھل ہوں بلکہ اس وقت دین پر رونا جب اسکے والی نا اھل ہوں۔

المستدرک علی الصحیحین جلد۴ صفحہ۵۱۵

قال الحاکم: صحیح الاسناد

تلخیص المستدرک جلد۴ صفحہ۵۱۵

قال الذھبی: صحیح

علم النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامَ عَلٰی سَید الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

امابعد! ایمانیات کے باب میں جیسے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اللہ کا نبی ماننا ضروری ہے اور حضور کو خاتم النبین یعنی سب سے آخری نبی ماننا ضروری ہے اسی طرح اس بات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ

اگر چہ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کسی مخلوق سے کوئی علم حاصل نہیں کیا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ مبارک کو علم وحکمت سے معمور فرمادیا اور اتنا وسیع علم عطا فرمایا کہ مخلوق کی کیا مجال کہ اس علم کی گہرائی تک پہنچ سکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً [1]

اور (اے حبیب!) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی آپ پر کتاب اور حکمت اور علم عطا فرمادیا ہر اس کا جسے آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا یہ آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

---

(۱) النساء - ۱۱۳

اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب دینے پر آتا ہے تو بے حساب دیتا ہے۔ اللہ کی کرم نوازیوں کے سامنے انسانی عقل و خرد بے بس نظر آتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کا جوبن ملاحظہ ہو:

وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ.[1]

اور (اے حبیب!) اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا۔

الکتاب میں جو علوم ہیں اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ خود خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتَابَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ.[2]

اور (اے حبیب!) نازل کیا ہم نے آپ پر الکتاب کو اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ ہدایت اور رحمت (بھی) ہے اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے۔

ہر علمی کتاب میں کچھ نہ کچھ علم تو ہوتا ہی ہے لیکن پھر بھی افادہ اور استفادہ کیلئے معلم (پڑھانے والا) اور متعلم (پڑھنے والا) کی قابلیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! وہ کتاب جسے **تبیانا لکل شی** (ہر چیز کا بیان) اللہ قرار دے اور اس کتاب کی تعلیم دینے والا خود رب العالمین ہو اور اس علم کو اخذ کرنے والا رحمۃ العالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہو تو اس علم کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے الکتاب پر ہی بس نہ کیا بلکہ الحکمۃ سے بھی نوازا اس الحکمۃ میں کیا کچھ علوم و معارف دیئے اسے بجز اللہ اور مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے اور کون جان سکتا ہے؟

---

(۱) النساء-۴/۱۱۳

(۲) النحل - ۱۶/۸۹

اے میرے اللہ! جب تو دیتا ہے تو تیرے دینے کی وسعت کو دیکھ کر انسانی عقل درماندہ ہو جاتی ہے۔ جب تیری کرم نوازی کا بادل برستا ہے تو تیرے کرم کو دیکھ کر انسانی سوچ وخرد کے سب پیمانے ٹوٹتے نظر آتے ہیں بھلا دو تین انچ کا دماغ تیری عطا و بخشش کے جوبن کا اندازہ کیسے لگا سکتا ہے۔

اے میرے اللہ! جب تو نے اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سینہ میں علم کے دریا انڈیلے تو کتاب وحکمت پر اکتفانہ کیا بلکہ فرمایا: وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ.

اور (اے حبیب!) آپ کے رب نے جو کچھ بھی آپ نہ جانتے تھے ہر اس کا علم آپ کو عطا فرما دیا۔

وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْماً.

اور یہ اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل وکرم ہوا ہے۔

علامہ ابن جریر طبری اسی آیت کریمہ کی تفسیر لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وَمِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ مَعَ سَائِرِ مَاتفضل بِهٖ عَلَیْکَ مِنْ نِعمِهٖ اِنَّهٗ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ وَهُوَ الْقُرآنُ الَّذِیْ فِیْهِ بَیَانٌ'' لِکُلِّ شَیْیءٍ وَهُدیً وَمَوْعِظَة''وَاَنْزَلَ عَلَیْکَ مَعَ الْکِتَابِ الْحِکْمَةَ وَهِیَ مَا کَانَ فِی الْکِتَابِ مُجمَلاً. ذَکَرَهٗ مِنْ حَلاَلِهٖ وَحَرَامِهٖ وَاَمْرِهٖ وَنَهْیِهٖ وَاَحْکَامِهٖ وَوَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ مِنْ خَبْرِ الاَوَّلِیْنَ وَالاٰخِرِیْنَ وَمَاکَانَ وَمَاهُوَ کَائِنٌ''[1]

یعنی اے مصطفیٰ (-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں احسانات

(۱) ضیاء القرآن تفسیر ابن جریر طبری ۵/۱۷۷

سے آپ پر یہ بھی خاص احسان فرمایا کہ آپ کو قرآن جیسی کتاب سے نوازا جس میں ہر چیز کا بیان ہے نیز اس میں ہدایت کا نور بھی ہے اور پند و نصیحت بھی ایسی جامع کتاب کے ساتھ حکمت یعنی قرآن کے حلال و حرام اور اوامر و نواہی وغیرہ کے اجمال کی تفصیل بھی نازل کی نیز آپ کو ان امور کا علم عطا فرمایا جن کا پہلے آپ کو علم نہ تھا۔

یعنی گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبروں کا علم جو کچھ ہوا (مَاکَانَ) اور جو کچھ ہونے والا (وَمَاهُوَ کَائِنٌ'') ہے اس کا علم بھی عنایت فرمایا۔

يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔[1]

اے نبی کریم! بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارتیں دینے والا، غضب الٰہی سے خبردار کرنے والا، اللہ کے اذن سے داعی الی اللہ اور ایسا آفتاب بنا کر بھیجا ہے جو دوسروں کو منور فرمانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں لفظ ''شاہد'' پر غور کیجئے۔

علامہ راغب صاحب المفردات لکھتے ہیں:

اَلشَّهَادَةُ وَالشُّهُوْدُ: اَلْحَضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوِالْبَصِيْرَةِ.[2]

یعنی شہادت وہ ہوتی ہے کہ انسان وہاں موجود بھی ہو اور اسے دیکھے بھی خواہ آنکھوں کی بینائی سے یا نور بصیرت سے۔

---

(۱) الاحزاب

(۲) المفردات

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیۡراً لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتُعَزِّرُوۡہُ وَتُوَقِّرُوۡہُ وَتُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلاً.[1]

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر بشارتیں دینے والا اور عذاب الٰہی سے خبردار کرنے والا بنا کر تا کہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول (-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-) پر اور تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو اور تسبیح بیان کرو اللہ کی صبح اور شام۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنَآ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلاً شَاھِداً عَلَیۡکُمۡ کَمَا اَرۡسَلۡنَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلاً.[2]

بے شک ہم نے بھیجا ہے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول تم پر گواہ بنا کر جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک عظمت والا رسول بھیجا تھا۔

فَکَیۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیۡدٍ وَّجِئۡنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیۡداً.[3]

تو کیا حال ہوگا ان کا جب ہم لے آئیں گے ہر امت سے ایک گواہ اور (اے حبیب!) ہم لے آئیں آپ کو ان سب پر گواہ۔

وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ شَھِیۡداً عَلَیۡھِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِھِمۡ وَجِئۡنَا بِکَ شَھِیۡداً عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَاناً لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّھُدًی وَّرَحۡمَۃً وَّبُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ.[4]

---

(۱) الفتح - ۹

(۲) المزمل - ۱۵

(۳) النساء - ۴۱

(۴) النحل - ۸۹/۱۶

اور اس دن جب ہم اٹھائیں گے ہر امت سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور ہم لے آئیں گے آپ کو بطور گواہ ان سب پر اور ہم نے اتاری ہے آپ پر کتاب اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ سراپا ہدایت و رحمت ہے اور خوش خبری ہے اہل اسلام کیلئے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔[1]

(اے اہل اسلام) اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تا کہ تم گواہ بنو لوگوں پر اور ہمارا رسول کریم تم پر گواہ ہو۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو شاہد اور شہید فرمایا ہے۔

آیئے ان کے معنی پر غور کریں۔اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو حق پہچاننے کی سعادت عطا فرمائے۔

صاحب المنجد لکھتے ہیں۔

شَهِيْدًا، شُهُوْدًا الْمَجْلِسَ: حَضَرَه وَشَهِدَ الشَّيْءَ عَايَنَه' اطَّلَعَ عَلَيْه. (المنجد)

شہیدا،شہودا : اس کا معنی مجلس میں حاضر ہونا ہے کسی چیز کا معائنہ کرنا اور اس پر مطلع ہونا ہے۔

اَلشَّهِيْد: اَلَّذِىْ لَايَغِيْبُ شَيْءٌ عَنْ عِلْمِه.

شہید وہ ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔

---

(۱) البقرہ - ۲/۱۴۳

صاحب المصباح المنیر لکھتے ہیں:

شَہِدْتُ الشَّیْءَ: اطلَعْتُ عَلَیْہِ عَایَنْتُہٗ

شَہِدْتُ الشَّیْءَ کا معنی ہے بس اس پر مطلع ہوا اور میں نے اس کا معائنہ کیا۔

اس کے بعد الشاھد کا معنی لکھتے ہیں۔

اَلشَّاھِدُ یَرَی مَالا یَرَی الْغَائِبُ اَیْ اَلْحَاضِرُ یَعْلَمُ مَالاَ یَعْلَمُہُ الْغَائِبُ.

شاہد اس چیز کو دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔ یعنی شاہد حاضر ہے اور اسے اس چیز کا علم ہے جس کا غائب کو علم نہیں۔

الرائد میں اس کا معنی لکھا ہے:

شَہِدَ، شُہُوْداً:

۱. اَلْمَجْلِسَ اَوِ الْقِتَالَ : حَضَرَہٗ

۲. اَلشَّیْءَ : عَایَنَہٗ

۳. اَلشَّیْءَ : اطلَعَ عَلَیْہِ - الرائد

۱. شَہِدَ شُہُوْداً الْمُجْلِسَ اَوِالْقِتَالَ

کے معنی ہیں حاضر ہونا۔

۲. الشیٔ: معائنہ کرنا

۳. الشیٔ: مطلع کرنا

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

اَلشَّھَادَۃُ وَالشُّھُوْدُ : اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوِ الْبَصِیْرَۃِ. (المفردات)

شہادت اور شہود کا معنی ہے مشاہدہ کے ساتھ حاضر ہونا وہ مشاہدہ نور بصر سے ہو یا نور بصیرت سے۔

درج بالا نگارشات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو مشاہدہ فرمانے والا معائنہ فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

شَاهِداً قَالَ سَعِيد'' عَنْ قَتَادَةَ : شَاهِداً عَلٰى أُمَّتِهِ بِالتَّبْلِيْغِ وَعَلٰى سَائِرِ الاُمَمِ بِتَبْلِيْغِ اَنْبِيَائِهِمْ وَنَحْوِ ذَالِكَ۔[1]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: اللہ نے آپ کو اپنی امت پر شاہد بنا کر بھیجا کہ آپ نے ان تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور باقی تمام امتوں پر بھی شاہد بنا کر بھیجا کہ انکے انبیاء نے اللہ کے پیغامات ان تک پہنچا دیئے۔

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: شَاهِداً : عَلٰى مَنْ بُعِثْتَ اِلَيْهِمْ بِتَصْدِيْقِهِمْ وَتَكْذِيْبِهِمْ وَنَجَاتِهِمْ وَضَلَالِهِمْ۔[2]

آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ان پر جن کی طرف آپ کو مبعوث فرمایا گیا ہے آپ شاہد ہیں انکی تصدیق وتکذیب کے اور نجات وضلال کے۔

علامہ ابو الحسن علی الماوردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قال ابن عباس : شَاهِداً عَلٰى أُمَّتِكَ۔[3]

(۱) القرطبی-۱۴/۲۰۰

(۲) البیضاوی ۲/ ۲۴۸

(۳) الماوردی - ۴/۴۱۰

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں: ہم نے آپ کو آپ کی امت کا شاہد بنا کر بھیجا۔

محی السنۃ امام بغوی لکھتے ہیں: اَیْ شَاهِداً لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِيْغِ.[۱]

ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے تمام رسولان کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کا کہ انہوں نے اپنی اپنی امت کو پیغام حق پہنچا دیا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: شَاهِداً عَلٰى اللّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَعَلَى النَّاسِ بِاَعْمَالِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[۲]

ہم نے اپ کو اللہ کی وحدانیت کا شاہد بنا کر بھیجا اور یہ کہ اس وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ کو شاہد بنا کر بھیجا لوگوں کے اعمال پر تاکہ قیامت کے دن آپ ان کے اعمال کی گواہی دیں۔

احمد مصطفیٰ المراغی لکھتے ہیں: يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ اِنَّا بَعَثْنَاكَ شَاهِداً عَلٰى مَنْ بُعِثْتَ اِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَتَرٰى اَعْمَالَهُمْ وَتَتَحَمَّلُ الشَّهَادَةَ بِمَا صَدَرَمِنْهُمْ مِنْ تَصْدِيْقٍ وَتَكْذِيْبٍ وَسَائِرِ مَايَفْعَلُوْنَ مِنَ الْهُدٰى وَالضَّلَالِ وَتُؤَدِّيْ ذَالِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[۳]

اے رسول معظم! ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے شاہد بنا کر ان پر جن کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے آپ ان کے احوال کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کے اعمال کو دیکھتے ہیں جو کچھ ان

---

(۱) معالم التنزیل از بغوی - ۵۳۵/۳

(۲) تفسیر ابن کثیر - ۸۹۱/۳

(۳) تفسیر المراغی - ۱۲/۲۲

سے صادر ہو رہا ہے تصدیق وتکذیب سے اور ہدایت وگمراہی میں سے جو کچھ وہ کرتے ہیں آپ سب کو بطور شہادت اٹھائے ہوئے ہیں اور اسے قیامت کے دن ادا فرمائیں گے۔

علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں: شَاهِداً عَلٰى مَنْ بُعِثْتَ اِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَتُشَاهِدُ اَعْمَالَهُمْ وَتُؤَدِّيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقْبُوْلاً.

اے حبیب! ہم نے آپ کو ان لوگوں پر شاہد بنا کر بھیجا جن کی طرف آپ کو مبعوث فرمایا گیا آپ انکے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور انکے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

علامہ نیسا پوری لکھتے ہیں: اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَاهِداً عَلٰى وُجُوْدِهٖ بَلْ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِهٖ.[۱]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اپنے وجود بلکہ اپنی وحدانیت کا گواہ بنا کر بھیجا۔

وَالْحَاصِلُ اَنَّهٗ شَاهِدٌ فِى الدُّنْيَا بِاَحْوَالِ الْآخِرَةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيْزَانِ وَالصِّرَاطِ وَشَاهِدٌ" فِى الْآخِرَةِ بِاَحْوَالِ الحاصل الدُّنيا مِنَ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ وَالصَّلاحِ وَالْفَسَادِ.[۲]

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- دنیا میں احوال آخرت کے یعنی جنت جہنم میزان اور پل صراط کے گواہ ہیں۔

---

(۱) تفسیر نیسا پوری - ۲۲/۲۲

(۲) تفسیر نیشا پوری ۲۲/۲۲

آخرت میں احوال دنیا کے یعنی اطاعت ومعصیت اور صلاح وفساد کے (کون اطاعت کرتا رہا اور کون معصیت کرتا رہا اور کس نے صلاح کی کوشش کی اور کون فساد پھیلاتا رہا)۔

اللہ کے مقرر کیے ہوئے اس ''شاہد'' -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شان شہادت کے بارے میں عمدۃ المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

باشد رسول شمابر شما گواہ زیرانکہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کرام است پس او می شناسد گناہاں شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا واخلاص و نفاق شمارا۔

ترجمہ:

تمہارے رسول تم پر گواہی دیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے دین کے ہر ماننے والے کے رتبہ کو کہ میرے دین میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور وہ کونسا پردہ ہے جس سے اس کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک و بد سارے اعمال کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب پہچانتے ہیں۔[1]

(۱) تفسیر ضیاء القرآن ۱/۱۰۱ بحوالہ تفسیر فتح العزیز

وسعتِ نگاہ نبوت

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنے ہر امتی پر شاہد ہیں اس کے تمام اعمال کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور گزشتہ انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام کی تمام امتوں پر بھی شاہد ہیں۔آپ انکے تمام اعمال کا معائنہ بھی فرما رہے ہیں۔

گزشتہ امتوں کے شاہد تب ہی بن سکتے ہیں جب آپ کا وجود مسعود اس وقت بھی موجود ہو۔اس سلسلہ میں ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے پوچھا جاتا ہے:

یارسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ تو آپ جواباً فرماتے ہیں:

كُنْتُ نبياً و آدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ و الجَسَدِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۵۸۱)	جلد۲	صفحہ۸۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۳۹۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۳۵۰)	جلد۸	صفحہ۵۴۴
قال المحقق:	حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۷۶)	جلد۱۳	صفحہ۹۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح رجالہ آئمۃ مشاہیر		

ترجمة الحديث:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

-☆-

سبحان اللہ! اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عزت وعظمت پر قربان جائیں۔

آپ چونکہ تمام امتوں کے شاہد انکے اعمال کا مشاہدہ ومعائنہ فرمانے والے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود مسعود کو حضرت آدم علیہ السلام سے بھی پہلے تخلیق فرمایا کہ آپ اپنی نگاہوں سے عالمِ بالا میں ہونے والے تغیرات کا مشاہدہ فرما سکیں۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی امت کے اعمال کا مشاہدہ بھی فرماتے ہیں اس لئے وصال مبارک کے بعد آپ کے جسد اطہر کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۰۵)	جلد۱۶	صفحہ۵۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۰۹)	جلد۵	صفحہ۵۸۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۵۶)	جلد۳	صفحہ۱۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۷۵۸)	جلد۳	صفحہ۱۶۰۴
قال الالبانی:	حدیث صحیح		

حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَوْس بِنْ اُوْس قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلی اللّٰهُ عَلَیْه و آلِهٖ وَسَلَّمْ إنَّ مِنْ أفْضَلِ أيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ النَّفُخَةُ وَفِيْه الصَّعْقَةُ فَأكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةَ فِيْهِ فَإنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَة" عَلَيَّ

فَقَالَ رَجُل":

يَارَسُوْلُ اللّٰه! كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أرَمْتَ يَعْنِى بَلِيْتَ؟

فَقَالَ: إنَّ اللّٰه قَدْ حَرَّمَ عَلَى الأرْضِ أنْ تَأكُلَ أجْسَادَ الأنْبِيَاء.

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
قال بشار عواد:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط البخاری		
التلخیص بزیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
قال الذھبی علی شرط البخاری			
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
السنن الکبریٰ للبیہقی / رقم الحدیث (۵۹۹۳)		جلد ۳	صفحہ ۳۵۳
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۶

ترجمة الحديث:

حضرت اوس بن اوس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے فضیلت والا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن قیامت کیلئے پہلا صور پھونکا جائے گا۔ پس اس جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو تمہارے درود پاک میرے پاس پیش ہوتے ہیں۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۷۰)	جلد۳	صفحہ۸۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۷۳)	جلد۱	صفحہ۴۴۳
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۱)	جلد۱	صفحہ۴۷۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۱)	جلد۱	صفحہ۴۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۸۹)	جلد۱	صفحہ۲۱۶
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد۲	صفحہ۵۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۱۰۷)	جلد۱۲	صفحہ۴۷۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۰۴۷)	جلد۱	صفحہ۳۴۲
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۰۴۷)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
قال الالبانی:	صحیح		

ایک آدمی نے عرض کیا:

یارسول اللہ! آپ پر درود پاک کیسے پیش ہوگا حالانکہ وصال مبارک کے بعد آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشادفرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ کو کھائے۔

-☆-

بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مبارکہ کی شان ہی نرالی ہے انکے اجسام مبارکہ حفاظت الٰہیہ میں آنے کے بعد اللہ ذوالجلال کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو

اَلاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ.

ترجمة الحديث:

انبیاء کرام زندہ ہیں اوراپنے اپنے مزارات مقدسہ میں نمازیں ادافرماتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عبادت سے محبت ہے صلاۃ (نماز) سے لگاؤ ہے دنیا تو

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۶۲۱) جلد۲ صفحہ۱۸۷

مسندابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۶۷۰) جلد۶ صفحہ۱۴۷

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۳۸۱۲) جلد۸ صفحہ۳۸۶

قال الھیثمی: رواہ ابویعلی والبزار ورجال ابی یعلی ثقات

دنیا رہی عالم برزخ میں بھی عبادات میں مگن رہتے ہیں وجہ واضح ہے صلاۃ کے ذریعے انہیں مزید قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے اور وہ نادر کیفیت طاری ہوتی ہے جو صرف حالت صلاۃ سے وابستہ ہے اس لئے تجلیات الہیہ کا مزہ لینے کیلئے وہ اپنے اپنے مزارات میں بھی صلاۃ (نماز) میں مشغول رہتے ہیں۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلهٖ وَسَلَّمْ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هٰهُنَا؟وَاللّٰه مَایَخْفٰی عَلَیَّ رَکُوْعُکُمْ وَلاَ خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّی لأرَاکُمْ مِنْ وَرَاء ظَهْرِی.

شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۳۷۱۲) جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۹
قال المحقق: ھذا حدیث متفق علی صحتہ
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۰۱۱) جلد ۸ صفحہ ۱۲۷
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۳۳۷) جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۰
قال الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین
دلائل النبوۃ للبیھقی جلد ۶ صفحہ ۷۳
صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۴۱) جلد ۱ صفحہ ۲۳۰
تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۳۸۲۱) جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۲
صحیح مسلم رقم الحدیث (۴۲۴) جلد ۱ صفحہ ۴۰۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: کیا تم میرا چہرہ صرف ادھر قبلہ کی طرف دیکھتے ہو اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع پوشیدہ نہیں ہے اور میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

-☆-

رکوع تو رکوع رہا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نمازیوں کے دلوں کی کیفیت سے بھی واقف ہیں۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے روضہ اقدس میں بکثرت صلوات (نمازیں) ادا فرماتے ہیں کیونکہ صلاۃ (نماز) میں اس کیفیت میں مزید نکھار آ جاتا ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تمام امت کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے مشاہدہ کے مطابق شہادت دیں گے اس لئے آپ نے فرمایا: **عَنْ أَنَس بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقِيْمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰه إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَ رُبَّمَاقَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَارَكَعْتَمْ وإِذَا سَجَدْتُمْ.**

جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۴۹۰)	جلد۴	صفحہ۵۶۵
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد۱	صفحہ۳۳۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۸۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۷۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ حضور کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا۔(اے اہل ایمان!) جب تم رکوع کرو اور سجود کرو تو رکوع وسجود کو پورے حقوق کے ساتھ ادا کیا کرو۔ پس اللہ کی قسم! میں یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہوں اپنے بعد اور بسا اوقات فرماتے ہیں تمہیں دیکھ رہا ہوں اپنے پشت پیچھے۔

-☆-

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- شاھد بن کر اس عالم رنگ وبو میں تشریف لائے آپ اپنی قیامت تک آنے والی امت کے شاھد ہیں اس لئے آپ نے فرمایا:

فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ.

اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھ رہا ہوں۔

اللہ وحدہ لاشریک نے جب حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو شاھد بنایا تو اس کا مکمل انتظام بھی فرمایا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشاد ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ . قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ : فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَتِىْ فَعَلِمْتُ مَافِى السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِىْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش فرماتے ہیں کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے عزت وجلال والے رب کا احسن صورت میں دیدار کیا اس نے مجھ سے پوچھا ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔

میں نے عرض کی (اے میرے رب!) تو بہتر جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میرے کندھے کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں تھا مجھے اس کا علم ہو گیا۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۲۳۵) جلد۵ صفحہ۳۶۸

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۷۹) جلد۱ صفحہ۳۳۷

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۷۲۵) جلد۱ صفحہ۲۲۵

قال الالبانی: حدیث صحیح

مصابیح السنہ رقم الحدیث (۵۱۲) جلد۱ صفحہ۲۹۰

(یہ بیان فرما کر) نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرٰهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ.

اور ایسے ہی ہم نے مشاہدہ کروایا ابراہیم (علیہ الصلاۃ والسلام) کوملکوت السموات والارض کا تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے جتنا غور ہوگا اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے یقیناً وہ لمحات بہت قیمتی ہیں جب ان کے پروردگار کا انہیں دیدار نصیب ہوا۔

وہ معبود حقیقی جس کی خاطر غار حرا کی خلوتوں میں مناجات کے کیف بکھیرے اسی جبل نور پر دعاہائے نیم شبی کا طویل سلسلہ ہوا جس اللہ کیلئے آپ نے اپنا آرام چھوڑا نرم وگداز بستر کو خیر باد کہا گھر چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی میں قیام کیا۔

جس معبود حقیقی کیلئے مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی پھر مدینہ منورہ کی دس سالہ زندگی بھی آرام وسکون کی زندگی نہیں بلکہ وہ زندگی گھوڑوں کی پیٹھ پر اور تلوار کی چھاؤں میں بسر کی۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر اور پیوند والے کپڑے پہن کر وقت گزارا، کیوں اور کس لئے فقط اس لئے کہ یہ آپ کے معبود کا حکم تھا اور اس اللہ کے فرمان کی تعمیل تھی۔

آج وہی اللہ احسن صورت میں جلوہ گر ہے اس وقت مازاغی نگاہوں کا کیا عالم ہوگا جب سامنے جلوہ الٰہی ہوگا اور پھر اللہ آج دریائے جود وسخا بہانے پر ہے اپنا قدرت کا ہاتھ اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے کندھوں کے درمیان رکھا اس خزانے لٹانے والے اللہ نے

اس حالت میں اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو کیا دیا ہوگا اس کی ماوشما کو کیا خبر رحمت دوعالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے صرف اتنا فرمایا کہ مجھے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس ہوئی۔ اس ٹھنڈک پر زندگی کی ساری بہاریں قربان جائیں بلکہ عالم بالا و پست کی ہر نعمت نثار جائے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ زبان مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کھلی اور صرف اتنا بیان کیا کہ

مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہوگیا۔

جب معلم خود اللہ ہو علم وحکمت سے لبریز کرنے والا خود خالق مالک ہو تو اس علم کی وسعت گہرائی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنا قدرت کا ہاتھ جس کے کندھوں میں رکھے اور اس کی ٹھنڈک سینے میں محسوس ہو۔

اور جو خود کہہ دے اللہ کی اس عطا سے مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہوگیا۔ اس ذات اقدس کے علم وعرفان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اس کی شان سخاوت کا مقام کیا ہوگا۔

اسی لئے تو مفسر قرآن علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

یہ ہے ''کل عالم کا شاھد'' کے منصب پر فائز ہونے والے کو شاھد بنایا جا رہا ہے جب اس منصب پر فائز فرمانے والا اللہ ہو اور اس کے لئے براہ راست علم وعرفان عطا فرمانے والا بھی اللہ ہو تو پھر کس چیز کی کمی رہ جائے گی۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے معائنہ ومشاھدہ کا اندازہ ان ارشادات گرامی سے لگائیے:

حَدَّثَنِی أَبُوْزَیْدٍ قَالَ صَلَّی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا ھُوَ کَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوزید بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ صلاۃ الظہر آ گئی پس آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلاۃ (نماز) پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک صلوٰۃ العصر آ گئی پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلوٰۃ العصر پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

پس آپ نے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا (ما کان اور ما ھو کائن) کی ہمیں خبر دی پس جو ہم میں (اس خطبہ مبارکہ کو) زیادہ یاد رکھنے والا تھا وہ ہم میں زیادہ عالم بن گیا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۳۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۹
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۸۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۸۵۵۴)	جلد ۵	صفحہ ۶۸۵
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۱

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَاماً مَاتَرَكَ شَيْئاً يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَالِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَانَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْئ قَدْنَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَايَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَارَآهُ عَرَفَهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۳۶)	جلد ۱۵	صفحہ ۵
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۶۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۵۴۶)	جلد ۵	صفحہ ۶۸۶
قال الحاکم:	ھذاہ حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۶۵ (الفاظ مختلف)
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۴۲۱۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۳
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح		
مسند ابی داؤد الطیاسی	رقم الحدیث (۴۳۳)		صفحہ ۵۸

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ-رضی اللہ عنہ-روایت فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اس وقت سے لے کر قیامت کے وقوع تک ہونے والی ہر چیز کا ذکر کر دیا اور کسی کو ترک نہیں فرمایا جس نے انکو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے انکو بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔

میرے یہ اصحاب اس واقعہ کو خوب جانتے ہیں۔

ان میں سے بعض چیزوں کو بھول گیا تھا لیکن جب میں نے انکو دیکھا تو یاد آ جاتی ہیں جس طرح کوئی شخص کسی کا چہرہ دیکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم میں مروی یہ احادیث مقدسہ بتاتی ہیں کہ

اللہ کے مقرر کئے ہوئے ''شاھد''-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے لئے قیامت تک تمام عالم آئینہ کی طرح رکھ دیا گیا ہے اس کائنات کی کوئی چیز نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی نگاہ پاک سے پوشیدہ نظر نہیں آتی۔

مزید اطمینان قلب کیلئے بخاری شریف میں مروی ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاماً فَاَخْبَرَنَا مِنْ بَدْإِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِكَ مَنْ حَفِظَ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ.

ترجمة الحديث:

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- بیان فرما رہے تھے:

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے تھے پس حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ابتداء خلق سے لے کر اہل جنت کے اپنی جنتوں میں داخل ہونے اور اہل نار کے اپنی منازل میں وارد ہونے تک ہمیں بتادیا پس جس نے اسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس کے مقدر میں اسے بھول جانا تھا وہ اسے بھول گیا۔

سبحان اللہ! اللہ کے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی وسعت علم کو دیکھئے۔ ایک مجلس میں ابتداء خلق سے لے کر جنتیوں کے جنت جانے تک سب کچھ بیان کردیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۹۲)	جلد۲	صفحہ۹۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۴۰)	جلد۱۴	صفحہ۱۰۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۴۲۳)	جلد۴	صفحہ۱۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۹۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۸۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۹۰)	جلد۳	صفحہ۳۰۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۷۰)	جلد۸	صفحہ۳۱

ایک ہی مجلس میں یہ سب کیسے ممکن ہوا؟

اسے ہی تو معجزہ کہتے ہیں۔ایک نبی سے خرق عادت کا ظہور معجزہ کہلاتا ہے۔ہمارے آقا و مولیٰ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی ذات اقدس سراپا معجزہ ہے اگر حیران ہونا ہوتو ان خوش قسمت افراد پر حیران ہوئیے جنہوں نے اسے یاد رکھا۔نبی کریم کی شان مبارک تو وراء ہے۔آپ کے کتنے (اس مجلس میں شریک ہونے والے) ہی غلام ایسے ہونگے جو قیامت تو کیا قیامت کے بعد بھی جنتیوں کے جنت جانے تک ہر چیز کو جانتے ہیں۔

صاحب سر رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حذیفہ بن الیمان -رضی اللہ عنہ- کی زبانی بھی سماعت فرمائیے:

قَالَ حُذَیفَةُ بنُ الیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ : وَاللّٰہِ اِنِّی لاَعلَمُ النَّاسِ بِکُلِّ فِتنَةٍ ھِیَ کَائِنَة" فِیمَا بَینِی وَبَینَ السَّاعَةِ وَمَابِیَ اِلاّ اَن یَکُونَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَسَرَّ اِلَیَّ فِی ذَالِکَ شَیئاً لَم یُحَدِّثہُ غَیرِی.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد۵	صفحہ۴۱۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۶۳)	جلد۳	صفحہ۴۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۸۴)	جلد۱۶	صفحہ۵۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۵۲)	جلد۱۶	صفحہ۶۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۵۰۲)	جلد۵	صفحہ۶۶۶
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحدیث:

حضرت حذیفہ بن الیمان -رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سے سب سے بڑا جاننے والا ہوں ہر اس فتنے کا جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے۔ اس علم کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ حضور رسول اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے بطور راز وہ کچھ بتایا ہے جو کسی اور کو نہیں بتایا۔

-☆-

اللہ وحدہ لاشریک کے ''شاھد اعظم'' حضور سید العالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- قیامت تک ہونے والے ہر فتنہ سے باخبر ہیں اور اپنے خصوصی صحابہ کرام -رضی اللہ عنہ- کو اس کی خبر بھی دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ مرتبہ دینے والا اللہ ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک نے جب یہ مرتبہ اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو عنایت فرمایا تو پورے طور پر عنایت فرمایا اس سلسلہ میں جو عوارض لاحق ہو سکتے تھے ان کا بھی مداوا فرما دیا۔

جو انسان مشاھدہ کر رہا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ بیدار ہو اگر وہ سویا ہوا ہو تو مشاھدہ کیسا؟

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آرام بھی فرماتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے اس حالت میں بھی آپ کے مشاھدہ میں انقطاع نہیں ہوا۔

ایک اور فرمان رسول ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِی سَلْمَة بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : اَنَّہٗ سَالَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَیْفَ کَانَتْ صَلاةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی رَمْضَانَ؟

قَالَتْ : مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِی رَمْضَانَ وَلاَ فِی غَیْرِہٖ إِحْدَی عَشَرَةَ رَکْعَةً یُصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلاَ تَسَالُ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَطُوْلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعاً فَلاَ تَسَالُ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَطُوْلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلاثاً

قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ؟

قَالَ یَاعَائِشَةُ۔ إِنَّ عَیْنِی تَنَامُ وَلاَ یَنَامُ قَلْبِی.

صحیح سنن نسائی		جلد۱	صفحہ۳۷۱
قال النسائی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۹۳)	جلد۳	صفحہ۲۳۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۴۷)	جلد۱	صفحہ۳۴۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۱۳)	جلد۲	صفحہ۵۹۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۰۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۳۹)	جلد۲	صفحہ۳۰۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۱۳۴۱)	جلد۱	صفحہ۴۲۶
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۱۳۴۱)	جلد۱	صفحہ۳۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۷۱۹)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین -رضی اللہ عنہ- اسے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی رمضان المبارک میں نماز تہجد کے بارے میں سوال کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہ- انے فرمایا: حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نماز تہجد رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پہلے چار رکعت (نماز تہجد) ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں استفسار مت کر۔ پھر چار رکعت (صلاۃ التھجد) ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں استفسار مت کر پھر آپ تین رکعت (نماز وتر) ادا فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہ- ابیان فرماتی ہیں: میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے استفسار کیا! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھ سو جاتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔

-☆-

انسان جب سوتا ہے اسے کسی چیز کی خبر نہیں رہتی لیکن حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سوتے ضرور ہیں لیکن سونے میں بھی باخبر ہیں۔ آپ کا دل انور جاگ رہا ہوتا ہے اور جس ذات اقدس -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دل انور ہمیشہ جاگتا رہے ان کی شان شہادت اور ان کے علم وعرفان کا عالم کیا ہوگا۔

کُل شئی کا مشاہدہ

قَالَ(رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ):

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ فَإِذَا رَأَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوا حَتّٰی یُفْرَجَ عَنْکُمْ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم:

رأَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا کُلَّ شَیْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَیْتُمُوْنِیْ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ قِطْفاً مِنَ الْجَنَّۃِ حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَیْتُ جَھَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضاً حِیْنَ رَأَیْتُمُوْنِیْ تَأَخَّرْتُ.

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۶۸)	جلد۳	صفحہ۱۳۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۴۶)	جلد۱	صفحہ۳۱۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۰۱)	جلد۲	صفحہ۳۰۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۶۳)	جلد۲	صفحہ۱۱۰

قال محمود محمد محمود: الحدیث متفق علیہ

قال بشار عواد: اسنادہ صحیح

....

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو گرہن نہ کسی کی موت سے لگتا ہے اور نہ کسی کی حیات سے پس جب تم اس گرہن کو دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ تم سے گرہن دور کر دیا جائے۔اور حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(1051)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۶۶۹۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۰۲
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۳۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۵
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۳۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۴
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۳۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۹
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث(۱۳۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۸۴۲)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۸۴۵)	جلد ۷	صفحہ ۸۸
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث(۱۱۴۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۳
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث(۱۱۴۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۵
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

ارشادفرمایا: میں نے اپنے اس مقام میں ہراس چیز کودیکھ لیا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے تم نے مجھے دیکھا جب میں آگے بڑھا تو میں نے ارادہ کیا کہ جنت سے ایک گچھا پکڑلوں اور جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تو میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض بعض کو کھائے جارہا ہے۔

-☆-

اس مقام میں کیا خصوصیت تھی اسے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ مبارکہ

رأیتُ فِی مَقَامِی هٰذَا کُلَّ شَیْءٍ وعِدْتُمْ

میں نے اپنے اس مقام میں ہراس چیز کا مشاہدہ کرلیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

بتاتے ہیں کہ یہ مشاہدہ کچھ خصوصیات رکھتا ہے جس ذات اقدس کی نگاہوں کے سامنے ہر چیز ہو اگر وہ کبھی ایسا فرمادے تو اس میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور اللہ اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی حکمتوں سے ہر ایک کا واقف ہونا ضروری نہیں ہے۔

مشارق ومغارب کا مشاہدہ

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰه صَلّٰى اللّٰه عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوَّىٰ لِيَ الأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الاحمر وَالأَبْيَضَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان -رضی اللہ عنہ- بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد۵	صفحہ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲)		جلد۱	صفحہ۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۲	صفحہ۴۹۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۳	صفحہ۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۴)	جلد۱۶	صفحہ۲۹۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد۴	صفحہ۴۷۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۷۹)	جلد۹	صفحہ۲۶۹

یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے سونا اور چاندی دونوں خزانے عطا فرمائے۔

-☆-

زمین کا خالق و مالک اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس زمین میں جیسا تصرف چاہے کر دے کسی کی کیا مجال کہ لب کشائی کر سکے۔

وَالاَرْضَ فَرَشْنَاهَافَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ.

اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے پس ہم بہت اچھے بچھانے والے ہیں۔

اس پھیلی ہوئی زمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے جمع بھی فرمادیا ہے اور آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نگاہ پاک سے اس کا کوئی بھی گوشہ پوشیدہ نہیں۔

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس کے مشرق ومغرب کا مشاہدہ بھی فرمایا یعنی کل زمین کا مشاہدہ فرمایا۔

فَرَأَيْتُ مَشْرِقَهَا وَمَغْرِبَهَا.

میں نے اس کے مشرق ومغرب کو دیکھ لیا ہے نہیں فرمایا بلکہ فرمایا:

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کا مشاہدہ کرلیا۔ ہر دن کے سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کی جگہ کو دیکھ لیا جو نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس باریک بینی کا خیال رکھے اس کے مشاہدہ کا عالم کیا ہوگا۔

اس حدیث پاک میں قیامت تک آنے والے مشارق ومغارب کا مشاہدہ بھی مراد ہوسکتا ہے۔

یعنی اے میری امت! جب میں نے زمین کا مشاہدہ کیا تو فقط ایک لمحہ کیلئے مشاہدہ نہیں کیا قیامت تک آنے والا ہر دن اور آنے والی ہر رات میری نگاہوں کے سامنے ہے۔اس حدیث پاک میں الارض سے زمین ہی نہیں بلکہ زمین کے باسی بھی مراد ہوسکتے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس زمین میں بسنے والی ہر قوم کے مشرق،عروج اور مغرب،زوال کو دیکھ لیا ہے کسی بھی قوم کا عروج وزوال میری نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو
قبر میں صلاۃ (نماز) پڑھتے ہوئے دیکھنا

عَنْ أنس بْنِ مَالكٍ: أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
أتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام عِنْدَ الكَثِيْبِ الأحْمَرِ وَهُوَ قَائِم" يُصَلّي فِي قَبْرِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا جس رات مجھے سیر کروائی گئی (معراج کی رات) میں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاں آیا کثیب احمر کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے صلاۃ (نماز) ادا فرما رہے تھے۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۴۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۸۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۴۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نگاہ پاک کا کمال دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے مزار کے اندر ہیں آپ انکی جملہ کیفیات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

وہ صلاۃ (نماز) پڑھ رہے ہیں اس کا بھی مشاہدہ اور وہ حالت قیام میں ہیں اس کا بھی مشاہدہ ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہ الصلاۃ والسلام اپنے اپنے مزار مقدسہ میں زندہ ہیں اور جب چاہیں صلوات (نمازیں) بھی ادا فرماتے ہیں اور اسی حدیث پاک سے یہ بات بھی یہاں عیاں ہوتی ہے کہ بزرگانِ دین کے مزارات پر جانا خود نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ ہے۔

قبر میں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی لیکن حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر قبر ایک جیسی نہیں ہوتی کسی کی قبر بند پنجرہ ہوتی ہے لیکن انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام اور انکے طفیل خصوصی اطاعت گزاران کے مزارات جنت کے باغات ہوتے ہیں اور تا حد نگاہ کشادہ ہوتے ہیں۔

فلاں کافر کہاں گر کر مرے گا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كُنّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَاعَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالأَمْسِ قَالَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْشَاءَ اللّٰهُ. غَداً قَالَ عُمَرُ : وَالَّذِىْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَااَخْطَأُوْ اتِكَ فَجُعِلُوا فِىْ بِئْرٍفَاَتَاهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَافُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، يَافُلَانُ بن فلان هَلْ وَجَدْتُمْ مَاوَعَدَرَبُّكُمْ حَقّاً فَاِنِّىْ وَجَدْتُ مَاوَعَدَنِى اللّٰهُ حَقّاً فَقَالَ عُمَرَ : تُكَلِّمُ اَجْسَادَ الا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ : مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَااَقُوْلُ مِنْهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- بیان کرتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے آپ

سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۰)	جلد۴	صفحہ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۳)	جلد۲	صفحہ۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۱۰)	جلد۸	صفحہ۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۹۴

(حضرت عمر-رضی اللہ عنہ-) نے اہل بدر کے بارے میں باتیں بتانا شروع کر دیں۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا: حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے غزوہ بدر سے ایک دن قبل ہمیں کافروں کے گرنے کی جگہیں دکھا دیں۔

آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرماتے تھے: انشاء اللہ کل یہاں فلاں کافر گر کر مرے گا۔

حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! مرنے والے کافر (آپ کی نشان والی جگہ سے) ذرا بھی اِدھر اُدھر گر کر نہ مرے (بلکہ عین اسی جگہ گر کر مرتے رہے) پس ان کافروں کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ پس نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ان کے پاس آئے پس آپ نے ندا دی:

اے فلان بن فلان! اے فلاں بن فلاں!

جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پایا؟ مجھ سے تو جو میرے رب نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے حق پایا۔ حضرت عمر نے عرض کی! آپ ایسے جسموں سے گفتگو کر رہے ہیں جن میں ارواح نہیں ہیں۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

-☆-

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَامَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

پس حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- (میدان بدر میں) اپنا دست مبارک زمین پر یہاں اور وہاں رکھتے جاتے اور فرماتے اس جگہ فلاں کافر گر کر مرے گا۔

حضرت عمر نے فرمایا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے نشان سے ایک کافر بھی اِدھر اُدھر نہیں ہو کر گرا (بلکہ نشان کے اوپر گرا)۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۹)	جلد۴	صفحہ۵۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۶۴۸)	جلد۱۱	صفحہ۲۵۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۲۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۱۳۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۲۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۴
قال الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۸۱)	جلد۲	صفحہ۶۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۸۱)	جلد۲	صفحہ۱۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

کسے کیا خبر ہوتی ہے کہ کون کہاں مرے گا اور کب مرے گا لیکن حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شاھد بنایا کہ آپ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نگاہ سے اتنی بات بھی پوشیدہ نہ رہی بلکہ آپ نے اپنے ہاتھ سے نشان لگا لگا کر بتایا کہ یہاں فلاں مرے گا یہاں فلاں مرے گا یہاں سب علوم کی اہمیت اپنی جگہ مگر علم نبوت کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ مردے سنتے ہیں دیکھئے مکہ کے بدترین مشرک جنہوں نے حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے جنگ کی آپ کے خلاف تلوار اٹھائی، حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ان کو سنانے کیلئے کلام فرمایا یہ الگ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے تو ایک مومن وموحد کی سماعت کا عالم کیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ کے کرم سے کوئی بعید نہیں کہ مومن کامل الایمان اپنی قبر میں قبر پر آنے والوں کے کلام کو سنے بھی اور اسکا جواب بھی دے۔

اس بات کا مشاہدہ کہ
سرزمین عرب میں شرک نہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنِ قَدْ أَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ بِاَرْضِكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّهٗ قَدْرَضِيَ مِنْكُمْ بِمَاتَحْقَرُوْنَ.

ترجمة الحديث:

یقیناً شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ تمہاری زمین (سرزمین عرب) میں شرک کیا جائے۔

-☆-

نگاہ نبوت کے سامنے قیامت تک آنے والی تمام اشیاء عیاں ہیں اس پاک نگاہ سے کوئی فتنہ وفساد بھی پوشیدہ نہیں ہے۔شیطان اوراس کے کارنامے بھی ظاہر ہیں۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة / رقم الحديث (۴۷۱)		جلد ۱	صفحہ ۷۶۳
قال الالبانی:	هذا اسناده صحيح علی شرط الشيخين		
جامع الاصول	رقم الحديث (۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲ (مفصلاً)
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۷۹۵)	جلد ۹	صفحہ ۵
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
حلية الاولياء		جلد ۸	صفحہ ۲۵۷

رسول عربی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کس واضح انداز سے بیان فرمادیا ہے کہ سرزمین عرب میں شرک نہیں ہوگا۔اس زمین کو اس درجہ پاک کردیا گیا ہے کہ شیطان جو اپنے کام میں اتنا ماہر ہے کبھی بھی مایوس نہ ہوتا لیکن عرب کی پاک سرزمین سے مایوس ہوچکا ہے کہ اسے پھر شرک کی جانب مائل کرسکے۔

اس حدیث پاک سے بالکل عیاں ہوا۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے زمانہ اقدس سے لے کر اب تک جو کچھ عرب کی پاک سرزمین میں ہوتا رہا اسے اور تو سب کچھ کہہ سکتے ہیں شرک نہیں کہہ سکتے۔محمد عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے غلام کلمہ طیبہ **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے دلدادہ کبھی بھی شرک جیسے قبیح وصف سے متصف نہیں ہوتے۔

صدیوں تک محیط ان فرزندان اسلام کا

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے روضہ مبارکہ پر حاضری دینا

وہاں مواجہ شریف میں دست بستہ گردن جھکا کر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی جانب رخ کرکے صلوٰۃ والسلام کا نذرانہ پیش کرنا۔

ریاض الجنۃ اور حرمین شریفین کی جانب بیٹھ کر نہایت ادب واحترام سے دلائل الخیرات شریف اور دیگر وظائف کا پڑھنا۔

ادب سے جھکتے،شوق سے بڑھتے ہوئے عالم وارفتگی میں نور بھری جالیوں کو بوسے دینا۔

شاہانِ وقت کے قالب ملبوس پاک روحوں کا روضہ مبارک پر گنبد خضراء تعمیر کروانا اور اسکے رنگ وروغن کا اہتمام کرنا۔عین اسلام ہے اور اس کا بقول رسول مقبول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- شرک سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر امتی شرک سے پاک ہوگا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللّٰہ علیه و آلهٖ وسلم خَرَجَ يَوْماً فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أحَدٍ صَلاتَهُ عَلَى المَيّتِ ثُمَّ أنْصَرَفَ اِلى الْمِنبَرِ فَقَالَ:

إِنِّى فَرَط" لَكُمْ وَأنَا شَهِيْد" عَلَيْكُمْ وَإنِّى وَاللّٰه لأنْظُرَ إلَى حَوْضِى الانَ إنِّى اُعْطِيتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ أومَفَاتِيْحَ الأَرْضِ وَإنِّى وَاللّٰهِ مَاأخَافُ عَلَيْكُمْ أنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِى وَلٰكِنْ أخَافُ عَلَيْكُمْ أنْ تَنَافَسُوافِيْهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۸۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۱
المعجم الکبیر الطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۷۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰

قال المحقق: ھذا حدیث متفق علی صحتہ

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر-رضی اللہ عنہ-بیان فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اپنے کاشانہ اقدس سے نکلے (میدان احد پہنچے) اور شہداء احد کی قبروں پر صلاۃ الجنازہ (نماز جنازہ) ادا فرمائی پھر واپس تشریف لا کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے ارشاد فرمایا:

میں تمہارے لئے فرط ہوں۔ (فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے آگے جا کر ان کے دانہ چارہ کھانے پانی کا انتظام کرتا ہے) اور میں تم پر شہید ہوں۔

اور اللہ کی قسم! بے شک میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔

اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔

اور اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۷۲۷۷) — جلد ۱۳ — صفحہ ۳۴۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مصابیح السنہ — رقم الحدیث (۴۶۶۲) — جلد ۴ — صفحہ ۱۳۰

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۵۹۵۸) — جلد ۳ — صفحہ ۱۶۷۹

قال الالبانی: متفق علیہ

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۲۹۶) — جلد ۴ — صفحہ ۴۷

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۳۱۹۸) — جلد ۷ — صفحہ ۴۷۲

قال الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم طلب دنیا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

-☆-

بخاری شریف کی اس روایت میں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قیامت تک آنے والے اپنے تمام امتیوں کو کلمہ طیبہ **لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** (-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-) کا ورد کرنے والوں کو صلاۃ وصوم (نماز، روزہ) کے پابند فرزندان اسلام کو اپنی نگاہ کرم سے دیکھ لیا ہے ان کے شرک نہ کرنے پر مہر ثبت فرما دی ہے۔ اور اس بات کو اللہ کی قسم کہہ کر بیان فرمایا ہے۔

اب دنیا بھر میں بسنے والے محمد عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے غلام، توحید و رسالت کا اقرار کرنے والے فرزندان اسلام مشرک نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنے اسلاف، اپنے بزرگوں کی یاد جس رنگ سے منائیں ان کا ادب واحترام جس طریقہ سے بھی کریں وہ شرک نہیں ہے۔

ورقہ بن نوفل کی

جنت کا مشاہدہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا وَرَقَةَ فَاِنِّي رَاَيْتُ لَهٗ جَنَّةً اَوْ جَنَّتَيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشادفرمایا:

ورقہ کو گالی نہ دو میں نے اسکی ایک جنت کا مشاہدہ کیا ہے یا میں نے اس کی دو جنتوں کو دیکھا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔غار حرا کی خلوتوں میں معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے کہ آپ کے پاس حق آ گیا، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی الٰہی لے کر آئے۔

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۲۶۷) جلد۳ صفحہ۵۰۹
وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس وحی کو لے کر گھر آئے اور فرمایا:

زَمِّلُوْنِیْ ، زَمِّلُوْنِیْ

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

افاقہ کے بعد حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہ-اسے تمام ماجرا بیان فرمایا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہ-انے جواباً فرمایا:

كَلاَّ وَاللّٰهِ مَايُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَداً اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں فرمائے گا۔آپ کا تو شیوہ صلہ رحمی ہے، ناداروں کا بوجھ برداشت کرتے ہیں جن کے پاس کچھ نہ ہو آپ اپنے ہاتھ سے کما کر ان کی مدد کرتے ہیں۔آپ مہمانوں کی خوب مہمان نوازی کرتے ہیں اور جن پر حق کی خاطر مصائب آئیں آپ ان کی اعانت ودستگیری کرتے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہ-ا آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سیرت طیبہ کا صحیح نقشہ پیش کرنے کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔

ورقہ موصوف حضرت خدیجہ-رضی اللہ عنہ-اکے چچازاد بھائی تھے اور زمانہ جاھلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اس وقت یہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ-رضی اللہ عنہ-انے ان سے کہا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

کی بات سنیئے ۔حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے تمام سرگزشت بیان فرمادی اس پر انہوں نے جواب دیا:

هَـذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَالَيْتَنِيْ فِيها جزعاً يَالَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيّاً اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ.

یہ وہ وحی لانے والا مقدس فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمایا۔اے کاش میں جوان ہوتا ،اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکال دے گی۔

حضور نے ان سے پوچھا:

کیا وہ مجھے مکہ سے نکال دیں گے؟

اس پرانہوں نے جواب دیا:

ہاں وہ آپ کو مکہ سے نکال دیں گے۔کیونکہ جو آپ لے کر آئے ہیں ایسا جو بھی لایا ہے اس سے دشمنی روا رکھی گئی۔اگر میں وہ دن پاؤں تو آپ کی بھرپور مدد کرونگا۔

اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد ہی ورقہ کا انتقال ہوگیا۔

اسی ورقہ بن نوفل کے بارے میں نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

لاتَسُبّوا وَرْقَةَ فِانِّي رَاَيْتُ لَه' جَنَّةً.

ورقہ کو گالی نہ دو میں نے اس کی جنت کا مشاہدہ کرلیا ہے۔

ورقہ بن نوفل نے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اعلان نبوت کا زمانہ نہیں پایا بلکہ اس سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی جارہی ہے بلکہ ان کی

جنت کو دیکھا جارہا ہے ان میں یہی خوبی تھی کہ انہوں نے نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو اچھے لفظوں سے یاد کیا اور آپ کے بارے میں بہتر گمان کیا۔

اے نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے غلام اور آپ کے امتی! تو بھی اپنے آقا ومولیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو یاد کرلے ان کی تعریف وتوصیف سے اپنی زبان معطر کرلے ان کی محبت وچاہت سے اپنا سینہ منور کرلے تو سن لے نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تجھ پر بھی کرم کریں گے۔

اگر آپ نے ورقہ کی جنت کو دیکھا ہے تو تو بھی محروم نہیں ہوگا۔بلکہ نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔تیری جنت کو بار بار محبت سے دیکھتے ہیں۔تمام اہل جنت کے نام مع ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام جانتے ہیں۔

اھل جنت اور اھل نار کے نام

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰه عَنه قَالَ:

خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِهٖ کِتَابَانِ فَقَالَ آتَدْرُوْنَ مَاهٰذَا نِ الْکِتَابَانِ؟ فَقُلْنَا لاَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلاَّ اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هَذا کِتَاب" مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی آخِرِهِمْ فَلا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلاَ یُنْقَصُ مِنْهُم اَبَداً ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهِ هَذا کِتَاب" مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّار وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی آخِرِهُمْ فَلاَ یُزَادُ فِیْهِمْ وَلاَ یُنْقَصُ مِنْهُمْ.

سلسلة الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۴۸)		جلد۲	صفحہ۵۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۶۳)	جلد۶	صفحہ۱۳۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ۱۶۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۵۷۷)	جلد۸	صفحہ۸۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴۱)	جلد۴	صفحہ۴۴۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۲۵)	جلد۶	صفحہ۳۴۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟

ہم نے عرض کی نہیں یارسول اللہ! ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ آپ ہمیں بتادیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔

تو آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی۔

یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے اس میں تمام جنتیوں کے نام ان کے آباء اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔ پھر ان کے آخر میں ٹوٹل لگا دیا گیا ہے پس ان ناموں میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کبھی کمی ہوگی۔

پھر آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی۔

یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے اس میں تمام اہل نار کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں پھر ان کے آخر میں کل تعداد لکھ دی گئی ہے پس ان میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

-☆-

سُنَّةُ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ

عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ اَزْكٰهَا

نشانِ بندگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

اللہ رب العزت نے تمام اہل ایمان پر اپنی اور اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری ضروری قرار دی ہے۔

یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَاتُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ۔[1]

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرواور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرواور (اطاعتِ خدااور رسول سے روگردانی کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

-☆-

نیک اور صالح عمل وہی ہے جس پر اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی چھاپ ہوگی لیکن وہ عمل جو صورۃً تو نیک محسوس ہو لیکن اس پر اطاعتِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی جھلک نظر نہ آئے تو وہ حقیقۃً نیک نہیں ہے۔

---

(۱) سورہ محمد ۴۷/۳۳

ہر نیک وصالح عمل کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہیئے کہ اس عمل کو ہمارے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے کوئی نسبت ہے بھی یا نہیں اگر اس عمل کا تعلق حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی تعلیمات وشریعت سے ہے تو وہ عمل یقیناً نیک ہے لیکن اگر اس کا تعلق حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی تعلیمات سے نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے موافق ہے تو وہ عمل کسی صورت بھی اعمال صالحہ کی فہرست میں شمار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے **اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ** اللہ کی اطاعت کرو اور حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

حکم الٰہی ماننا ہی بندگی ہے آیئے اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو اپنی حیات کا مشن بنائیں اور اطاعتِ رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس عالم رنگ وبو میں وقت گزاریں تو یقیناً اس زندگی کے جملہ لمحات بندگی میں شمار ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں گے۔

ہدایت یافتہ

قُل اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیکُمْ مَاحُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا تَھْتَدُوا وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلاَغ۔[1]

ترجمہ:

(اے میرے حبیب) فرمادیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی۔پھر اگر تم منہ پھیرلو (تو سن لو) رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جوان پر لازم ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے تو اگر تم رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاجاؤ گے اور رسول اللہ کے ذمہ اللہ کا پیغام واضح پہنچادینا ہے۔

-☆-

ایک مومن ومسلم روزانہ پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے اس کی بندگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے۔ صلاۃ کی ادائیگی کے دوران حالت قیام میں وہ عرض کرتا ہے **اِھْدِنَاالصِّراطَ الْمُسْتَقِیْمَ**۔ اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔

ھدایت وہ نعمت ہے جس کیلئے روزانہ صلاۃ کی ہر رکعت میں اللہ ذوالجلال سے عرض کی جاتی ہے۔

---

(۱) سورہ النور ۲۴/۵۴

اس خالق و مالک کا فرمان ہے: اِنْ تُطِیْعُوا تَھْتَدُوا اگرتم اطاعت خدا اور اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اختیار کرو گے تو ھدایت پا جاؤ گے۔گویا ھدایت اسے ہی نصیب ہے جو حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے ارشادات پر عمل کرتا ہے سنت مصطفیٰ کا گرویدہ ہے اور آپ ہی کی اتباع میں روز و شب گزارتا ہے۔

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔[1]

ترجمہ:

(اے اہل ایمان) نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

-☆-

---

(۱) سورہ المجادلہ ۵۸/۱۳

کامیاب وکامران

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقِهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ.[1]

ترجمہ:

اور جس (خوش نصیب) نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اسی کا تقویٰ اختیار کیا بس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

-☆-

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً.[2]

ترجمہ:

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی تو یقیناً وہ بہت بڑی کامیابی لے کر کامیاب ہوا۔

غور کیجئے! اللہ رب العزت اپنی اور اپنے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت و فرمانبرداری کا کس احسن طریقے سے حکم دے رہا ہے۔

پھر وہ خوش بخت افراد جو اللہ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کو اپنا

---

(۱) سورہ النور ۲۴/۵۴

(۲) سورہ الاحزاب ۳۳/۷۱

شیوہ بناتے ہیں۔اللہ ان کی واضح کامیابی کا اعلان فرماتا ہے۔ایسے افراد کیلئے کامیابی تو ہے لیکن ادھوری نامکمل اور نا تمام کامیابی نہیں بلکہ عظیم کامیابی ہے جس کامیابی کو اللہ تعالیٰ عظیم فرماتا ہو اس کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

انبیاء وصدیقین/ شھداء وصالحین
کی معیت میں

وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقاً۔[1]

ترجمہ:

اور جو اللہ اور رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ (خوش نصیب) ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

-☆-

اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت سے سرشار لوگ تنہا نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انعام یافتہ لوگوں کی معیت نصیب ہے۔

وہ آدمی جسے کسی بڑے افسر کی معیت نصیب ہو اسکی چال ڈھال سب سے جدا نظر آتی ہے تو وہ اللہ کا پیارا بندہ جسے انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی معیت نصیب ہو اسکی قسمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

---

(۱) سورۃ النساء ۴/۶۹

اے مسلم بھائی! اس آدمی کو حقیر نہ سمجھنا جو اللہ اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت وفرمانبرداری میں مگن ہے وہ کہیں تنہا بھی بیٹھا ہو تو اسے تنہا نہ سمجھنا حکم الٰہی کے مطابق اسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہے اس خوش نصیب کی عظمت پر قربان جائیں جو تنہا ہو کر بھی تنہا نہیں بلکہ انبیاء وصلحاء کی ارواح مقدسہ ہر وقت اسکی نگرانی کرتی ہیں۔

فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ.

اللہ اور اسکے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام فرمایا۔

یہ معیت یہ سنگت عارضی اور ناپائیدار نہیں اور نہ ہی زمان ومکان کی حدود میں مقید ہے۔ اللہ کے وعدہ کے مطابق وہ جہاں بھی جائیں جس جہاں میں جائیں اس پاکیزہ سنگت ومعیت سے محروم نہیں ہوں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

جنتوں میں ابدالآباد تک قیام

وَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا وَذَالِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔[1]

ترجمہ:

اور جو اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی ان جنتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سن لیجئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

اُخروی کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی اطاعت وہ سرمایہ ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اسے اُخروی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا عمدہ ہے۔

ایسی جنتیں نصیب ہوں گی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔

یہ جنتیں دو چار یا دس بیس سال کی بات نہیں اطاعت الٰہی اور اطاعت مصطفوی -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- سے سرشاران جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

---

(۱) سورۃ النساء۴/۱۳

قران کریم میں جا بجا اللہ اور اس کے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کا حکم ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کیا چیز ہے؟ اور کس وقت کہا جائے گا کہ یہ آدمی اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ بغوی لکھتے ہیں:

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ فِيْ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالرَّسُوْلَ فِي السُّنَنِ۔[1]

جس نے اللہ کی اطاعت کی فرائض کی ادائیگی میں اور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کی سنن کی ادائیگی میں۔

-☆-

گویا علامہ موصوف کے مطابق فرض ادا کرنا اللہ کی اطاعت اور سنتیں ادا کرنا رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت ہے۔

لیکن اگر براہ راست قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی جائے تو مفہوم بالکل نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔[2]

اور جس نے (اللہ کے) رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کرلی۔

یعنی اللہ کی اطاعت اور رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ جس خوش نصیب نے رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت و فرمانبرداری کی تو خود بخود اس سے اللہ کی اطاعت بھی ہوگئی۔

---

(۱) معالم التنزیل (تفسیر بغوی) جلد ا صفحہ ۴۵۰

(۲) سورۃ النساء ۴/۸۰

وصف ایمان سے متصف

فَلا وَرَبِّکَ لا یُؤمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لا یَجِدُوا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوا تَسْلِیْماً.[1]

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) مجھے قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ مان لیں ان جھگڑوں میں جو ان میں پیدا ہو جائیں پھر وہ (آپ کے فیصلہ پر) اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور دل و جان سے آپ کے فیصلے کو قبول کر لیں۔

-☆-

اطاعت رسول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے یہ کتنا بلیغ اور مؤثر انداز ہے۔ اس درج بالا ارشاد گرامی کو بار بار پڑھیئے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہوگی کہ اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہی سب کچھ ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے احکامات کو ماننا ہی ایمان ہے۔

اگر کوئی بدنصیب اطاعت رسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے روگردانی کرتا ہے تو کام کھول کر سن لے کہ ایمان بھی اس سے رخصت ہو چکا ہے۔

---

(۱) سورۃ النساء۴/۶۵

محبوب الٰہی

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔[1]

ترجمہ:

(اے حبیب!) انہیں فرما دیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب محبت فرمائے گا تم سے اللہ اور مغفرت فرمائے گا تمہارے لئے تمہارے گناہوں کی اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرمائے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جو اللہ کے حبیب۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے۔

---

(۱) سورۃ آل عمران ۳/۳۱

ہمیشہ راہ ھدایت پر

عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم خَطَبَ النَّاسَ فِیْ حِجَّۃِ الْوِدَاعِ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَداً کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ نَبِیِّہٖ.

المستدرک للحاکم (۱) جلد۱ صفحہ۹۳

قال الحاکم: قد احتج البخاری باحادیث عکرمہ واحتج مسلم بابی اویس وسائر رواتہ متفق علیہم

التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۹۳

قال الذھبی: ولہ اصل فی الصحیح

المستدرک للحاکم (۲) رقم الحدیث (۳۲۳) جلد۱ صفحہ۱۸۴

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۲۰۳۳۶) جلد۱۰ صفحہ۱۹۴

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۶۳) جلد۱ صفحہ۹۷

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۴۰) جلد۱ صفحہ۱۲۴

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے دوران فرمایا:

بیشک میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے:

۱۔ اللہ کی کتاب

۲۔ اس کے نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کی سنت

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واٰله وسلم اِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِیْكُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ.

المستدرک (علی الصحیحین)/رقم الحدیث (۳۱۹) جلد۱ صفحہ۱۳۷

المستدرک (للحاکم) جلد۱ صفحہ۹۳

تلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۹۷

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ/رقم الحدیث (۱۷۶۱) جلد۴ صفحہ۳۵۵

مسند الامام احمد (عن ابی سعید)/رقم الحدیث (۱۱۰۴۶) جلد۱۰ صفحہ۴۸

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد (عن ابی سعید الخدری)/رقم الحدیث (۱۱۱۵۴) جلد۱۰ صفحہ۸۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم وملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کمال کرم نوازی سے ہمیں دو تحفے عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ رہیں گے:

۱۔ کتاب اللہ ۲۔ سنت رسول اللہ

کتاب اللہ، قرآن کریم کی سمجھ سنت رسول کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے قول وفعل سے متعین فرمایا۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے اس کے شارح اللہ کے حبیب حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہیں۔

مسند الامام احمد (عن ابی سعید الخدری) / رقم الحدیث (۱۱۴۹۹) جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد (عن زید بن ثابت) / رقم الحدیث (۷۸۴) جلد ۱ صفحہ ۴۱۳

المعجم الکبیر (للطبرانی) (عن زید بن ثابت) رقم الحدیث (۴۹۲۱) جلد ۵ صفحہ ۱۵۳

المعجم الکبیر (للطبرانی) (عن زید بن ثابت) رقم الحدیث (۴۹۲۲) جلد ۵ صفحہ ۱۵۴

سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر دین نامکمل ہے

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قَالَ: لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئاً عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَاْتِیْہِ الْاَمْرُ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْنَھَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ : لَا اَدْرِیْ مَاوَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَا.

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث(۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث(۱۳)	جلد۱	صفحہ۵۰
قال الدکتور بشار عواد:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۱۳)	جلد۱	صفحہ۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۱۶۲)	جلد۱	صفحہ۵۷
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث(۱۲۶)	جلد۱	صفحہ۱۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۳۷۵۱)	جلد۱۷	صفحہ۱۵۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابورافع -رضی اللہ عنہ- روایت فرماتے ہیں کہ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: (اے میری امت!) میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۵)	جلد۲	صفحہ۶۱۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۰۱۹)	جلد۹	صفحہ۲۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد۵	صفحہ۳۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد۳	صفحہ۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
دلائل النبوۃ للبیہقی		جلد۶	صفحہ۵۴۹
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۹۰ (الفاظ مختلف)
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۴۴۱)	جلد۷	صفحہ۱۲۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۰
قال المحقق:	هذا حدیث حسن		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد۱	صفحہ۲۵۲

آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے: میں نہیں مانتا۔ ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی پیروی کریں۔

-☆-

سرکار دو عالم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ کتنا فکر انگیز ارشاد مبارک ہے۔ اگر صرف کتاب اللہ سے بات بن جاتی تو نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہرگز ایسا ارشاد نہ فرماتے۔

نیز حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر نبوت اٹھنے والے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور اپنی امت کو دوٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا کہ سنت رسول کے بغیر دین کی تکمیل نہیں۔

قرآن کریم سے صحیح راہنمائی و ہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے جلوے نظر آئیں۔

حضور رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے
جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ یْكَرِبَ الْكِندِیِّ –رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ– اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلم قَالَ: یُوْشِکُ الرَّجُلُ مُتَّکِئاً عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یُحَدَّثُ بِحَدِیْثٍ مِنْ حَدِیْثِیْ فَیَقُوْلُ : بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَمَاوَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاہُ وَمَا وَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاہُ.

اَلاوَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ– صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہٖ وسَلَّمَ– مِثْلَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ.

سنن ابن ماجہ (۱) رقم الحدیث (۱۲) جلد ۱ صفحہ ۳۱
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح
سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۱۲) جلد ۱ صفحہ ۴۹
قال الدکتور بشار عواد: اسنادہ حسن
قال الحسن بن جابر مقبول: حیث یتابع وقد تولج، وباقی رجالہ ثقات
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۲) جلد ۱ صفحہ ۲۱
قال الالبانی: صحیح

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۴۶۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۵۶
مسند الشمیین	رقم الحدیث (۱۰۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۰ (الفاظ مختلف)
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۰۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۹۱
قال حمزہ احمد لزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۴)	جلد ۳	صفحہ ۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۷۴
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۸۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۷۰)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۸۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۵۴)	جلد ۸	صفحہ ۵۰۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۷
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۱۸۱۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۵۵

ترجمة الحديث:

حضرت المِقْدَاد بن م مَعْدِ یْکَرَب کندی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مزین تخت پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا میری احادیث میں سے کوئی حدیث اسے سنائی جائے گی تو جواباً (میری حدیث کو غیر اہم سمجھتے ہوئے) کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) موجود ہے پس اس قرآن میں جو حلال امور ہم نے پائے انہیں ہم نے حلال جانا اور جو حرام امور پائے انہیں ہم نے حرام جانا۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: سن لیجئے! جو رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔

-☆-

سبحان اللہ! کتنا واضح اور غیر مبہم ارشاد گرامی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے فرمان میں دوئی نہیں۔ جس کام کو اللہ کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حلال قرار دیا وہ اللہ کے ہاں بھی حلال ہے اور جس کو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حرام قرار دیں تو وہ اللہ کی بارگاہ میں بھی حرام ہے۔

سنت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیثیت کو غیر شرعی سمجھنے والے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے احکامات وارشادات کو غیر اہم جاننے والے اس ارشاد مبارک میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حصول ہدایت کے جذبہ سے غور کریں گے تو انشاء اللہ ہدایت نصیب ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کا مطیع جنت میں داخل ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه والٖه وسلم كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ! مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۵۷)	جلد۷	صفحہ۳۹۴
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۱۸۹)	جلد۱	صفحہ۲۲۷
قال للحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۷۰۱)	جلد۵	صفحہ۳۵۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۱
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۴)	جلد۱	صفحہ۱۵۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۱۱
فتح الباری	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد۱۳	صفحہ۲۴۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کردیا۔

عرض کی گئی:

یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ! انکار کرنے والا کون ہے؟

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

نجات اطاعتِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر ہے اور جنت کے دروازے اسی کے لئے کشادہ ہیں جو رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی فرمانبرداری کرتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو اطاعت رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے انکاری ہے ایسا منکر کا جو انکار کے پردے میں خود رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اہمیت نہیں دیتا ٹھکانا جہنم ہے۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-

ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

جَاءَتِ الْمَلَائِکَۃُ اِلَی النَّبِیِّ -صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ- وَھُوَنَائِم" فَقَالُوْا: اِنّ لِصَاحِبِکُمْ ھٰذَا مَثَلاً فَاضْرِبُوْالَہٗ مَثَلاً قَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّہٗ نَائِم" وَقَالَ وَبَعْضُھُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃ" وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُہٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَاراً وَجَعَلَ فِیْھَا مَأْدُبَۃً وَبَعَثَ دَاعِیاً فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَوَاَکَلَ مَعَہٗ مِنَ الْمَأْدُبَۃِ وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَأْکُلْ مِنَ الْمَأْدُبَۃِ.

فَقَالُوْا : اَوِّلُوْھَالَہٗ یَفْقَھُھَا قَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّہٗ نَائِم" وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃ" وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوا :

اَلدَّارُ الْجَنَّۃُ وَالدَّاعِیْ مُحَمَّد" فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّداً فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمُحَمَّد" فَرَق" بَیْنَ النَّاسِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۱)	جلد۴	صفحہ۲۲۷۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۳۴۷)	جلد۷	صفحہ۱۵۳

ترجمة الحديث:

حضرت جابر-رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

چند فرشتے حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آرام فرما تھے۔

پس وہ کہنے لگے تمہارے اس صاحب کیلئے ایک مثال ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں اس مثال کو بیان کروان میں سے ایک فرشتے نے کہا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سوئے ہوئے ہیں۔ایک اور فرشتے نے کہا آپ کی آنکھ تو سوئی ہوئی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے (یعنی بیان کرو حضور سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں)۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور گھر میں لوگوں کی ضیافت کے لئے دستر خوان چن دیا پھر ایک آدمی کو داعی بنا کر بھیجا پس جس نے اس بلانے والے کی بات کو قبول کر لیا گھر میں داخل ہو گیا اور اس نے چنے ہوئے دستر خوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے اس داعی کی بات کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہو سکا اور نہ اس دستر خوان سے کچھ کھا سکا۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۶۴)	جلد۲	صفحہ۱۸۳
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۴)	جلد۱	صفحہ۵۱

فرشتوں نے (ایک دوسرے سے) کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- (اللہ کے اس فرمان کو مثال کی شکل میں ہے) سمجھ جائیں۔

پھر ان فرشتوں میں سے ایک نے کہا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سوئے ہوئے ہیں تو ایک اور فرشتے نے کہا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی آنکھ مبارک تو سوئی ہوئی ہے مگر آپ کا دل انور جاگ رہا ہے۔ فرشتوں نے (اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے) کہا گھر جنت ہے داعی بلانے والے حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ہیں۔

جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضور محمد مصطفیٰ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی اور حضور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے کیسی عمدہ مثال کے ذریعے اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اہمیت کو واضح کیا۔

اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مقام جنت، دائمی اور سرمدی نوازشات کی جگہ جنت، اس مقام نجات میں داخلہ اطاعت رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر موقوف ہے۔ جو دل و جان سے اللہ کے حبیب-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ کی ضیافت سے سرفراز ہوگا اور جو رسول-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت سے روگرداں اور متنفر ہے اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں اور جب داخلہ ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے کیسے بہرہ ور ہوگا وہ بدنصیب غضب الٰہی کا شکار ہو کر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں کا لقمہ بنے گا۔

اس مثال کے آخر میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی سنایا:

مُحَمَّد" فَرق" بَیْنَ النّاسِ.

محمد مصطفیٰ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

جس نے رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی اطاعت کی

اس نے اللہ کی اطاعت کی

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نافرمانی کی

اس نے اللہ کی نافرمانی کی

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو خوش کیا

اس نے اللہ کو خوش کیا

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو ناراض کیا

اس نے اللہ کو ناراض کیا

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے محبت کی

اس نے اللہ سے محبت کی

جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔سے عداوت کی

اس نے اللہ سے عداوت کی

جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا ہو گیا وہ اللہ کا ہو گیا

اور جو حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا نہ ہو سکا وہ اللہ کا نہ ہو سکا

اور جس نے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو پالیا اس نے اللہ کو پالیا

جس کی حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔تک رسائی نہ ہوسکی

وہ اللہ سے بھی دور جا گرا

مُحَمَّد" فَرَق" بَیْنَ النَّاسِ.

حضور محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
کی اطاعت کرنے والا
اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْماً فَقَالَ یَاقَوْمِ ! اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنِی وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ ! فَالنَّجَاۃ النَّجَاۃ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃ" مِنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهْلِہِمْ فَنَجَوا ! وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃ" مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَکَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَمَاجِئْتُ بِہٖ وَمَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَاجِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۲۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد۱	صفحہ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۳)	جلد۴	صفحہ۴۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بیشک میری مثال اور اس کی مثال جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ایک آدمی کی مانند ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور پھر اس نے کہا:

اے میری قوم! میں نے ایک بہت بڑا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے (جو تم پر حملہ کرنے والا ہے) اور میں کسی رکھ رکھاؤ کے بغیر عریاں خبردار کرنے والا ہوں اپنا بچاؤ کرلو، اپنا بچاؤ کرلو۔

پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوئے پس وہ اطمینان سے (وہاں) سے روانہ ہو گئے تو وہ (اس لشکر کے حملہ سے) نجات پا گئے۔

اس آدمی کی قوم کے ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی اسی جگہ پر رہے تو صبح کے وقت اس لشکر نے ان پر حملہ کر دیا جس نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کی جڑیں تک کاٹ دیں۔

صحیح ابن حبان　　رقم الحدیث (۳)　　جلد۱　　صفحہ۱۷۶

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین

شرح السنة　　رقم الحدیث (۹۵)　　جلد۱　　صفحہ۱۹۴

قال البغوی: ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ

دلائل النبوة (للبیہقی)　　جلد۱　　صفحہ۳۶۹

پس یہ مثال ہے اس خوش نصیب کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں حق لے کرایا اس کی اتباع کی اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لے کرآیا اس کی اس نے تکذیب کی۔

-☆-

وہ انسان کتنا خیر خواہ اور ہمدرد ہوا کرتا ہے جو اپنی قوم کو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اور جو بروقت خطرے سے آگاہ کردے اسے عربی زبان میں "نذیر" کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمارے آقا مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو نذیر بھی بنا کر بھیجا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کل انسانیت کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی خطرہ نہیں ہے آپ کے پہلو میں کتنا رحیم دل ہے جو انسانیت کی حالت دیکھ کر پسیج جاتا ہے اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے صرف آگاہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس سے بچنے کا طریقہ بھی سکھایا۔ اگر کوئی بدنصیب آپ کی بات نہ سننا چاہتا ہو، آپ کے ارشادات کی تکذیب اس کا شیوہ ہو، حق پورے جاہ وجلال سے عیاں ہو وہ اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو اور ہادی برحق رشد وہدایت کی سواری لے کر محروم انسانیت کو پکار رہے ہوں اور وہ آپ کی آواز پر کان ہی نہ دھرے تو اس میں خلعت جود وکرم سے آراستہ رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کیا قصور ہے۔

اگر اب وہ ہلاکت وعذاب میں گرفتار ہوتا ہے تو اسکا مقدر ہاں وہ سعید افراد جنہوں نے آپ کے ہر ارشاد کو دل وجان سے قبول کیا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا دنیا وآخرت کی نعمتیں ان کا مقدر بنیں اور بڑے اطمینان سے غضب الٰہی کی خاردار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا کر دور بہت دور اور رحمت الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ گئے۔

ایمان واسلام

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہ وسلم-

کی عطاوکرم نوازی سے ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- مَثَلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَاراً فَلَمَّا اَضَائَتْ مَاحَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُ الَّتِیْ تَقَعُ فِیْ النَّارِ یَقَعْنَ فِیْهَا وَجَعَلَ یَحْجُزُهُنَّ وَیَغْلِبْنَهٗ فَیَقْتَحِمْنَ فِیْهَا ، فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِیْهَا.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۹)	جلد۱	صفحہ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۲۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۴)	جلد۴	صفحہ۴۶۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲)	جلد۱	صفحہ۲۷۸

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۰۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۰۲
قال عبدالصمد شرف الدین: حسن صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۷	صفحہ۱۴۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۳)	جلد۴	صفحہ۳۹۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۷۴)	جلد۳	صفحہ۱۴۹
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۹۸)	جلد۱	صفحہ۱۹۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۰۸)	جلد۱۴	صفحہ۳۱۸
قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن			
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۲۷۵)	جلد۲	صفحہ۲۷۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۳۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۵۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۳۶۶۰)		جلد۳	صفحہ۴۶۸
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اپنے اردگرد کو روشن کردیا تو پروانے اور وہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں آگ میں گرنا شروع ہو گئے۔

اس (آگ روشن کرنے والے) آدمی نے انہیں روکنا اور آگ سے دفع کرنا شروع کردیا لیکن وہ پروانے اس پر غالب آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔

میں (تمہیں آگ سے بچانے کیلئے) تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

-☆-

اے زمین!

تو نے اپنی پشت پر بڑے بڑے رحم کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا کہ ہمارے نبی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جیسا کوئی رحیم وکریم دیکھا اے آسمان تو نے بڑے بڑے شفقت و پیار کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا ہمارے آقا و مولیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر کوئی شفیق دیکھا۔ اے سورج تو نے بڑے بڑے غمگسار دیکھے لیکن یہ تو بتا تو نے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بڑھ کر غموں کا مداوا کرنے والا دکھی انسانیت کے دکھ مٹانے والے ہر ایک کا خیر خواہ اور ہمدرد کہیں دیکھا؟

یا رحمۃ للعالمین! یا شفیع المذنبین! آپ کی اس ادا پر قربان جائیں۔

آتش دوزخ شعلے برسا رہی ہے ہم اس میں گرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آپ اپنا دست کرم ہماری کمر میں ڈال کر ہمیں بچا رہے ہیں۔

اے بھولے بھٹکے انسان آج بھی غفلت کی چادر اتار پھینک اس نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شیوہ بنا لے جس جیسا رحیم کریم اور غمگسار اس بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

اَنَا اٰخِذ" بِحُجَزِ کُمْ

کے پیارے الفاظ میں غور کیجئے سب لوگ آتش دوزخ کی طرف لپک رہے ہیں اور اس میں گر رہے ہیں حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جس کی کمر سے پکڑے ہوئے ہیں وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہے۔

سبحان اللہ! اے مرد مومن اپنے اس رسول معظم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر قربان جا جس نے تجھے دوزخ کا ایندھن بننے سے بچایا ہوا ہے۔

آج اگر کسی کو کلمہ طیبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّد" رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور

اَشْھَدُاَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

کا ورد کرنے کی توفیق ہے یا وہ پانچ وقت صلاۃ (نماز) ادا کرتا ہے رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتا ہے صدقہ وخیرات کرتا ہے امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا خوگر ہے تو سمجھ لے یہ اس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ کمال والے نبی

-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کمال ہے جس نے اس کی کمر سے اسے پکڑا ہوا ہے اگر وہ آج کمر سے چھوڑ دیں (العیاذ باللہ) تو پھر ہر نیکی روٹھ جائے گی اور وہ برائی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے گا۔

اے مرد مومن!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس کرم نوازی پر قربان ہو جا اور اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو دل و جان سے یاد کر آپ کی ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود و سلام کا نذرانہ پیش کر سن لیجئے اگر اللہ کے پیارے حبیب راضی ہیں تو کائنات کا خالق و مالک بھی راضی ہے اور دائمی نعمتوں کا گھر جنت بھی مشتاق ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کِبَرِ النَّفْسِ وَمَکْرِ الشَّیْطَانِ.

ایمان حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ–مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدیٰ وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃ" طَیِّبَۃ" قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا فَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْریٰ وَاِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانُ لا تُمْسِکُ مَاءً وَلا تُنْبِتُ کَلأً فَذَالِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ یَرْفَعْ بِذَالِکَ رَاْساً وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ.

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۴
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ -رضی اللہ عنہ- ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے جو ہدایت وعلم دیکر مجھے بھیجا اس کی مثال بہت زیادہ بارش کی ہے جو زمین پر نازل ہوئی۔

زمین کا ایک قطعہ طیب وطاہر تھا اس نے اس بارش کے پانی کو قبول کرلیا۔ اس زمین نے سبزہ اور تازہ گھاس اُگا دیا۔

زمین کا ایک قطعہ غیر مزروعہ (سخت وپتھریلہ) تھا اس نے (اپنے اوپر) پانی جمع کرلیا۔

پس اللہ نے لوگوں کو اس قطعہ زمین سے بھی فائدہ بخشا لوگوں نے خود پانی پیا اور

شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۰۴۴)	جلد ۶	صفحہ ۴۳۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۷۶)		جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح		

اوروں کو پلایا اور اسی پانی سے کھیتی باڑی کی۔

یہ بارش زمین کے ایسے قطعات کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھے (سیم وتھور والی زمین تھی) جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی سبزہ اگایا۔

یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (حقیقی سمجھ) کو حاصل کیا اور جس علم وہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس نے اس آدمی کو نفع دیا۔ پس اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کیا۔

اور یہ مثال اس بدنصیب کیلئے بھی ہے جس نے اس جانب بالکل توجہ نہیں کی اور اس نے اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے اس عالم میں بھیجا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے علم وہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

جب بارش برستی ہے منظر قابل دید ہوا کرتا ہے۔ بارش کا کام برسنا ہے۔ وہ جب برسے تو یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اپنے کا گھر ہے یا بیگانے کا گھر ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھتی کہ دیہات ہے یا شہر ہے۔ محل ہے یا سادہ مکان ہے باغ ہے یا خالی زمین وہ تو بس برستی ہے لگاتار برستی ہے موسلا دھار برستی ہے۔

ہمارے آقا ومولیٰ امت کے والی حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش بھی برس رہی ہے لگاتار برس رہی ہے اور موسلا دھار برس رہی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارش کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا برتن

ہی الٹا کردے تو اس میں آپ کا کیا قصور وہ رحمۃ للعالمین ہیں انکا کام تو ہر ایک پر نظر رحمت فرمانا ہے ہر ایک کا بھلا کرنا ہے اب اگر کوئی اپنا منہ ہی موڑ لے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہمارے آقا-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطا و بخشش میں کوئی کمی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس مثال میں تین طرح کی زمین کا ذکر فرمایا:

زرخیز زمین:

زرخیز زمین پر جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہاں بہار آجاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش جب صدیق و فاروق، عثمان وعلی، بلال وصہیب رضی اللہ عنھم جیسے زرخیز دلوں پر نازل ہوئی تو ان دلوں کی بہاریں قابل دید تھیں ان حضرات کی کشت ایمان پر وہ خوشنما پھول کھلے اور وہ وجد آفریں بہار آئی کہ آج تک ان کی مہک ایک عالم کو معطر کر رہی ہے۔

دنیا کی بارش تو چند گھڑیاں رہتی ہے پھر تھم جاتی ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے علم وہدایت کی بارش زمان ومکان کی حدود وقیود سے وراء ہے وہ رحمت کی بارش اتنی عالمگیر اور ہمہ گیر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی مخلوق کے ہاں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اس نور بھری اور رحمتوں سے لبریز بارش نے عالم رنگ وبو میں وہ بہار دکھائی کہ عالم بالا کے مکیں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اُٹھے۔

کہیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کا رحمت بھر دور تو کہیں ائمہ اہل بیت-رضی اللہ عنہم- کی ہدایت آفریں محفلیں کہیں ائمہ مجتھدین-رحمھم اللہ- کی علم وحکمت سے بھرپور مجلسیں تو

کہیں محدثین کرام -رحمھم اللہ- کی انوار سنت سے لبریز کاوشیں کہیں اصحاب طریقت -رحمھم اللہ -کی ذکر وفکر کی پر کیف رونقیں تو کہیں مئے وحدت سے مخمور اصحاب باطن -رحمھم اللہ- کے نعرہ ہائے ایمان افروز یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کے حسین ثمرات ہیں۔

آج دینی درسگاہوں میں قال اللہ اور قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی دلکش آوازیں طریقت کے انوار سے معمور مراکز رشد وہدایت میں طالبان ہدایت کا اژدھام ان کی زبان قلب وقالب سے ذکر الٰہی کے پھوٹتے سوتے رات کی رحمت والی گھڑیوں میں طویل سجدے اور لمبی مناجاتیں مدینہ منورہ حرم نبوی میں عشاق کے چمکتے چہرے اور ان کی مست آنکھوں کے سرخ ڈورے۔

کعبۃ اللہ میں عابدوں زاہدوں کا جم غفیر، طواف کعبہ میں مصروف فرزند اسلام، ملتزم سے چمٹے ہوئے اہل ایمان۔

دنیا بھر کی مساجد کے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر کی شیریں اور مترنم آواز اور انہیں عبادت گاہوں سے اہل اسلام کا پانچ وقت مل کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی علم وہدایت کی بارش کا ایک سہانا اور دلکش اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارش کے نور بھرے رحمت سے لبریز قطرات سے ہمارے باطن کو معمور فرمائے اور ایمان کامل کی بے نظیر دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بِجَاہِ مَنْ بَعَثْتَہٗ رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سخت اور پتھریلی زمین:

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن عمل کی دولت سے عاری ہیں۔محراب و منبر کے وارث تو کہلاتے ہیں لیکن وہ خود صاحب منبر-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بہت دور ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے دوسرے افراد فائدہ لے جاتے ہیں لیکن وہ خود اس فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بقول وہ پارس پتھر کی طرح ہیں جو پیتل اس سے مس ہوا وہ تو سونا بن گیا لیکن وہ خود پتھر کے پتھر رہتے ہیں۔

غیر مزروعہ زمین:

ایسے افراد بھی آپ کو بکثرت نظر آئیں گے جن کی زمین شور والی جہاں سبزہ کا تصور نہیں اور پانی بھی نہیں رکتا کہ دوسرا ہی فائدہ لے لے بلکہ اس سیم والی زمین پر اگر کوئی پانی نظر بھی آئے تو وہ کھیتی کے لئے زہر قاتل ہے ایسی زمین ابو جہل ،ابولہب، یزید و شمر اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے دلوں کی زمین کہی جا سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے افراد سے محفوظ رکھے ان کی صحبت سے بھی ہر مسلم بھائی کو بچائے رکھے۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدیٰ وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ

اللہ نے مجھے جو ہدایت وعلم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نبوت ورسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے

اور ہدایت وعلم آپکی نبوت کی بہت سی شاخوں میں سے ہیں اور یہ بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہیں۔ حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے علم وہدایت کی بارش ہر جگہ برس رہی ہے اور پاکیزہ زمینیں اس بارش سے سیراب ہورہی ہیں اور اپنا مقدر سنوار رہی ہیں۔ جیسے ہدایت کی بارش کل عالم میں برس رہی ہے اسی طرح آپ کے علم وعرفان سے بھی کوئی جگہ خالی نہیں آپ کے علم وعرفان کی زد میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور اپ کا علم پاک بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہے۔

اگر کسی کی زمین سیم وتھور والی ہے اس پر ہدایت وعلم کی بارش کا اثر نہیں تو اسے چاہیئے کہ وہ آپ کے علم عرفان اور رشد وہدایت کا انکار نہ کرے بلکہ اپنے دل کی زمین کا علاج کروائے ہوسکتا ہے کسی نظر والے کے کرم سے اس کی زمین طیب وطاہر ہوجائے تو پھر اسے اپنی آنکھوں سے نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے علم پاک کی جلوہ گری اور آپ کی ہدایت کی مہک نظر آئے گی۔

الإعتصام بالكتاب و السُّنَّة

وعن جابر –رضى اللّٰه عنه– عن النبيّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قال: ((أمّا بعد، فإنَّ خيرَ الحديث كتابُ اللّٰه، وخيرَ الهُدى هُدى محمدٍ، وشرَّ الأمورِ مُحدثاتُها، و كلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعةٌ، و كلَّ بِدعةٍ ضَلالة)). (مسلم:۴۳/ ۸٦۷)

حضرت جابر – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

حمد وصلاۃ کے بعد یقیناً بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین چیز دین کی بدعتیں ہیں اور ہر نئی بنائی ہوئی چیز بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے۔

–☆–

وعن جابر –رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ– قال: جاء تْ ملائكة إلى النَبيّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– وهو نائمٌ، فقالوا: إنَّ لصاحبِكُمْ هذا مثلاً، فاضرِبُوا له مثلاً، فقال بعضُهم: إنّه نائمٌ، وقال بعضُهم: إنَّ العينَ نائمةٌ، و القلبَ يَقْظانُ، قالوا: مثلُهُ كمثلِ رجل بنى داراً، وجعلَ فيها مأدُبةً، وبعث داعياً، فمن أجابَ الداعيَ دخلَ الدَّارَ، وأكلَ من المأدُبة، ومَنْ لَمْ يُجبِ الداعَى لمْ يدخُلِ الدَّارَ، ولمْ يأكلْ مِنَ المأدُبة، فقالوا: أوِّلُوهالهُ يَفْقَهُها، قال بعضُهم: إنّه نائمٌ، وقال

بعضُهم: إنَّ العينَ نائمةٌ، والقلبَ يقظانُ، فقالوا: فالدارُ الجنَّةُ، والدّاعي: محمدٌ، فمنْ أطاعَ محمداً، فقد أطاعَ اللّٰه، ومَنْ عصى محمداً، فقدْ عصى اللّٰه، ومحمدٌ فَرْقٌ، بينَ الناس)). (بخاری:۷۲۸۱)

حضرت جابر-رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور کی بارگاہ میں فرشتے حاضر ہوئے جبکہ آپ سورہے تھے تو بولے کہ تمہارے ان صاحب کی ایک کہاوت ہے ان سے بیان کردو۔ تو بعض بولے کہ وہ سورہے ہیں، اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھیں سورہی ہیں، اور دل شریف بیدار ہے تو بولے تمہارے ان محبوب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص گھر بنائے وہاں دسترخوان رکھے اور بلانے والے کو بھیج دے تو جو اس بلانے والے کی بات مان لے وہ گھر میں آئے گا، دسترخوان سے کھائے گا اور جو نہ مانے وہ نہ گھر میں داخل ہو اور نہ اس دسترخوان سے کچھ کھا سکے پھر بولے کہ اس کا مطلب بھی عرض کردو۔ تاکہ خوب سمجھ لیں، تو بعض بولے کہ وہ تو سورہے ہیں، اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھیں سورہی ہیں، اور دل جاگتا ہے تو بولے کہ گھر تو ہے جنت اور بلانے والے ہیں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو حضور کی اطاعت کرے وہ اللہ کا مطیع ہے اور جس نے حضور کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں فرق ہیں۔

-☆-

وعن عائشة-رضيَ اللّٰهُ عَنهَا-عَنِ النَّبِيِّ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قال: ((مابالُ أقوامٍ يتنزَّهُونَ عنِ الشيءِ أصنَعُهُ، فواللّٰه إنّي لاعلَمُهمْ باللّٰه، وأشدُّهُمْ بِهِ خَشْيةً)). (بخاری:۶۱۰۱)

حضرت عائشہ-رضی اللہ عنہا-فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم- نے

ارشادفرمایا: (کوئی کام کیا پھراس کی اجازت ہوگئی، مگرایک گروہ نے اس سے پرہیز کیا۔ یہ خبر حضور-صلی اللہ علیہ وسلم-کو پہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ) ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان کی چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اور سب سے زیادہ اللہ سے خوف والا ہوں۔

-☆-

وعن أبی هريرة-رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ-قَالَ: قال رسول الله-صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ-((إنما مَثَلی كمَثَلِ رجلٍ استوقدناراً، فلمّا أضاء تْ ماحولها، جعلَ الفراشُ وهذهِ الدوابُّ التی تقعُ فی النَّارِ يقعنَ فيها، وجعلَ يحجُزُهُنَّ، ويغلِبْنَهُ، فيقتحمنَ فيها، قال: فذلکَ مَثَلی ومَثَلُكم، أناآخذُ بحُجَزِكُم عَن النَّارِ، هلمَّ عنِ النَّارِ! هلمَّ عنِ النَّارِ! فتغلِبونی، تقحَّمُون فيها)). (بخاری:۶۴۸۳)

حضرت ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشادفرمایا کہ!میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اردگرد کو روشن کردیا تو پتنگے جو آگ میں گرا کرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور وہ آدمی انہیں روکنے لگا اور وہ جانور اس پر غالب آنے لگے، آگ میں گرنے لگے۔ میں تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور کہتا ہوں آگ سے دور ہو جاؤ، آگ سے دور ہو جاؤ، اور تم مجھ پر غالب آنا چاہتے ہو اور آگ میں گرنے لگتے ہو۔

-☆-

وقال النبیُّ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ-((مثلُ مابعثنی اللّٰهُ بهِ منَ الهُدَی والعلمِ، كمثلِ الغَيثِ الكثيرِ أصابَ أرضاً، فكانتْ منها طائفةٌ طيّبةٌ قَبِلتِ

الـمـاءَ، فـأنبتتِ الكلاء و العُشْبَ الكثيرَ، و كانتْ منها أجادبُ أمسكتِ الماء، فـنفعَ اللّٰه بها الناسَ، فشرِبُوْا، وسَقَوْا، وزَرَعوا، وأصابَ منها طائفةً أُخرى، إنَّما هىَ قِيعان، لا تُمسكُ ماءً، ولاتُنبتُ كلاءً، فذلكَ مثلُ مَنْ فَقُهَ فى دينِ اللّٰهِ، ونفعَهُ اللّٰه بما بعثنى بِهِ، فعلمَ وعَلَّم، ومثلُ مَنْ لمْ يرفعْ بذلكَ رأساً، ولم يقبلْ هُدَى اللّٰه الذى أرسِلْتُ بِهِ)). (بخاری:۷۹)

اور حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا کہ مثال اس کی جو اللہ نے مجھے ہدایت اور علم دیکر بھیجا، اس بہت سی بارش کی طرح ہے جو کسی زمین میں پہنچی، اس کا کچھ حصہ عمدہ و پاکیزہ تھا اس نے پانی قبول کر لیا اور گھاس اور بہت چارا اگا دیا، کچھ حصہ سخت تھا، جس نے پانی جمع کر لیا جس سے اللہ نے لوگوں کو نفع دیا کہ انہوں نے خود پیا، پلایا اور کھیتی باڑی کی۔ اور ایک دوسرے حصہ میں پہنچا جو چٹیل تھا کہ نہ پانی جمع کرے اور نہ گھاس اگائے، یہ اس کی مثال ہے جس نے دین میں تفقہ حاصل کیا (فقیہ بن گیا) تو اللہ نے اسے نفع دیا اس کے ساتھ جسے دیکر مجھے بھیجا گیا اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو علم پڑھایا، اور مثال اس کی جس نے اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی اور اللہ تعالی کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جسے دیکر مجھے بھیجا گیا۔

-☆-

وقـال: عبـداللّٰـه بـن عـمـرو -رضِـىَ اللّٰه عنهما- هـجَّرْتُ إلى رسولِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يوماً، فسمعَ صوتَ رَجلينِ اختلفا فى آيةٍ، فخرجَ يُعـرفُ فـى وجهـهِ الغضبُ، فقال: ((إنما هلكَ مَنْ كانَ قبلكُمْ باختلافِهِمْ فى الكتابِ)). (مسلم:۲/۲۶۶۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو-رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دو شخصوں کی آوازیں سنیں جو کسی آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ حضور-صلی اللہ علیہ وسلم-(ان کی طرف) نکلے تو آپ کے چہرہ انور سے غضب معلوم ہو رہا تھا۔ حضور-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے۔

-☆-

وقال رسولُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-((ذروني ماتركتُكُمْ، فإنّما هلكَ مَنْ كان قبلَكُمْ بكثرةِ سُؤالهمُ واختلافِهِمْ على أنبيائهِمْ، فإذا أمرتُكُمْ بشيءٍ، فأتوا منهُ ما استطعتُمْ، وإذا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْه)). (بخاری: ۷۲۸۸)

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو چیز میں نے تم میں چھوڑی ہے اس سلسلہ میں مجھ سے سوال مت کرو، کیونکہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے کثرتِ سوال کی وجہ سے اور اپنے انبیاء اکرام سے اختلاف کی وجہ سے ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دے دوں تو اسے کر گزرو جتنی تم میں طاقت ہے اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ۔

-☆-

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: قَالَ:((يكون في آخرِ الزمان دجّالونَ كذّابونَ، يأْتُونَكُمْ مِنَ الأحاديثِ بما لَمْ تسمعُوا أنتمْ ولا آباؤُكُمْ، فإيّاكُمْ وإيّاهُمْ، لايُضلُّونكمْ ولا يفتِنُونَكُمْ)). (مسلم: ۷/۷)

حضرت ابوہریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو تم نے نہ سنیں، نہ تمہارے آباؤاجداد نے، ان کو اپنے آپ سے دور رکھو، اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

-☆-

وقال:((ما مِنْ نبيّ بعثَهُ اللّٰه في أُمَّتِهِ قبلي، إلَّا كان لهُ مِنْ أُمَّتِهِ حوارِيُّونَ وأصحابٌ يأخذون بسنّتِهِ، ويقتدُونَ بأمرِهِ، ثمَّ إنَّها تخلُفُ منْ بعدِهم خُلوفٌ يقولونَ ما لا يفعلون، ويفعلونَ مالا يُؤمَرُونَ، فمنْ جاهدَهُمْ بيدِه، فهوَ مؤمنٌ، ومَنْ جاهدَهُمْ بلسانِه، فهوَ مُؤمنٌ، ومَنْ جاهدَهُمْ بقلبِهِ، فهوَمُؤمنٌ ليسَ وراءَ ذلكَ منَ الإيمان حبَّة خَرْدَلٍ)). (مسلم(۲):۸۰/۵۰)

حضور-صلی اللہ علیہ وسلم- نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اسکی پیروی کریں پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، جو کہتے وہ تھے، وہ جو کرتے نہ تھے اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا تھا تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو ان پر اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

-☆-

وقال:((لايزالُ من أُمتي أُمةٌ قائمةٌ بأمرِ اللّٰه، لايضرُّهم مَنْ خذلَهُمْ ولا

مَنْ خالَفَھُمْ، حتی یأتیَ أمرُ اللّٰہِ وھم علی ذلک)). (مسلم:۴/۱۷/۱۰۳۷)

حضور-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جو اللہ کے حکم کے ساتھ قائم ہوں گے اور انہیں ضرر نہ دے گا جو ان کو رسواء کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کے حفاظت کرے گا حتی کہ آ جائے اللہ کا امر اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔

-☆-

وقال: لایزالُ طائفةٌ مِنْ أُمتی یُقَاتِلُوْنَ علی الحقِ، ظاھرینَ إلی یومِ القیامةِ.

(مسلم:۳۰/۱۷/۱۹۲۳)

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا وہ غالب رہیں گے قیام تک۔

-☆-

وقال: ((مَنْ دعا إلی ھُدیً، کان لہُ مِنَ الأجرِ مثلُ أجورِ مَنْ تَبِعَہُ، لاینقُصُ ذلکَ مِنْ أجورِھِمْ شیئاً، ومَنْ دعا إلی ضالةٍ، کان علیہِ مِنَ الإثْمِ مثلُ آثامِ مَنْ تبِعَہُ، لاینقصُ ذلکَ مِنْ آثامِھِمْ شیئاً)). (ترمذی:۲۶۷۴)

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا جو ہدایت کی طرف بلائے اس کا اجر وثواب اس کو اتنا ہوگا جتنا پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر وثواب میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ جو ضلالت (گمراہی) کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

-☆-

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ((أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ، إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ، فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). (ابن ماجہ:۱۲)

حضرت مقدام ابن معدیکرب -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- کا حرام فرمایا ہو ویسا ہی ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گمی ہوئی چیز مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدار ان سے وصول کر لے۔

-☆-

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– فَقَالَ: ((أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ، يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ، أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَّلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ)).

(ابوداود: ۳۰۵۰)

حضرت عرباض ابن ساریہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وسلم– نے قیام فرما کر ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگا کر یہ گمان کرسکتا ہے کہ اللہ نے بجز ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں، خبردار! اللہ کی قسم میں نے احکام دیئے، وعظ فرمائے اور بہت چیزوں سے منع کیا جو قرآن کے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہیں یقیناً اللہ نے یہ تمہارے لئے مباح نہ کیا کہ اہل کتاب کے گھروں میں بلا اجازت گھس جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جب وہ اپنے ذمہ کے حقوق ادا کریں۔

-☆-

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا! فَقَالَ: ((أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا

بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)).

(ترمذی:۲٦۷)

حضرت عرباض بن ساریہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ہمیں بلیغ وعظ فرمایا جس سے اشک رواں ہو گئے دل ڈر گئے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- شاید یہ الوداعی وعظ ہے لہذا آپ کچھ وصیت فرما دیں، حضور نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، حاکم وقت کی سننے، فرماں برداری کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہی ہو، کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو جیئے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا لہذا تم میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت مضبوط پکڑو اسے دانت سے مضبوط پکڑلو نئی باتوں سے دور رہو کہ ہر نئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا إِلَيْهِ وَقَرَأَ ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ...﴾ الآية. (۱۳۰) (ابن ماجہ:۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے، اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ﴾

وَقَالَ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِي مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ. (ترمذی:۲۵۴۱)

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا: کہ میری امت پر ویسے حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جیسے جوتے کی جوتے سے برابری حتی کہ اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا تو میری امت میں بھی وہ ہوگا جو ایسا کرے گا، یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب آگ میں جائیں گے سوائے ایک ملت کے، لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

-☆-

وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍ-رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ. (ابوداود:۴۷۵۸)

اور حضرت ابو ذر-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

جو جماعت سے بالشت بھر بچھڑا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

ختم نبوت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اما بعد! اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم حضور سید العالمین محمد رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو دیگر کمالات کے ساتھ خاتم النبین بھی بنا کر بھیجا۔یعنی آپ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ایسی ذات اقدس ہیں جس پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس عالم آب وگل میں اللہ کے آخری نبی ہیں اور حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً.

(حضور) محمد (رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (آخری نبی) ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

خَاتَمَ النَّبِیّنَ

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اللہ تعالیٰ نے خَاتَمَ النَّبِیّنَ قرار دیا۔

خاتم النبین آخری نبی کو کہتے ہیں۔یعنی وہ ذات جس پر سلسلہ نبوت ختم ہو جائے اور انکے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو۔خَاتَمَ النَّبِیّنَ کا معنی آخری نبی ہے اور بس۔اس سلسلہ میں تاریخ اسلام کے نامور علماء کی وضاحتیں ملاحظہ ہوں۔

حضور ضیاء الامۃ رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیماً۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا اسم گرامی لے کر فرمایا ہے کہ محمد (فداہ ابی وامی) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں یعنی انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔جب مولا کریم جو بکل شیء علیم ہے نے یہ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں تو حضور کے بعد جس نے کسی کو نبی مانا، اس نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تکذیب کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی ارشاد کو جھٹلاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

خاتم النبین کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے اہل لغت نے اس کا یہی معنی لکھا ہے۔اس وقت میرے پاس علم لغت کی دوسری کتب کے علاوہ الصحاح للجوہری اور لسان العرب لابن منظور

موجود ہیں جون کا شمار لغت عرب کی امہات الکتب میں ہوتا ہے۔آ ؤ انکے مطاعلہ سے اس لفظ کی تحقیق کریں۔ایک چیز پیش نظر رہے کہ صحاح کے مؤلف علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری کا سن ولادت ۳۳۲ھ اور سال وفات ۳۹۳ھ یا ۳۹۸ھ ہے اور لسان العرب کے مؤلف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری کا سن ولادت ۶۳۰ھ اور سال وفات ۷۱۱ھ ہے۔ یہ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنہ انکار ختم نبوت سے صدہا سال پہلے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے مذہبی تعصب یا ذاتی عقیدہ کے باعث یہ لکھا ہے تا کہ ان کا قول حجت نہ رہے بلکہ ان کی نگارشات اور ان کی تحقیقات اہل لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔ پہلے صحاح کی عبارت ملاحظہ فرمایئے:

ختم اللّٰه له خير بخير

خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے

وختمت القرآن : بلغت آخره

یعنی میں نے قرآن آخر تک پڑھ لیا

اختتمت الشئ : نقيض افتتحتهٗ

افتتاح کی نقیض اختتام ہے

والخاتَم والخاتِم بكسر التاء وفتحها والخِتام والخَاتام كلهٗ بمعنى وخاتمة الشئ آخره .

یعنی خاتَم ،خاتِم،خِتام،خاتام سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو خاتمۃالشئ کہتے ہیں۔

ومحمد صلى الله عليه وآله وسلم خاتم الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لے آئے۔

علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

خِتام الوادی : اقصاهٔ وختام القوم وخاتِمهم وخاتَمهم آخرهم ومحمد صلى الله عليه وآله وسلم خاتم الانبياء عليه وعليهم الصلوٰة والسلام.

وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔قوم کے آخری فرد کو خِتام خاتَم اور خاتِم کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔

لساب العرب میں التہذیب کے حوالہ سے لکھا ہے:

والخاتِم والخاتَم من اسماء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم وفى التنزيل العزيز ولكن رسول الله وخاتم النبين اى آخرهم ومن اسمائه العاقب ايضاً ومعناه آخر الانبياء.

یعنی خاتِم اور خاتَم نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے اسماء گرامی میں سے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:

ولكن رسول اللّٰه وخاتم النبين.

یعنی سب نبیوں سے پیچھے آنے والا

اور حضور کے اسماء میں سے العاقب بھی ہے اس کا معنی آخر الانبیاء ہے۔

اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خاتم کی تاء پر زیر ہو یا زبر اس کا معنی ''آخری'' ہے۔اس معنی کی تائید کے لیے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے بھی

استدلال کیا ہے: وخِتَامه مِسْک ای آخرہٗ مِسْک''۔

یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

المعجم الوسیط میں ہے: اَلْخَاتَمُ مِنْ کُلِّ شَیْیءٍ آخِرُہٗ وَفِی التَّنْزِیْلِ وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔

ہر چیز کے آخر کو خاتم کہتے ہیں اور قرآن کریم میں ہے لیکن وہ رسول اللہ اور نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

اس کے مادہ ''ختم'' پر بحث کرتے ہوئے لکھتے مزید ہیں:

خَتَمَ النَّحْلُ – خَتْماً وَخِتَاماً مَلاَ خُلِیَّتَہٗ عَسَلاً

خَتَمَ عَلٰی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَغَیْرِھِمَا غَطّٰی فُوْہَ وِعَائِہٖ بِطِیْنِ اَوْشَمْع اَوْغَیْرِھَا حَتّٰی لاَ یَدْخُلُہٗ شَیْیء'' وَلاَ یَخْرُجُ مِنْہُ شَیْیء'' فَھُوَ مَخْتُوْم'' وَفِی التَّنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ یُسْقَوْنَ مِنْ رَحِیْقٍ مَخْتُوْمٍ[1]

خَتَمَ النَّحْلُ یَخْتِمُ خَتْماً وَخِتَاماً یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب شہد کی مکھی اپنے چھتے کو شہد سے بھر دے۔

خَتَمَ عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی اپنے برتن کے دھانے کو مٹی یا موم یا کسی اور چیز سے بند کر دے یہاں تک کہ اس میں نہ کوئی چیز داخل ہو سکے اور نہ کوئی چیز خارج ہو سکے جس چیز کو اس طرح بند کیا گیا ہو اسے مختوم کہتے ہیں اور قرآن کریم میں ہے: اور اہل جنت کو سر بند شراب پلائی جائے گی۔

---

(۱) المعجم الوسیط جلد اول صفحہ ۲۱۸

اس پر غور کرنے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

حضور سید العالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے نبوت کے اس سلسلہ کو مکمل کر دیا اور آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ انبیاء ورُسل کی تکمیل فرمادی اب ان انبیاء میں کوئی نیا نبی داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی انبیاء کرام میں سے کوئی خارج ہوگا۔آپ اس نبوت ورسالت کے دہانے پر موجود ہیں اور آپ کی موجودگی اس سلسلہ کے تکمیل کی واضح دلیل ہے۔

علامہ ماوردی رحمہ اللہ المتوفی ۴۵۰ھ لکھتے ہیں:

وَلَكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّنَ يَعْنِىْ آخِرَهُمْ .

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْب" مِنْ ثَلاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِىّ" وَلا نَبِىَّ بَعْدِى

قَالَ مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ:

وَلَمْ يَجْعَلْ مُحَمَّداً اَبَا اَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ لاَنَّهُ لَوْجُعِلَ لَهُ اِبْناً لَجَعَلَهُ نَبِياً وَلَيْسَ بَعْدَهُ نَبِياً قَالَ اللّٰهُ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ.[1]

محمد -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں یعنی آخری نبی۔

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب دجل فریب

(۱) تفسیر الماروردی ۴/ ۴۰۹

کرنے والے کذاب نہ نکلیں گے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ ان کا نبی ہے لیکن سن لیجئے میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضور محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بنایا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ بھی نبی ہوتا اور حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے بعد تو کوئی نبی ہے ہی نہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ یعنی آپ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔آخری نبی ہیں۔(اس لیے آپ کا کوئی بیٹا نہیں)

علامہ قرطبی المتوفی ٦٦٥ھ لکھتے ہیں:

وخَاتَم بفتح التاء: بِمَعْنى اَنَّهُمْ بِهٖ خُتِمُوا فَهُوَ كَالْخَاتَمِ وَالطَّابَعِ لَهُمْ وَبِكَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنِى اَنَّهٗ خَتَمَهُمْ اَىْ جَاءَ اٰخِرَهُمْ.

خاتم اگر بفتح التاء ہو تو اس کا مفہوم یہ ہوگا ''انبیاء کرام کا سلسلہ آپ کے ذریعے ختم کر دیا گیا۔آپ ان کے لئے بطور خاتم اور طابع کے ہیں''

اور اگر خاتم بکسر التاء ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے انبیاء کرام کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔یعنی آپ سب کے آخر میں تشریف لائے۔

قَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ ! هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَاءِ الْاُمَّةِ خَلَفاً وَسَلَفاً مُتَلَقَّاةً عَلٰى الْعُمُوْمِ التَّامِّ مُقْتَضِيَةً نَصًّا اَنَّهٗ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهٗ[1]

(۱) الجامع لاحکام القرآن تفسیر القرطبی ۱۴/۱۷۳

علامہ ابن عطیہ اندلسی نے کہا:

یہ الفاظ مبارکہ جماعہ علماء امت کے ہاں خلفا اور سلفا عموم تام قبول کیئے ہوئے۔ نصاً اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

علامہ بیضاوی المتوفی ۶۹۱ھ لکھتے ہیں:

وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ آخِرُهُمُ الَّذِیْ خَتَمَهُمْ اَوْ خُتِمُوْا بِهٖ وَلَوْ كَانَ لَهُ ابْنٌ" بَالِغٌ" لاَقَ بِمَنْصَبِهٖ اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا۔[۱]

خاتم النبین کا معنی انبیاء کرام میں آخری نبی ہے جس نے ان کے اس سلسلہ کو ختم کر دیا یا اس کا مفہوم یہ ہے وہ نبی جس کے ذریعے ان انبیاء کرام کے سلسلہ مبارکہ کو ختم کر دیا گیا۔ اگر حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا کوئی بالغ بیٹا ہوتا اور آپ کے منصب تک رسائی حاصل کرتا تو لازمی ہوتا کہ وہ بھی نبی ہوتا اس لئے آپ کسی بالغ کے باپ نہیں کیونکہ آپ خاتم النبین ہیں۔

محدث کبیر عبدالرزاق صاحب المصنف لکھتے ہیں:

عَنْ قَتَادَةَ فِیْ قَوْلِهٖ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ قَالَ آخِرَ النَّبِيِّنَ.

حضرت قتادہ فرماتے ہیں:

خاتم النبین کا معنی آخر النبین ہے یعنی تمام انبیاء کرام میں آخری نبی۔

---

(۱) انوار التنزیل واسرار التاویل تفسیر بیضاوی ۲/ ۲۴۷

ابوحیان اندلسی المتوفی ۷۵۴ھ لکھتے ہیں:

خَاتِم بِکَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنٰی اَنَّهٗ خَتَمَهُمْ اَیْ جَاءَ اٰخِرَهُمْ وَرُوِیَ عَنْهُ عَلَیْهِ السَّلَام" اَلْفَاظ" تَقْتَضِیْ نَصًّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَاتَم بِفَتْحِ التَّاءِ اَنَّهُمْ بِهٖ خُتِمُوْا فَهُوَ کَالْخَاتَمِ وَالطَّابَعِ لَهُمْ [1]

خَاتِم تاء کے کسرہ سے ہوتو اس کا معنی ہے آپ نے انبیاء کے سلسلہ کوختم کر دیا یعنی آپ سب کے آخر میں تشریف لائے۔

خود نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے ایسے الفاظ مبارکہ منقول ہیں جونصاً تقاضا کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدانہیں ہوگا۔

خاتَم تاء کے فتح سے ہوتو اس کا معنی ہوگا آپ کے ذریعے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کر دیا گیاتو آپ انبیاء کرام کیلئے بطور خاتم وطابع ہوئے۔اس کے بعد لکھتے ہیں:

وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّ النُّبُوَّنَ مُکْتَسِبَة" لَا تَنْقَطِعُ اَوْ اِلٰی اَنَّ الْوَلِیَّ اَفْضَلُ مِنَ النَّبِیِّ فَهُوَ زِنْدِیْق" یَجِبُ قَتْلُهٗ قَدِادَّعٰی النُّبُوَّةَ نَاس" فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی ذَالِکَ وَکَانَ فِیْ عَصْرِنَا شَخْص" مِنَ الْفُقَرَاءِ ادَّعَی النُّبُوَّةَ بِمَدِیْنَةِ مَالِقَه فَقَتَلَهُ السُّلْطَانُ بْنُ الْاَحْمَرِ مَلِکُ الْاُنْدُلُسِ بِغَرْنَاطَةَ وَصُلِبَ اِلٰی اَنْ تَنَاثَرَ لَحْمُهٗ [2]

اور جوشخص یہ دعویٰ کرے کہ نبوت کسبی چیز ہے اوراسے اب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے یا یہ دعویٰ کرے کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے پس وہ زندیق ہے اوراسے قتل کرنا واجب ہے۔

---

(۱)(۲) تفسیر البحر المحیط ۷/۲۳۶

کئی بدنصیب لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو مسلمانوں نے انہیں ان کے اس جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں بھی فقراء میں سے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو اندلس کے بادشاہ سلطان بن الاحمر نے اسے قتل کروا دیا اور اسے سولی پر لٹکایا گیا یہاں تک کہ سولی پر ہی اس کا گوشت گل سڑ کر گر گیا۔

علامہ ابن جوزی التوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

خَاتَمَ النَّبِیّنَ : خَاتِم بِکَسْرِ التَّاءِ فَمَعْنَاهُ وَخَتَمَ النَّبِیّنَ وَمِنْ فَتَحِهَا فَالْمَعْنٰی آخِرَ النَّبِیّنَ

قَالَ ابْنُ عَبّاسٍ یُرِیْدُ : لَوْ لَمْ اَخْتِمْ بِهِ النَّبِیّنَ لَجَعَلْتُ لَهُ وَلَداً یَکُوْنُ بَعْدَهُ نَبِیّاً۔[1]

خاتم النبین: خاتم تاء کے کسرہ سے ہے تو اس کا معنی اور حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا ہے اور اگر خاتم تاء کے فتح کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا آخر النبین سب انبیاء کرام سے آخری نبی ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔

حضرت عبداللہ بن عباس ۔رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ ارادہ فرمایا:

اگر میں اپنے حبیب ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ذریعے سلسلہ انبیاء کو ختم نہ کرتا تو میں ان کے بیٹے کو عمر دراز عطا فرماتا تاکہ وہ آپ کے بعد منصب نبوت پر فائز ہو جاتا) چونکہ آپ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آخری نبی ہیں اس لیئے آپ کی اولاد نرینہ بچپن میں وصال فرما گئی۔

---

(۱) زاد المسیر ۶/۳۹۳

علامہ ابن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ لکھتے ہیں:

وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ الَّذِىْ خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطَبَعَ عَلَيْهَا فَلاَ تَفْتَحُ لاَحَدٍ بَعْدَهُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ.[1]

خاتم النبین وہ ذات اقدس ہے جس نے نبوت کو اختتام تک پہنچایا پس اس پر مہر لگادی (اسے سربند کر دیا) پس آپ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد قیامت تک کسی کے لئے بھی اس نبوت کو کھولا نہیں جائے گا۔

مفسر قرآن امام بغوی المتوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں:

وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّنَ : خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النُّبُوَّةَ خاتَم بِفَتْحِ التَّاءِ عَلٰى الاسم آخِرُهُمْ وقَرَءَ الْآخَرُوْنَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلٰى الْفَاعِلِ لِاَنَّهٗ خَتَمَ بِهِ النَّبِيّنَ فَهُوَ خَتَمَهُمْ.

رُوِىَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا حَكَمَ اَنْ لاَ نَبِىَّ بَعْدَهُ لَمْ يُعْلِهِ وَلَداً ذَكَراً يَصِيْرُ رَجُلاً وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّنَ.[2]

اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں یعنی وہ ذات ہیں کہ اللہ نے آپ کے ذریعے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔

خاتم بفتح التاء ہو تو اس کا معنی آخری نبی ہے۔

---

(۱) جامع البیان فی تفسیر القران/تفسیر طبری ۲۲/۱۲

(۲) معالم التنزیل/تفسیر البغوی ۳/۵۳۳

اور اگر بکسر التا ہو تو اس کا معنی ہوگا۔

وہ ذات جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے سلسلہ کو ختم فرما دیا پس حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- انبیاء کے خَاتِم ہوئے۔

حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو آپ کو وہ اولاد نرینہ نہ دی جو سن بلوغت سے تجاوز کرے۔

ختم نبوت پر
انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عہد و میثاق

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ "مُصَدِّقٌ" لِمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ.

اور یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے وعدہ لیا تھا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت عطا فرماؤں گا پھر تم تمام کے بعد میرا شان والا رسول تمہارے پاس تشریف لائے گا وہ تصدیق فرمانے والا ہوگا جو کچھ تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اسکی مدد کرو گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے انبیاء) کیا تم نے اس بات کا اقرار کرلیا اور تم نے اس پر میری بھاری ذمہ داری کو قبول کرلیا۔ تمام انبیاء کرام بولے (اے اللہ!) ہم نے اقرار کرلیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تم گواہ ہو جاؤ اور میں تم تمام کے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیت کریمہ میں ثم کا لفظ قابل غور ہے۔

ثم ترتیب مع التراخی کے لئے آتا ہے۔ یعنی تمام انبیاء کرام پہلے تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تشریف لائیں گے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور آپ کی بعثت میں فاصلہ بھی ہوگا۔ آپ سب انبیاء کرام کے

آخر میں وقفہ سے تشریف لائیں گے۔

علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

اَلرَّسُوْلُ هُنا مُحَمَّد" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمْ فَاَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يُؤْمِنُوا بِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَنْصُرُوْهُ اِنْ اَدْرَكُوْهُ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَاْخُذُوا بِذَالِكَ الْمِيْثَاقَ عَلٰى اُمَمِهِمْ۔(1)

رسول سے مراد اس جگہ حضرت محمد مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں جیسے حضرت علی المرتضیٰ اور مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھم بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے عہد و میثاق لیا تھا کہ وہ اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر ایمان لائیں اگر وہ انہیں پائیں تو ان کی مدد بھی کریں اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ اپنی اپنی امتوں سے اس بات کا عہد میں (کہ وہ محمد مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر جو ان تمام کے بعد آئیں گے ایمان لائیں اور مدد کریں۔

کسی بھی کام کے لئے دفاتر میں ایک فائل تیار ہوتی ہے اور فائل حاکم اعلیٰ تک جاتی ہے اگر اس فائل پر حاکم اعلیٰ اپنے دستخط ثبت کر دے تو فائل میں جو کچھ ہوگا اس کی تصدیق ہوگی اور اگر حاکم اعلیٰ دستخط نہ کرے تو فائل کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔

جملہ انبیاء کرام کو جو کچھ اللہ کی جانب سے عطا کیا گیا یعنی کتاب وحکمت، معجزات مبارکہ، فضائل وکمالات ان سب کی تصدیق آخر میں انبیاء کرام کے مقتدا حضرت محمد مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ہاتھ سے ہوئی۔ آپ کے تصدیق فرمانے سے ان کے جملہ

---

(۱) الجامع لاحکام القرآن/تفسیر قرطبی ۴/ ۱۲۵

کمالات کو سند مل گئی۔

انبیاء کرام سے ایمان لانے کا عہد تو اللہ وحدہٗ نے لے لیا اور پھر خود ہی اسباب مہیا فرمادیے۔ معراج النبی ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی رات جملہ انبیاء ورسل کو مسجد اقصیٰ میں پہنچایا گیا وہاں سب نے رخ مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی زیارت کی اوران کے لئے وعدہ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ کا عملی اظہار کیا اوراور آپ کے پیچھے نماز ادا کرکے آپ کی سیادت وشرافت کا اقرار کیا۔

علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

وَمِنْ هُنَا ذَهَبَ الْعَارِفُوْنَ اِلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ النَّبِيُّ الْمُطْلَقُ وَالرَّسُوْلُ الْحَقِيْقِيُّ وَالْمُشَرِّعُ الْاِسْتِقْلَالِيُّ وَاَنَّ مَنْ سِوَاءُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِيْ حُكْمِ التَّبْعِيَّهِ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔[1]

عرفاء امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی مطلق، رسول حقیقی اور مشرع استقلالی صرف حضور ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ذات ہے اورآپ کے علاوہ انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام اپ کی تبعیت کے حکم میں ہیں۔ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۱) روح المعانی ۳/۱۸۵

قصرِ نبوت کی آخری اینٹ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ.

قَالَ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۴۲)	جلد۳	صفحہ۱۳۰۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۱۲)	جلد۴	صفحہ۱۶۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۶)	جلد۴	صفحہ۴۶۹
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۲	صفحہ۲۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۰۵)	جلد۱۴	صفحہ۳۱۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴۸)	جلد۳	صفحہ۱۲۸
قال شعیب الارنووط:	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۷۹)	جلد۷	صفحہ۲۸۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا بیشک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسے ہے جیسے کہ آدمی نے گھر بنایا پس اسے بڑا حسین وجمیل بنایا مگر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ آتے اس گھر کا چکر لگاتے اور اسکے حسن سے متاثر ہوتے اور یہ کہتے یہاں کونے میں یہ اینٹ کی جگہ کیوں نہیں رکھی گئی۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبین (آخری نبی) ہوں۔

-☆-

قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۰۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۴۱
قال احمد محمد شاکر:	حدیث صحیح		
دلائل النبوۃ للبیھقی		جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
قال للبیھقی:	رواہ البخاری ومسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۶۲۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۰۱
قال للبیھقی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَاراً فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

صحیح البخاری (مختصراً)	رقم الحدیث (۳۳۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۰۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۲۸۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۲۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا پس اس گھر کو مکمل کیا اور اسے ہر قسم کے حسن سے پورا کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس لوگ اس گھر میں داخل ہوتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی ہے۔

پس حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں میں آ گیا ہوں اور انبیاء کرام علیھم السلام کے سلسلہ مبارکہ کو ختم کر دیا ہے۔

-☆-

کتنی واضح اور عمدہ مثال ہے۔ ختم نبوت کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- سے قبل صرف ایک اینٹ کی گنجائش باقی تھی۔ آپ کی تشریف آوری سے وہ جگہ پر ہوگئی۔ آپ خاتم النبین ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

اَلْعَاقِبُ

(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم : لِیْ خَمْسَۃُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ" وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ.

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۵۳۲) جلد۳ صفحہ۱۰۹۷

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۵۴) جلد۴ صفحہ۵۰۶

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۳۱۳) جلد۱۴ صفحہ۲۱۹

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

المصنف عبدالرزاق رقم الحدیث (۱۹۶۵۷) جلد۱۰ صفحہ۴۴۶

المصنف ابن ابی شیبۃ رقم الحدیث (۱۱۷۳۷) جلد۱۱ صفحہ۴۵۷

المسند الحمیدی رقم الحدیث (۵۵۵) جلد۱ صفحہ۲۵۳

الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد۱ صفحہ۱۰۵

مسند الامام احمدؒ رقم الحدیث (۱۶۶۸۰) جلد۱۳ صفحہ۱۳۸

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۸۴۹) جلد۴ صفحہ۳۸۲

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرے پانچ نام ہیں:

۱۔ میں محمد ہوں۔

۲۔ میں احمد ہوں۔

۳۔ میں الماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔

۴۔ میں الحاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کی بروز قیامت اکٹھا کیا جائے گا۔

۵۔ میں العاقب ہوں۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۴۰)	جلد۳	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد۱۳	صفحہ۲۱۱
قال للبغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۵۲۱)	جلد۲	صفحہ۱۲۰
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۷۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۹
دلائل النبوۃ للبیہقی		جلد۱	صفحہ۱۵۲

العاقب کا معانی ملاحظہ ہو۔

اَلْعَاقِبُ : آخِرُ کُلِّ شَیْیءٍ اَوْ خَاتِمُهٗ ۔[1]

ہر چیز کے آخر یا اسکے خاتم کو عاقب کہتے ہیں۔

عاقب کے معنی سے واضح ہوا کہ آپ وہ نبی ہیں جن پر سلسلہ نبوت اختتام پذیر ہوا۔

علامہ ابن الاثیر لکھتے ہیں:

وَفِیْ اَسْماءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعَاقِبُ هُوَ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ۔[2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سے ایک العاقب ہے۔ العاقب اسے کہتے ہیں جو انبیاء کرام میں آخری نبی ہو۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۱) المعجم الوسیط ۲/۶۱۳

(۲) النھایۃ ۳/۲۶۸

صحیح مسلم میں الفاظ اس طرح ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَنَـا مُـحَمَّدٌ" وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُوَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ".

ترجمة الحديث:

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الماحی ہوں: میرے ذریعے کفر کو مٹایا جاتا ہے اور میں الحاشر ہوں: میرے بعد لوگوں کو ان کی قبروں سے اٹھا کر میدان حشر میں اکٹھا کیا جائے گا (سب سے پہلے میں اپنے روضہ اطہر سے باہر آؤں گا)۔ اور میں العاقب ہوں۔ اور العاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

-☆-

امام زھری بھی اس اسم مبارک العاقب کے معنی آخری نبی کرتے ہیں۔

قُلْتُ لِلزُّھْرِیْ وَمَا الْعَاقِبُ ؟ قَالَ اَلَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہ نَبِیٌّ"۔[1]

راوی کہتے ہیں میں نے امام زھری سے سوال کیا

اَلْعَاقِبُ کے کیا معنی ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۵۴) جلد ۱۵ صفحہ ۸۵

مع شرح النووی

(۱) صحیح مسلم مع شرح النووی ۸۶/۱۵

وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

اَمَّا الْعَاقِبُ فَفَسَّرَہٗ فِی الْحَدِیْثِ بِاَنَّہٗ لَیْسَ نَبِیٌّ" اَیْ جَاءَ عَقَبَھُمْ۔(۱)

العاقب حدیث پاک میں اس کی تفسیر یہ کی گئی کہ جس کے بعد نبی نہ ہو۔
یعنی وہ نبی جو سب انبیاء کے بعد تشریف لائے۔

(۱) صحیح مسلم مع شرح النووی ۱۵/۸۶

اَلْمُقَفِّیْ

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاء'' فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں اپنے چند نام بیان فرمائے تو حضور نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، اَلْمُقَفِّی ہوں، نبی التوبۃ ہوں اور نبی الرحمۃ ہوں۔

موارد الظمان	رقم الحدیث (۲۰۹۵)		صفحہ ۵۱۴
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۷	صفحہ ۱۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۹۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۴۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۷

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِیَائُهُمْ کُلَّمَا ذَهَبَ نَبِیٌّ" خَلَفَهٗ نَبِیٌّ". وَاِنَّهٗ لَیْسَ کَائِنٌ" نَبِیٌّ" فِیْکُمْ قَالُوْا.

فَمَایَکُوْنُ ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : تَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْا.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۷۱)	جلد۳	صفحہ۴۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۳۸)	جلد۲	صفحہ۴۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۴۷۳)	جلد۸	صفحہ۱۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۱۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۴۷)	جلد۸	صفحہ۸۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۱۷)	جلد۱۰	صفحہ۸۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- بیان کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک بنی اسرائیل کا نظام حکومت انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام چلاتے تھے۔ جب بھی کسی نبی کا وصال ہوجاتا تو ان کے بعد ایک نبی جانشین ہوتا جو ان کو امور کو سرانجام دیتا اور میرے بعد تو کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے۔

صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ پھر امور مملکت کیسے چلیں گے۔

آپ نے ارشاد فرمایا میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہونگے۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اگر کسی نئے نبی کی پیدائش متوقع ہوتی تو آپ ایسا ہرگز ارشاد نہ فرماتے۔ آپ کا واضح الفاظ سے فرمانا:

وَانَّهُ لَيْسَ كَائِنٌ " بَعْدِىْ نَبِىٌّ " فِيْكُمْ.

میرے بعد تم میں کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں۔

اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ خاتم النبین ہیں اور آپ کی تشریف آوری پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ : صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ : بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ يَقُوْلُ : اَمَّا بَعْدُ : فَاِنَّ خَيْرَ الْاُمُوْرِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" وَكَانَ يَقُوْلُ :

مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْناً اَوْضِيَاعاً فَعَلَيَّ اَوْاِلَيَّ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۷۳
قال الالبانی:	صحیح		

....

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں

حضور رسول اللہ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی چشمان مبارک سرخ ہوجاتی تھیں، آپ کی آواز مبارک میں علو آجاتا اور آپ کا غضب مبارک شدید ہوجاتا گویا کہ حضور

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸٦٧)	جلد۲	صفحہ۲٦۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۳	صفحہ۱۸۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد۱	صفحہ۵۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۹۵۴)	جلد۳	صفحہ۲۴۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۹۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۵۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۸۲
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۱۷۸۵)	جلد۳	صفحہ۱۴۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۵۹۹)	جلد۲	صفحہ۲۷۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۷٦)	جلد۹	صفحہ۳۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۹۷۴)	جلد۵	صفحہ٦۷۹
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۵٦۲۸)	جلد۳	صفحہ۴۴۴

-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کسی اچانک حملہ کرنے والے لشکر سے خبردار کررہے ہوں کہ وہ صبح تم پر حملہ کیا چاہتا ہے وہ شام تم پر حملہ کیا چاہتا ہے۔

اور آپ فرماتے مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے اور اپنی دونوں انگلی مبارک، انگلی شہادت اور درمیان والی انگلی کو ملالیا کرتے تھے پھر فرماتے

امابعد! خیرالامور کتاب اللہ (قرآن کریم) ہے۔

خیرالھدیٰ محمد (مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-) کی ہدایت ہے شـــرالامــور مُحْدَثَات (دین میں نئی نئی باتیں) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور آپ نے فرمایا کرتے تھے جو شخص مال ودولت چھوڑ کر دنیا سے جائے وہ مال ودولت اس کے اہل وعیال کا ہے۔

جو شخص قرض چھوڑ کر یا تنگدست (بے سرمایہ) عیال چھوڑ کر دنیا سے جائے تو وہ قرض میرے ذمہ ہے یا وہ عیال میرے پاس آجائیں (میں ان کا انتظام کرادوں گا)۔

-☆-

اس حدیث پاک پر غور فرمایئے: اگر کسی اور نبی کی گنجائش ہوتی تو نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کبھی اپنی دو انگلیوں کو نہ ملاتے کیونکہ نبی کی نبوت پر ایمان لانا جہاں عام آدمی کے لئے ضروری ہوتا ہے وہاں خود نبی پر بھی لازم ہوتا ہے۔

اس فرمان مبارک میں کُــلُّ بِــدْعَةٍ ضَلاَ لَةٌ" کا لفظ ہے۔ ہر بدعت ضلالت ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو رافع سنت ہے وہ گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ تو جو نبی بن کر خود حضور کی حیثیت کو ختم کرنے والا ہو وہ ضلالت میں کیوں نہیں اور اس کا ٹھکانہ جہنم کیوں نہیں۔

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اللّٰہَ زَوّٰی لِیَ الْاَرْضَ اَوْقَالَ اِنَّ رَبِّیْ زَوّٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا.

وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ'' وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۴	صفحہ۷۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد۳	صفحہ۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد۵	صفحہ۴۰۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۵۲)	جلد۴	صفحہ۳۶۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۰۷)	جلد۳	صفحہ۲۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ		جلد۴	صفحہ۲۵۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۸۳)	جلد۴	صفحہ۴۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا ہے اور میں نے اس زمین کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا ہے اور بے شک میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ میں نبی ہوں (سن لیجئے) میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی کوئی نبی نہیں۔

-☆-

سبحان اللہ نگاہ نبوت پر قربان جایئے۔ مستقبل میں جمیع حالات کا مشاہدہ کر رہی ہے اور آنے والے فتنوں کو بھی دیکھ رہی ہے اور یہی نگاہ اپنی امت کو ان فتنوں سے آگاہ بھی کر رہی ہے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد۲	صفحہ۴۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۱۰۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۳۸)	جلد۱۶	صفحہ۲۲۰
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۴۰۱۵)	جلد۱۴	صفحہ۲۱۵
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۴)	جلد۱۶	صفحہ۲۹۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۷۹)	جلد۱۱	صفحہ۳۱۶

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : نَظَرَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَھُمْ اَلْف'' وَاَصْحَابُہٗ ثَلاَثُمِائَۃٍ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّیَدَیْہِ وَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ

اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَاوَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لاَ تُعْبَدُفِی الْاَرْضِ

فَمَازَالَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ مَادّاً یَدَیْہِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ حَتّٰی سَقَطَ رِدَاؤُہٗ عَنْ مَنْکِبَیْہٖ فَاَتَاہُ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذَ رِدَائَہٗ فَاَلْقَاہُ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ الْتَزَمَہٗ مِنْ وَرَائِہٖ وَقَالَ:

یَانَبِیَّ اللّٰہِ کَفَاکَ مُنَاشَدَتُکَ رَبُّکَ فَاِنَّہٗ سَیُنْجِزُ لَکَ مَاوَعَدَکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْتَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلاَئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ فَاَمَدَّھُمُ اللّٰہِ بِالْمَلاَئِکَۃِ.

سنن الترمذی   رقم الحدیث (۳۰۹۲)   جلد ۵   صفحہ ۵۵

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا مجھے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب-رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا:

غزوہ بدر کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار تھی اور آپ کے صحابہ تین سو تیرہ تھے تو نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-قبلہ رخ ہو گئے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے اللہ کی بارگاہ میں پھیلا دیا اور اپنے رب کو پکارنا شروع کر دیا۔

اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کر دے۔اے اللہ اگر تو نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت موقوف ہو جائیگی (یعنی زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا)۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۱)	جلد۳	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد۴	صفحہ۳۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۱۴
المسند البزار	رقم الحدیث (۱۹۶)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
دلائل النبوۃ للبیہقی		جلد۳	صفحہ۵۱
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۶۳۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۵۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۵۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- مسلسل بلند آواز سے اپنے رب سے دعائیں مانگتے رہے قبلہ رخ اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک جو آپ کے کندھوں پر تھی نیچے آرہی۔

پس حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- حاضر خدمت ہوئے آپ نے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی چادر دوبارہ کندھوں پر ڈال دی پھر بے قابو ہوکر آپ کے پیچھے سے آپ سے چمٹ گئے اور عرض کی

یا نبی اللہ آپ کی اپنے رب سے دل وجان سے مناجات کافی ہوچکی مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ آپ سے کئے گئے وعدہ کو آپ کی خاطر ضرور پورا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمادیں۔

اور یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہاری ایک ہزار فرشتہ سے مدد فرمانے والا ہوں جو لگاتار آنے والے ہیں۔ پس اللہ نے فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائی۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور فرمایئے اگر حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد کسی اور نبی نے پیدا ہونا ہوتا تو آپ کبھی بھی

اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ.

اے اللہ! اگر تو نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کردیا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔

نہ فرماتے۔ آپ کا یہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

اخلاص وللّٰہیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ ہم دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہوں ہم جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللٰہیت عطا فرمائے اور ہمیں خلوص کی وہ مٹھاس عطا فرمائے جو وہ اپنے مقربین کو عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں اولین بات یہ ہے کہ

ہم جو بھی نیک عمل کریں اس کے لئے سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔ کیونکہ نیک اعمال کی روح حسن نیت ہے اور اگر عمل صالح کی نیت اچھی نہ ہو تو وہ عمل عمل صالح کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ کے پیارے حبیب اور ہم کے آقا و مولیٰ کے ارشادات گرامی سنئے!

اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں

عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَ اِلَیْہِ۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی:	صحیح۔مشہور		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۸۸
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۸)	جلد۴	صفحہ۴۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۶۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۸
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد۵	صفحہ۶۰
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد۶	صفحہ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۱۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا امام مالک بروایۃ الامام محمد/ رقم الحدیث (۹۸۱)			صفحہ۳۰۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۵)	جلد۱	صفحہ۲۶۰
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۸)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد۸	صفحہ۹۱

ترجمۃ الحدیث:

امیر المومنین ابوحفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے۔ پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تاکہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تاکہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

شرح مشکل الآثار رقم الحدیث (۵۱۰۷) جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

مسند ابی داود الطیالسی رقم الحدیث (۳۷) صفحہ ۹

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۴۲) جلد ۱ صفحہ ۷۳

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۴۳) جلد ۱ صفحہ ۷۴

سنن الدارقطنی رقم الحدیث (۱۲۸) جلد ۱ صفحہ ۴۶

ذرا توجہ فرمایئے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی اس کا ہر قدم نیکی اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللّٰہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان تر و تازہ ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ''اللہ'' بھی مل جاتا ہے۔ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے

الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جارہا ہے تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور اسی پرنور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْ ءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہوتو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

نشان بندگی

وَمَا اُمِرُوا اِلاّ لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلاۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ وَذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمۃِ۔[1]

انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کے مخلص بنتے ہوئے باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور وہ قائم کریں صلاۃ کو اور ادا کریں زکاۃ اور یہی ملت قیمہ کا دین ہے۔

وَاَقِیْمُوا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔[2]

اور ہر صلاۃ ادا کرتے وقت اپنے چہروں کا رخ قبلہ کی طرف کرلیا کرو اور اسے ہی پکارو اس کے دین کے مخلص بنتے ہوئے۔

عبادت و بندگی صرف اور صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہی کیلئے ہے۔ انسان کا سر بندگی صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ کسی اور کو معبود تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

اھل ایمان اخلاص وللّٰہیت سے اس کے دین پر کاربند رہا کرتے ہیں۔ اھل ایمان کا اوڑھنا بچھونا اللہ کی رضا ہوا کرتا ہے وہ اس دین کے جملہ امور رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں۔

ایک مسلم کا سب کچھ اس کا دین ہی ہے اسکی عبادت اسکا کاروبار اس کے جملہ معاملات

(۱) البینہ

(۲) الاعراف ۷/۲۹

سب کے سب دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤوں کے ناخنوں تک دین میں ڈوبا ہوا ہے۔اسکی دنیا دنیا نہیں بلکہ یہ بھی اس کا دین ہے کیونکہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔وہ کسی بھی لمحہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر اٹھتی ہے تو تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام پر اور وہ اخلاص کا پیکر بن کر تمام کام کیا کرتا ہے وہ ایسا کیوں کرتا ہے کہ یہ اس کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم الٰہی کی اتباع ہی مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔

حُنفاءَ :

حنفاء: یہ حنیف کی جمع ہے۔

الدکتور خلیل الجُرّ لکھتے ہیں

الحنیف : الذی یمیل الی الحق فی الدین [1]

جو دین میں حق کی طرف مائل ہو اسے حنیف کہتے ہیں۔

اھل ایمان کے دل کا میلان دین کی طرف ہوا کرتا ہے وہ اخلاص کے پیکر ہر وقت دین کی طرف جھکتے ہیں اور انہیں دینی تعلیمات و ہدایات پر عمل کر کے ہی چین و سکون ملا کرتا ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال ابو عبداللہ الحارث بن اسید المحاسبی

مَنْ صَحَّحَ بَاطِنَهُ بِالْمُرَاقَبَهِ وَالْاِخْلَاصِ زَیَّنَ اللّٰهُ تَعَالٰی ظَاهِرَهُ بِالْمُجَاهَدَةِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ. [2]

(۱) لاروس صفحہ ۴۶۸

(۲) الطبقات الکبریٰ للشعرانی ۱/۷۵

حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جس نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاھدہ اور اتباع سنت سے آراستہ کر دیتا ہے۔

یہ سعید روحیں اخلاص کی اسی لیے دلدادہ ہیں کہ اس کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ مجاھدہ کی توفیق دیتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرماتا ہے۔

قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے

وَعَنْ ابِی امَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُل" إِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَرَاَیْتَ رَجُلاً غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ، مَالَہٗ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لاَ شَیْءَ لَہٗ. ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لاَ یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلاَّ مَا کَانَ لَہٗ خَالِصاً وَابتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! آپ کا جہاد میں شریک اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اجر وثواب کا بھی خواستگار ہے اور ناموری کا بھی خواہش مند ہے۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹)	جلد۱	صفحہ۶۱
قال المحقق:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد۶	صفحہ۲۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد۲	صفحہ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۸۸۱)	جلد۴	صفحہ۱۶۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۲)		جلد۱	صفحہ۸۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۶۶)	جلد۲	صفحہ۳۵۰

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس کیلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر وثواب نہیں

پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ عمل صرف اسی کیلئے ہو اور اس کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا کا طالب ہو۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کس درجہ دانا و بینا تھے نیک اعمال کرتے ہوئے جو عوارض لاحق ہو سکتے ان سب کے بارے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کرلیا کرتے تھے تاکہ دین اپنی پوری رعنائی اور آب وتاب سے تاقیامت ضیابار رہے اور اسکی تعلیمات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

اس حدیث پاک میں عرض کی جاتی ہے

یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی جہاد کررہا ہے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے بے تاب ہے بلکہ جذبہ جہاد سے یوں لبریز ہے کہ دشمن کے تیر وتفنگ سے لڑ پڑا ہے اس عمل سے اسکی نیت ہے کہ اس کا خالق و مالک اجر وثواب عطا فرمائے اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت بھی ہے کہ لوگ اسے بہادر کہیں شجاعت و بہادری میں اس کا نام نمایاں ہو۔

ظاہری طور پر یہ جذبہ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تلواروں سے ٹکرانے اور نیزوں سے بھڑ جانے میں نیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب کا حصول ہے لیکن ساتھ یہ بھی جذبہ ہے کہ لوگ اسکی تعریف وتوصیف کریں۔

اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیت میں جو فساد چھپا تھا اس پر کاری

ضرب لگائی اور اھل ایمان کو بتایا ایسا آدمی اللہ کے ہاں کسی قسم کے اجر وثواب کا مستحق نہیں۔

کیوں؟ اس لیئے کہ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لایَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ الاَّ مَا کَانَ لَهٗ خَالِصاً وَابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ .

بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ عمل خالصۃً اسی کیلئے ہواور اس کے ذریعے اس وحدہٗ لاشریک کی رضا مطلوب ہو۔

اللہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے اس کا کوئی مثیل وشریک نہیں اس لیئے وہ عمل بھی وہی قبول کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت صرف اسی وحدہٗ لاشریک کی رضا وخوشنودی ہو جس عمل کی نیت میں ذرہ سی بھی ملاوٹ آجائے اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں کرتا۔

صرف نیت کی سمت درست کرنے نیت وارادہ کا قبلہ صحیح کرنے سے انسان کا عمل قبول ہو جاتا ہے۔ آج ہمیں چاہیئے کہ جو بھی نیک کام کرنے لگیں اس کے کرتے وقت نیت کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی وخوشنودی حاصل ہو پھر دنیاوالوں کی تعریف وتوصیف سے بے نیاز ہوکر نیک کام کیا جائے یوں کہ اس عمل صالح کرتے وقت مخلوق کا خیال تک نہ آئے۔

جہاد جیسا عمل کتنی فضیلت رکھتا ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی توپوں سے لڑا جاتا ہے۔ اس کی گولیوں کا سامنا کیا جاتا ہے اس عالم میں بھی اولیت نیت کو ہے اگر نیت درست ہے تو یہ سب کچھ قبول ہے اور اگر نیت درست نہیں یہ سب کچھ بے کار ہے۔

فلاح پانے والا

وَرُوِیَ عَن ابِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ : قَد اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْماً وَلِسَانَہٗ صَادِقاً ونَفْسَہُ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہُ مُستَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُستَمِعَۃً وَعَیْنَہُ نَاظِرَۃً فَامَّا الاُذُنُ فَقَمِعٌ وَالعَیْنُ مُقِرَّۃٌ بِمَا یُوعِیَ القَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیاً.

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۲۱۲۰۷) — جلد۱۵ — صفحہ۴۸۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

شعیب الایمان للبیھقی (۱)/ رقم الحدیث (۱۰۸) — جلد۱ — صفحہ۱۳۲

الجامع لشعیب الایمان للبیھقی (۲)/ رقم الحدیث (۱۰۷) — جلد۱ — صفحہ۳۴۹

قال عبد العلی عبد الحمید قال الھیثمی: اسنادہ حسن

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۵۲۰۰) — جلد۳ — صفحہ۱۴۳۵

کنز العمال — رقم الحدیث (۲۵۵) — جلد۱ — صفحہ۶۸

الدر المنثور — جلد۲ — صفحہ۲۳۷

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۱۴) — جلد۱ — صفحہ۶۳

قال الھیثمی رواہ احمد والبیھقی وفی اسناد احمد احتمال التحسین

وقال المحقق: حسن

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۳۹۱۱) — جلد۳ — صفحہ۳۸۸

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۴۲۶۴) — جلد۳ — صفحہ۵۳۰

مجمع الزوائد — رقم الحدیث (۱۷۷۲۱) — جلد۱۰ — صفحہ۴۰۱

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

فلاح پا گیا وہ آدمی جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا اور اپنے دل کو (دلی بیماریوں سے) سالم اور اپنی زبان کو سچ اور اپنے نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق وعادات کو شریعت کے مطابق درست کر دیا گیا اور اس نے اپنے کانوں کو حق سننے والا اور آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنا دیا۔

بہرحال کان دل تک پہنچانے کا آلہ ہے اور آنکھیں ان چیزوں کو ثابت کرتی ہیں جن کو دل یاد رکھتا ہے اور یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنے دل کو (حق بات) یاد رکھنے والا بنا دیا۔

-☆-

عربی زبان میں کامیابی کا معنی دینے کیلئے کئی لفظ ہیں ان میں ایک لفظ ''فلاح'' بھی ہے یہ لفظ کسی ادھوری اور نامکمل کامیابی کے لیے نہیں بولا جاتا بلکہ اس کامیابی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو ہمہ جہت اور مکمل ہو بلکہ پورے کلام عرب میں کامیابی کیلئے کوئی لفظ ''فلاح'' سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور سید العالمین معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سعید لوگوں کا ذکر کیا ہے جنکے مقدر میں کامیابی ہے یہ کامیابی ناتمام نہیں بلکہ کامل و مکمل ہے آیئے ان سعید لوگوں کی خوبیوں پر نظر ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوں کہ اے خالق و مالک ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کر دے۔

مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ:

جس آدمی نے اپنے قلب کو ایمان کیلئے ہر قسم کی آمیزش سے پاک کر دیا۔

خالص اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی ملاوٹ اور کھوٹ نہ ہو بالکل صاف اور نتھری ہوئی ہو۔ دل کو ایمان کیلئے خالص کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ دل صرف اور صرف ایمان کیلئے ہو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بلاچوں وچرا تسلیم کرنے والا ہو۔ یہ دل نفاق کے داغوں سے معرا ہو شک وشبہ کے اثرات سے محفوظ و مامون ہو۔

دل ان چیزوں سے بھی پاک ہو جن سے اسے بیماری لاحق ہوتی ہے۔ کذب (جھوٹ) سے دل داغدار ہوتا ہے گناہ سے اس میں سیاہی آتی ہے گناہانِ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہو۔

جَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْماً:

اللہ تعالیٰ جس پر مہربانی فرماتا ہے اس کے قلب کو درست کر دیتا ہے۔ جس کا قلب درست ہے اس کے تمام اعضاء درست ہیں۔ اگر نیت اچھی ہے اگر نیت رضائے الٰہی ہے تو تمام اعضاء وہی کریں گے جس سے خالق و مالک راضی ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ.

ترجمة الحديث:

جسم میں ایک گوشت کا ٹکرا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر اس میں فساد ہے تو تمام جسم فساد میں مبتلا ہے سن لیجئے وہ دل ہے۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۹۷) جلد ۱ صفحہ ۵۳۲

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۲۸۸) جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۵۹۹) جلد ۳ صفحہ ۴۰۸

صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۲) جلد ۱ صفحہ ۲۸

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۲۵۸۵) جلد ۲ صفحہ ۵۴۲

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۷۳۱) جلد ۲ صفحہ ۳۲۱

قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۹۸۴) جلد ۴ صفحہ ۳۸۸

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۲۲۴) جلد ۳ صفحہ ۳۰۵

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۱۶۲۴) جلد ۹ صفحہ ۲۱

اگر دل اچھا ہے تو تمام اعضاء اچھے ہیں یعنی اگر نیت خالص ہے اس میں کسی قسم کا فتور نہیں تو جسم کے تمام اعمال بھی انشاء اللہ درست ہوں گے رضائے الٰہی کے جذبے سے سرشار مرد مومن کی زبان سچ کی دلدادہ ہوا کرتی ہے زبان کسی کے خلاف طعن و تشنیع نہیں کرتی زبان گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے مامون و محفوظ ہوا کرتی ہے۔

اسی طرح کان آنکھیں بھی شرعی دائرے کے اندر رہا کرتے ہیں۔ کان کسی کے خلاف باتیں نہیں سنتے دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے کی باتیں سننے سے کان بہرے ہو جاتے ہیں وہ ہمیشہ حق و سچ سنا کرتے ہیں کلماتِ خیر کانوں سے ٹکراتے ہیں آنکھیں اس طرف نہیں اٹھتی جہاں انہیں اٹھانے سے شریعت نے منع کر دیا ہے یہ آنکھیں اٹھتی ہیں قرآن کریم کے نور بھرے اوراق پر اٹھتی ہیں احادیث مقدسہ کی کتب کا کیف لیتی ہیں اسلاف کے کارناموں سے بھری کتاب سے شادکام ہوتی ہیں والدین کی زیارت کرتی ہیں علماء و صلحاء کے جمال سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔

اسی طرح جس کا قلب درست ہے نیت صالح ہے اس کے ہاتھ پاؤں راہِ حق میں اٹھتے ہیں نیکی کی طرف چلتے ہیں اور ہر اس جگہ جانے سے اور تصرف کرنے سے رک جاتے ہیں جہاں جانے سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو سلیم بنا دے وہ کامیاب و کامران ہے

لسانه صادقاً:

سچائی مومن کا زیور ہے سچائی سے ہی مومن کے حسن میں تابانی ہے اسے جھوٹ سے نفرت ہے وہ جھوٹ سے یوں نفرت کرتا ہے جیسے انسان کریہہ المنظر بیماری سے نفرت کرتا ہے۔

سچائی مومن کی پہچان اور اسکے جنتی ہونے کی سند ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْكُم بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَايَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدق کو لازم پکڑو! کیونکہ صدق ''البر'' کی طرف لے جاتا ہے اور

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۳۱۹)	جلد۳	صفحہ۵۵۸
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۹۳۲)		جلد۳	صفحہ۱۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۰۷)	جلد۵	صفحہ۱۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۴۳)	جلد۵	صفحہ۲۲۶۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۳۸)	جلد۳	صفحہ۵۲۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۸۱۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۷۴)	جلد۱۳	صفحہ۱۵۲
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		

''البر'' جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ بندہ مومن سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اے اھل ایمان! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ''الفجور'' کی طرف لے جاتا ہے اور'' الفجور'' نار (آگ) کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

سچ کتنی بڑی دولت ہے جو سچ کا دلدادہ ہے وہ جنت کا سزاوار ہے۔ یقیناً وہ آدمی فلاح پا گیا جس نے اپنی زبان کو سچا کر دیا۔

نفسہ مطمئنہ:

نفس کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔ نفسِ امارۃ:

یہ نفس برائی کا دلدادہ ہے بدی اس کی سرشت میں ہے۔ یہ ہر وقت انسان کو گناہوں کی جانب راغب ہی نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ یہ نیکی نہیں کرتا بلکہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے جب یہ بدی کر نہ لے اسے سکون نہیں ملتا۔ العیاذ باللہ من ذالک

۲۔ نفسِ لوّامۃ:

یہ نفس برائی کرنے کے بعد ملامت کرتا ہے گناہ کرنے کے بعد انسان کو شرم دلاتا ہے یہ نفس غنیمت ہے کہ انسان سے اگر کوئی جرم وخطا سرزد ہو جائے تو یہ بعد میں اسے احساس دلاتا ہے کہ تو نے نافرمانی کی ہے اب اللہ الکریم کی بارگاہ میں رجوع کرلے۔

۳۔ نفسِ مطمئنہ:

یہ نفس سکون واطمینان کی دولت سے لبریز نفس ہے یہ ہمیشہ نیکی کرتا ہے نیکی سے محبت اس درجہ رکھتا ہے کہ اسے سکون ہی نیکی وبرّ میں ہے یہ اوامر الٰہی کو بطریق احسن بجالاتا ہے نواھی سے اجتناب کرتا ہے بلکہ نواھی کے نزدیک بھی نہیں جاتا یہ نفس ایمان کی حقیقی بہاروں سے سرفراز ہے۔

جو اھل ایمان اپنے نفس کو مطمئنہ کر لے اس جیسا سعید کون ہوسکتا ہے اور حقیقی فلاح وکامیابی اسے ہی ہے جس کا نفس مطمئنہ ہے۔ ایسے نفس مطمئنہ والے مرد سعید کو وقت نزع پکارا جاتا ہے:

یَاۤاَیَّتُھَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ.

اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے رب کی طرف تو رب سے راضی تیرا رب تجھ سے راضی (اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرماتا ہے) میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

خَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً :

اللہ تعالیٰ جس کے اخلاق واطوار عادات وشمائل شریعت غرّا کے مطابق کردے وہ بڑا سعید ہے۔ اصل کام شریعت مطہرہ پر کاربند رہنا ہے جس کے اعمال شریعت مطہرہ کے بنائے ہوئے نشانات سے سرموانحراف نہ کریں وہ دونوں جہاں میں کامیاب وکامران ہے۔

جَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً :

اللہ تعالیٰ کا جس پر کرم ہوتا ہے اس کے کان سننے والے اور اسکی آنکھیں دیکھنے والی

بنا دیتا ہے بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جو کانوں کے صحیح ہونے کے باوجود نہیں سنتے آنکھیں درست ہونے کے باوجود نہیں دیکھتی یہ لوگ جہنم کا ایندھن ٹھہرتے ہیں کیونکہ نہ یہ حق بات سنتے ہیں اور نہ کسی کو دیکھ کر نصیحت پکڑتے ہیں۔

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْراً مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ لَهُمْ قُلُوْب" لاَ يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُن" لاَ يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَان" لاَيَسْمَعُوْنَ بِهَا. اُولٰئِكَ كَالاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ. اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ.[1]

اور ہم نے جہنم کیلئے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سمجھتے نہیں انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے دیکھتے نہیں انکے کان تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ غافل ہیں۔

جن کے دل حق بات نہ سمجھیں جن کی آنکھیں حق بات نہ دیکھیں جن کے کان حق بات نہ سنیں وہ جہنم کے سزاوار اور غضب الٰہی میں گرفتار ہیں تو جن کے دل حق بات سمجھتے ہوں اور حق پر یقین کامل رکھتے ہوں جن کی آنکھیں حق بات دیکھتی ہوں اور اس پر ایمان کامل ہو اور جن کے کان حق سنتے ہوں اور یقین کی دولت سے لبریز ہوں تو ایسے سعید لوگوں کیلئے جنت ہے اللہ کی رضا کا مقام ہے اسکے دائمی انعامات ہیں۔

اے اللہ! اھل ایمان کے کان کھول دے جس سے ہر حق بات سنتے رہیں اور اپنے

---

(۱) الاعراف/۱۷۹

ایمان کو جلا بخشتے رہیں اور انکی آنکھیں وا کردے جس سے ہر حق کو دیکھتے رہیں اور ایمان وایقان کی مزید دولت سمیٹتے رہیں۔

اَمَّا الاُذُنُ فَقَمعٌ" :

جبران مسعود لکھتے ہیں:

اَلقَمعُ : اٰلَۃ" مَخرُوطِیَّۃُ الشَّکلِ تُوضَعُ عَلٰی فَمِ الاِنَاءِ فَتُصَبُّ فِیہِ السَّوَائِلُ۔[1]

قَمع :مخروطی شکل کے اس الہ کو کہتے ہیں جسے برتن کے منہ پر رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں سائل چیزیں ڈالی جاسکیں۔

کان دل کیلئے ایسا آلہ ہے کہ بیرونی آوازیں اس کے ذریعے دل تک پہنچتی ہیں۔ یہ آوازیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی۔ سیرت انسانی کیلئے مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر بھی۔ تعلیمات اسلامیہ کے موافق بھی ہوتی ہیں اور مخالف بھی۔کان صرف ایک واسطہ اور ذریعہ ہے اس سے ہر قسم کا مواد دل تک اتر جاتا ہے۔

بس جو مرد مومن اپنے کان کی حفاظت کرتا ہے ایسی کوئی چیز اندر داخل نہیں ہونے دیتا جو اس کے دین وایمان کو نقصان پہنچا سکے اسکے ذکر وفکر اور ذوقِ عبادت میں خلل ڈال سکے وہ یقیناً اپنے ایمان وایقان کو بچالیتا ہے اور اس کے ذکر وفکر اور ذوق عبادت میں فتور نہیں آتا۔

یہ دور خیر القرون نہیں ہے۔زمانہ نبویہ علٰی صاحبھا الصلاۃ والسلام سے بعد نے شیطان کی دخل اندازی کو مزید سھل بنادیا ہے۔جو اس گئے گزرے وقت میں ذراسی بے احتیاطی برتے

---

(۱) الرائد صفحہ ۱۲۰۴

گا اسے کافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اب تو جگہ جگہ ایسی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں جو نعمت ایمان کو ضائع کر سکتی ہیں اس لیے ہمیں چاہیئے کہ اپنی سماعت کی حفاظت کریں ہر ایک کی بات سننے سے احتراز کریں صرف اسی آدمی کی باتیں سنیں جس کے دین و ایمان کی دل گواہی دے رہا ہو۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے ایمان و یقین کی حفاظت فرما۔ آمین

ببرکة سيدالمرسلين صلى الله عليه وآله وسلم.

حلاوۃ الایمان

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلاوَةَ الْإِيْمَانِ : اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا. وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءُ لاَ يُحِبُّهُ اِلاَّ لِلّٰهِ، وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۵
قال حمزہ احمد الزین:	الحدیث صحیح من طریقیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۴۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۹۹۷)		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

تین چیزیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت وچاشنی کو پالیا

۱۔ اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں

۲۔ جس بھی آدمی سے محبت کرے تو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۳۔ کفر میں واپس لوٹ جانا یوں ناپسند ہے جیسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

-☆-

جب ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے عبادت الٰہی کا کیف نصیب ہوتا ہے سر بندگی جھکا کر سبحان ربی اللہ علیٰ کہنے کا لطف آتا ہے۔ حلاوتِ ایمان کے سبب زندگی کی جملہ ساعتیں ذکر الٰہی میں بسر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا طبیعت کا لازمہ بن جاتا ہے۔ حلاوتِ ایمان مقدر میں ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر کاربند رہنا زندگی کا حاصل ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص وللّٰہیت کی سعادت ارزانی فرمائے اور اپنا عبد خاص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایمان کامل

عَنْ اَبِی فِرَاسٍ – رَجُل" مِنْ اَسْلَمَ – قَالَ
نَادَی رَجُل" فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا الْاِیْمَانُ ؟ قَالَ :
"اَلْاِخْلَاصُ"

ترجمة الحدیث:

حضرت ابو فراس اسلمی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے
ایک آدمی نے ندادی تو عرض کی یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اخلاص"

-☆-

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳)
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳) جلد ۱ صفحہ ۱۰۴
قال الالبانی: صحیح

(عَنْ اَبِی فَرَاسٍ) قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ:

"سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ"

فَنَادَی رَجُل" یَارَسُوْلَ اللّٰہِ !

مَاالْاِسْلَامُ ؟ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکَاۃِ

قَالَ : فَمَاالْاِیْمَانُ ؟ قَالَ اَلْاِخْلَاصُ

قَالَ: فَمَاالْیَقِیْنُ ؟ قَالَ اَلتَّصْدِیْقُ بالقیامۃ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوفراس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتمہارا جی چاہتا ہے مجھ سے پوچھو

ایک آدمی نے ندادی یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

شعب الایمان رقم الحدیث (۶۸۵۸) جلد ۵ صفحہ ۳۴۲

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳)

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳) جلد ۱ صفحہ ۱۰۴

قال الالبانی: فالحدیث متصل ورجالہ کلھم ثقات فالاسناد صحیح

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلاۃ (نماز) قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔

اس نے پھر عرض کیا ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اخلاص''

اس نے پھر عرض کی یقین کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کی تصدیق کرنا۔

-☆-

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار پڑھیئے بلکہ لوحِ دل پر لکھیئے ایمان اخلاص ہے اس سے بڑھ کر اخلاص کی اور کیا اہمیت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایمان قرار دے رہے ہیں تو گویا جس خوش نصیب کے پاس اخلاص وللّٰہیت ہے وہ ایمان کے وصف سے متصف ہے۔ اسے ایمان کے وصف سے متصف کرنے والے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اب غور کیجیئے اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا کیا عالم ہوگا اس دنیا میں بھی عالم برزخ میں بھی اور عالم آخرت میں بھی، یہ مومن یہ صادق الایمان دونوں جہاں میں سرخرو ہے۔

حسن نیت کے سبب
قیام اللیل کا اجر وثواب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَہٗ وَھُوَ یَنْوِیْ اَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی اَصْبَحَ کُتِبَ لَہٗ مَانَوٰی وَکَانَ نَوْمُہٗ صَدَقَۃً عَلَیْہِ مِنْ رَبِّہٖ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۱	صفحہ۶۹
قال المحقق:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۳	صفحہ۲۵۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۴۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۱۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک الحاکم		جلد۱	صفحہ۳۱۱
قال للحاکم:	ھذا حدیث صحیح علٰی شرط الشیخین		
تلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۳۱۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۶)	جلد۱	صفحہ۵۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سونے کیلئے اپنے بستر پر دراز ہوا اس کی نیت ہے کہ وہ رات کو اٹھے گا اور صلاۃ التہجد ادا کرے گا تو اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوئے ہوئے صبح ہوگئی تو اس کے اعمال نامہ میں جو اس نے (صلاۃ التہجد) کی نیت کی تھی اسے لکھ دیا جائے گا اور اس کا سو جانا اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگا۔ -☆-

جس طرح جاگنے جاگنے میں فرق ہے اسی طرح سونے سونے میں بھی فرق ہے۔ ایک آدمی کا بیدار ہونا سراپا رحمت ہوا کرتا ہے وہ بیداری میں ذکر الٰہی کرتا ہے صلاۃ ادا کرتا ہے تلاوت قرآن کریم سے شادکام ہوتا ہے بلکہ اس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ یاد الٰہی سے معمور ہوتا ہے تو دوسرا آدمی بیدار ہو کر فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ الاکبر کی نافرمانیاں کرتا ہے

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۱۷۲)	جلد۲	صفحہ۱۹۵
المستدرک	رقم الحدیث (۱۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۶۱۷
قال الحاکم:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۷۲۴)	جلد۳	صفحہ۲۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۱۸۶)	جلد۵	صفحہ۲۴۸
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۱۵۸
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۱۰	صفحہ۳۶

اسکے احکامات کا استہزا کرتا ہے برائی سے صرف رغبت ہی نہیں کرتا بلکہ بدمستوں کی طرح برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو یقیناً ان دونوں آدمیوں کی بیداری، بیداری میں فرق ہے ایک کا جاگنا رضائے الٰہی کیلئے ہے تو دوسرے کا جاگنا غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح سونے سونے میں فرق ہے ایک سوتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے کرتے سوتا ہے اسکی پلکیں جب پیوست ہوتی ہیں تو اس وقت بھی اسکے دل کے تاروں سے اللہ اللہ کا نغمہ بلند ہورہا ہوتا ہے رات جب بھی وہ کروٹ بدلتا ہے زبان قلب کے ساتھ زبان قالب بھی اللہ اللہ کرتی ہے پھر وہ رات کے آخری حصہ میں بستر سے اٹھ کر مصلی پر جلوہ افروز ہوتا ہے کبھی حالت قیام میں تو کبھی حالت سجود میں کبھی دست بدعا ہوکر تو کبھی آنکھوں سے موتی گرا کر پروردگار کو یاد کرتا ہے۔

تو دوسرا آدمی حیوانوں کی طرح سوتا ہے ان دونوں کے سونے سونے میں فرق ہے۔

اگر کبھی ایسا ہوجائے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے والا تہجد ادا کرنے والا اور سحری کی نور بھری گھڑیوں میں استغفار کرنے والا جب سونے لگے تو حسب سابق اسکی یہ نیت کہ میں رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر مناجات کا کیف لوں گا وقت تہجد طویل قیام وسجود سے لطف اندوز ہونگا اور دست بدعا ہوکر اللہ کا قرب حاصل کروں گا لیکن اتفاق سے وہ وقت سحر اٹھ نہ سکا تو اس کی یہ نیت بیکار نہ جائے گی۔ اخلاص وللّٰہیت سے بھرپور یہ شخص اگر سحری کو بیدار نہ ہوسکا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے یوں اپنی آغوش میں لیتی ہے کہ اسے صلاۃ التہجد کا پورا ثواب ملتا ہے استغفار وقیام کا پورا اجر ملتا ہے اور یہ نیند بیکار نہیں گئی بلکہ یہ نیند بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب سات سو نیکی تک

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً کَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَةِ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً کَامِلَةً.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۹۱)	جلد۴	صفحہ۲۰۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۱)	جلد۱	صفحہ۱۶۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۱)	جلد۱	صفحہ۶۷
قال المحقق:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۰۸)	جلد۳	صفحہ۲۵۵
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۴۰۲)	جلد۳	صفحہ۴۳۳
قال احمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۷۴)	جلد۲	صفحہ۷۳۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسنات (نیکیاں) اور سیئات (برائیاں) لکھی ہیں پھر انہیں واضح بیان فرما دیا۔

جس نے کسی حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر کس نے حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے اور جس نے کسی سیئہ (برائی) کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے ہاں کامل نیکی لکھ لیتا ہے۔

-☆-

حسنات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور سیئات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان سزا و عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جو مرد مومن نیکی کی نیت کرتا ہے لیکن کسی وجہ سے وہ نیکی نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کی اس

اتحاف السادة المتقين — جلد ۷ — صفحہ ۲۹۳

اتحاف السادة المتقين — جلد ۹ — صفحہ ۱۷۹

فتح الباری — رقم الحدیث (۶۴۹۱) — جلد ۱۱ — صفحہ ۳۲۳

نیت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کے ارادہ سے اسے کامل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اھل ایمان کیلئے اصل حسن نیت ہے اگر وہ نیت کی دولت سے لبریز ہے اخلاص سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے وہ کام نہ کر سکا تو اسے زیادہ رنجیدہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ رحیم وکریم اللہ اسے اس کی اس نیت پر اسے کامل نیکی عطا فرماتا ہے۔

اگر نیت وارادہ کے بعد توفیق الٰہی یاوری کرے اور وہ نیکی کر بھی لے تو اب اللہ الکریم کے کرم پر موقوف ہے اسے چاہے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو اسے سات سو نیکیاں عطا فرمائے اور اگر وہ چاہے تو لاتعداد نیکیاں مرحمت فرمادے۔ ایک مرد مومن میں جس قدر اخلاص ہوگا جس مقدار میں للّٰہیت ہوگی اتنا ہی اجر وثواب بڑھتا چلا جائے گا۔ کوئی سات سو نیکی کر کے بھی وہ اجر نہیں پا سکتا جو ایک مقرب بارگاہِ الٰہی اخلاص وللّٰہیت کا پیکر ایک نیکی کر کے پالیا کرتا ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر علماء ربانیین فرماتے ہیں:

امت محمدیہ کے سالار اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی دیگر احباب کی ساری زندگی کی نیکیوں سے افضل وبرتر ہے۔

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اللہ کے فضل وکرم پر کوئی قدغن نہیں اور کرم الٰہی کو ماپنے کیلئے کوئی پیمانہ نہیں۔

اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا ایک عمل بسا اوقات نیکیوں کے انبار لگادیتا ہے۔ وہ اجر سات سو گنا تک نہیں بلکہ اضعاف کثیرۃ تک پہنچتا ہے۔ اضعاف کثیرہ کو ایک انسان کیسے شمار کر سکتا ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ حَسَنَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ التَّوْفِیْقِ وَمَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَابَ نِیَّۃٍ سَیِّئَۃٍ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَبْعِیْنَ بَاباً مِنَ الْخذْ لاَنْ مِنْ حَیْثُ لاَ یَشْعُرُ۔[1]

جو اھل ایمان اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے اور جو اپنی ذات پر نیت سیہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ذلت ورسوائی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے وہاں سے جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

اخلاص وللّٰہیت سے نیکی کرنے والا، عمل صالح کو نیت حسنہ سے کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یوں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔

یعنی ایک نیک صالح عمل حسن نیت سے سرانجام دیا ہوا اللہ کے ہاں یوں قبول ومنظور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صالح اعمال کرنے کے لیے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اسکی زندگی کے روز وشب اعمال صالح کے کرتے ہوئے گزرتے ہیں اور ہر عمل حسن نیت سے سرانجام پاتا ہے تو یہ سلسلہ دراز در دراز ہوتا چلا جاتا ہے بات پھر اس کی ظاہری زندگی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد اسکی اولاد اور اسکے احباب کے ہاتھوں نیک اعمال کا صدور جاری رہتا ہے اور ان سب کا اجر وثواب نیت حسنہ رکھنے والے مردحق آگاہ کو ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس لطف وکرم کا عمل مشاہدہ کرنا ہو تو آج بھی وادی کشمیر کی خوبصورت مساجد انکے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلکش صدائیں صلاۃ ادا کرنے والے

---

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی جلد ا صفحہ ۸۶

مسلمین کا اژدھام قرآن پاک کی تعلیمات حاصل کرنے والے جوانوں کی کثیر تعداد ہزاروں سعید افراد کے سینوں میں محفوظ قرآن کریم یہ سب کچھ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی چچوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیت حسنہ کا خوبصورت پھل ہے یاد رہے یہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

واللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب.

حسن نیت سے

سخیوں کا مرتبہ پانے والا

عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَثَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کَمَثَلِ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

رَجُل" آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً وَعِلْماً فَهُوَ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهُ فِیْ حَقِّهٖ وَرَجُل" آتَاهُ اللّٰهُ عِلْماً وَلَمْ یُؤْتِهٖ مَالاً فَهُوَ یَقُوْلُ : لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَهُمَا فِی الْاَجْرِ سَوَاء":

وَرَجُل" آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً وَلَمْ یُؤْتِهٖ عِلْماً فَهُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ یُنْفِقُهُ فِیْ غَیْرِ حَقِّهٖ وَرَجُل" لَمْ یُؤْتِهِ اللّٰهُ عِلْماً وَلَا مَالاً فَهُوَ یَقُوْلُ: لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ هٰذَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِثْلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ .

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

فَهُمَا فِی الْوِزْرِ سَوَاء"

الترغیب والترہیب جلد۱ صفحہ۲۶

قال المحقق: صحیح

مسند الامام احمد جلد۴ صفحہ۲۳۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوکبشہ الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مثال ہے۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال وعلم عطا فرمایا وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا ہے اور مال کو اس کی حق جگہ خرچ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن اسے مال عطا نہیں فرمایا تو وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس آدمی جیسا مال ہوتا تو میں بھی اسے وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۵)	جلد۴	صفحہ۵۶۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۸)	جلد۴	صفحہ۵۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۵۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۷۸۲۸)	جلد۴	صفحہ۳۶۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۴۶)		صفحہ۲۷۴
البدایۃ والنھایۃ		جلد۵	صفحہ۳۲۴
اتحاف السادہ المتقین		جلد۸	صفحہ۶۱

یہ دونوں آدمی اجر وثواب میں برابر ہیں۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن علم عطا نہیں فرمایا وہ اپنے مال میں بے راہ چلتا ہے اور اسے ناحق خرچ کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس (بے راہ مال خرچ کرنے والے) کی مانند مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

-☆-

ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم و مال دیا ہو وہ اپنے مال کو علم کے مطابق خرچ کرتا ہو اللہ کی رضا کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے اشاعت اسلام کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے دین حق کی سر بلندی کیلئے بے دریغ مال خرچ کرتا ہے اس کے رگ و ریشہ میں اسلام کی سچی تڑپ ہے وہ دین کا درد رکھتا ہے اور ہر اس جگہ مال صرف کرتا ہے جہاں دین اسلام کو شوکت ملے دین حق کو تقویت ملے۔

دوسرے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا وہ دین کا مزاج شناس بھی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں مال خرچ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے وہ اپنے اس مالدار بھائی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی مال ہو اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دے تو وہ بھی وہیں خرچ کرے گا جہاں یہ دوسرا بھائی خرچ کر رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہیں۔

پہلے کو اجر اس کے عمل کی وجہ سے ملا لیکن دوسرے کو اجر اس کے حسن نیت سے ملا۔ جو آدمی اخلاص وللّٰہیت سے لبریز ہے اس کا دل اللہ کی رضا کے حصول کیلئے تڑپتا ہے بلکہ اس کی رگوں کا خون طلب رضائے الٰہی کیلئے گردش کرتا ہے تو وہ آدمی مال دولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی کسی مالدار سے کم نہیں اس کے صرف اخلاص وحسن نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے سخیوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور یہ بات ذھن نشین رہے

اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ - سخی اللہ کا پیارا ہوا کرتا ہے۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے کہ ایک مال ودولت صرف کر کے راہ حق میں ثروت خرچ کر کے سخی کا درجہ پاتا ہے تو اس کا دوسرا مسلم بھائی صرف اخلاص وحسن نیت سے سخیوں کا درجہ ومرتبہ پالیتا ہے۔

ذالک فضل اللّٰہ یؤتیه من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم.

اس حدیث پاک میں اس کے بالکل برعکس ایک چیز اور بھی نظر آتی ہے۔

ایک آدمی کے پاس علم نہیں صرف مال ہے وہ مال کو ناحق خرچ کرتا ہے باطل کی ترویج واشاعت میں لٹاتا ہے۔ ان امور میں ثروت خرچ کرتا ہے جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ امور گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں تو یقیناً ایسا آدمی عذاب وسزا کا سزاوار ہے۔

لیکن اسی کا ایک اور ساتھی اس کے پاس علم بھی نہیں اور مال بھی نہیں وہ اپنے بھائی کو روزانہ باطل میں مال خرچ کرتے دیکھتا گناہوں کے ارتکاب میں مگن دیکھتا ہے اس کی تمنا اور

آرزو ہے کہ اگر اسے بھی مال مل جائے تو وہ بھی وہی کام کرے گا جو اس کا یہ ساتھی کر رہا ہے تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں یہ دونوں شریک ہیں۔

ایک تو گناہ کر کے غضب الٰہی کا سزاوار ہوا دوسرا گناہ کی آرزو کر کے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائے اور ہماری نیتوں کو درست فرمائے ،اخلاص وللّٰہیت کی لازوال نعمت نصیب فرمائے آمین۔

ببرکة سیدالانبیاء المرسلین صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم.

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور بات عیاں ہوتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں علم وہی ہے جو راہِ حق بتائے جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلائے دین اسلام کی بہاروں سے آشنا کرے اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام سے آگاہی بخشے۔

لیکن جو علم راہ باطل پر چلائے بے راہ روی کی ترغیب دے اور راہِ حق سے دور لے جائے وہ علم نہیں سراپا جہالت ہے۔ بیسیوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود ایسا علم ،علم نہیں سرتاپا جہالت ہے۔

کشتِ ایمان کو تازہ کرنے کیلئے اپنے اسلاف کا ایک تذکرہ ملاحظہ کیجئے: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک کوچے سے

میرا گزر رہوا۔ اس وقت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق وشوق حاصل تھا:

جز یاد دوست هرچه کنی عمر ضائع است
جز سرِ عشق هرچه بخوانی بطالت است
سعدی بشو تو لوح دل از نقشِ غیرِ حق
علمے که راهِ حق ننماید جهالت است

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا

علمے که راهِ حق ننماید جهالت است

(وہ علم جو راہِ حق نہ بتائے جہالت ہے)

میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب دور فرما دیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا: کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے فرمایا میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا مجھے جلدی جانا چاہیئے میں نے کہا میں بھی چلوں گا فرمایا میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ روح مجسم ہے میں پکار اٹھا مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تا کہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا: سعدی یہی فقیر ہے۔ [1]

(۱) انفاس العارفین صفحہ ۷۸

اخلاص کا فیض عام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُل" لاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِسَارِقٍ فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ، لاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِزَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِغَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَزَانِیَةٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَااَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَعْتَبِرَ فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۴)	جلد۱	صفحہ۶۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۱۴۲۱)	جلد۱	صفحہ۴۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۰۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۴
سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۵۱۹)	جلد۵	صفحہ۵۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا:

میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا تو اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیئے ہیں

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۳۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۴
الجامع الاحکام القرآن		جلد ۸	صفحہ ۱۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۶۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۵۷۷

کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر دیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا: تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہو سکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہو سکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اخلاص وللّٰہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہو کر صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول ومنظور فرما لیتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہو گا۔ وہ عمل جس میں نام ونمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والاکرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللّٰہیت کا فیضان ملاحظہ ہو غلطی سے چور پر صدقہ کر دیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا

یہ کون ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الٰہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہو۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَت.

تیرا صدقہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو گیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والا دل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد وثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریا کاری کے داغوں سے مُعَرّا تھا اور اس کا اجر وثواب صرف اللہ وحدہٗ لاشریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا توفیق الٰہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللّٰہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات وبرکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگار ان کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحب آستانہ، پیکر اخلاص ووفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی بقیہ زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الٰہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

حسد و بغض سے پاک

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ : نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءً ا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ امْرِیٍٔ مُؤْمِنٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالْمُنَاصَحَۃُ لِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ ھُمْ یُحِیْطُ مِنْ وَرَائِھِمْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میرے مقالہ کو سنا بس اسے یاد رکھا کتنے ہی علم دین کے حامل ہوتے ہیں لیکن وہ خود فقیہ نہیں ہوتے تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا دل

الترغیب والترھیب — جلد ۱ — صفحہ ۵۹
قال المحقق: صحیح
مجمع الزوائد — جلد ۱ — صفحہ ۱۳۷
جامع بیان العلم وفضلہ — جلد ۱ — صفحہ ۳۸، ۴۲
صحیح ابن حبان (مطولا) / رقم الحدیث (۶۸۰) — جلد ۲ — صفحہ ۴۵۴
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

پاک وصاف کرتا ہے) عمل خالصۃً اللہ کیلئے کرنا، مسلمین کے آئمہ (حاکمان وقت) کی خیرخواہی، مسلمین کی بڑی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ انکی دعا سب طرف سے انہیں گھیر لیتی ہے۔

-☆-

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً ا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا:

اللہ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا تو اسے یاد رکھا۔

درخت ہرا بھرا ہو تو درخت کہلاتا ہے وہ خوشنما بھی ہوتا ہے سایہ بھی دیتا ہے پھول نکالتا ہے اور پھل بھی دیتا ہے لیکن اگر درخت سوکھ جائے اس میں ہریالی نام کی کوئی چیز نہ رہے تو عرف میں اسے درخت نہیں کہتے بلکہ لکڑی کہا جاتا ہے جسے چیر کر کسی کام میں لایا جاتا ہے یا اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو سرسبز وشاداب ہونے کی دعا دی ہے جو علم حدیث سے شغف رکھتا ہے احادیث مبارکہ کو سن کر انہیں محفوظ رکھتا ہے گویا حدیث پاک سے محبت رکھنے والا اور اس کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے والا وہ ہرا بھرا مومن ہے جس کا دامن روح کی نعمت سے مالا مال ہے وہ مخلوق خدا کو فائدہ بھی دیتا ہے وہ ایسا شاداب وآباد ہے کہ جو بھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس کے دامن کو بھی احادیث مبارکہ کے موتیوں سے لبریز کر دیتا ہے اور احادیث مبارکہ کی محبت سے یوں معمور ہوتا ہے کہ پھر احادیث مبارکہ پر عمل اس کا زندگی کا مقصد ٹھہرتا ہے۔

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ:

اہل ایمان جو بھی عمل کرتے ہیں ان کا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے

انکا عمل چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خالق و مالک راضی ہو جائے۔ اہل ایمان اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اس لیے ان کے عمل میں ریا کاری و دکھلاوا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی وہ جھوٹی نام و نمود سے کوسوں دور بھاگتے ہیں ان کے کردار و گفتار میں انکے سیرت و عمل میں اخلاص کی عطر بیز مہک آیا کرتی ہے۔ وہ اخلاص کی دولت سے خود ہی معمور نہیں ہوتے بلکہ جو مسلم محبت و عقیدت سے چند گھڑیاں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اخلاص وللّٰہیت کی دولت عطا فرما دیتا ہے پھر وہ بھی پیکر اخلاص کے روپ میں اللہ کی بندگی کے مزے لیتا ہے۔

اَلْمُنَاصَحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ :

جو باہمت آدمی مسلمین کے امور کا والی بنتا ہے زمام اقتدار اس کے پاس آتی ہے تو اہل ایمان اس کے خیر خواہ ہوا کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی بھلائی چاہتے ہیں کیونکہ اس کی بھلائی میں وطن کی بھلائی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں وطن کو استحکام ہے۔

اہل ایمان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

عام آدمی جو صبح سے لیکر شام تک اپنی روزی کی تلاش میں نکلتا ہے اسے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے وہ مزدوری یا کاروبار کر کے جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

با اثر آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی عطا فرمائی ہے علم و دانش سے معمور ہے اور صائب الرائے ہے صاحب اقتدار اس کی آواز کو اہمیت دیتے ہیں کسی بھی محفل یا میٹنگ میں اس کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں۔

عام آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی تو یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال والاکرام سے ملک وملت کی بہتری کی دعائیں مانگیں اپنا کاروبار دیانت داری سے کریں اور کسی ایسی مہم میں شریک

نہ ہوں جو فتنہ وفساد کا موجب بنے۔

با اثر آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی یہ ہے کہ وہ اپنے صائب مشوروں سے انہیں نوازے اگر وہ کسی وقت پٹری سے اترتے نظر آئیں تو انہیں بروقت تنبیہ کر دی جائے اور اگر کسی وقت کلمہ حق کہنے کا موقع آجائے تو وہ بھی کہنے سے دریغ نہ کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائرٍ.

اس سلسلہ میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار وعمل بہترین اسوہ ہے کہ آپ نے ظالم وجابر حکمرانوں سے ٹکر لی بھرے دربار میں کلمہ حق کہا قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن خود اقتدار کی کشمکش سے دور رہے اور اقتدار کی لالچ وخواہش سے اپنے دامن کو محفوظ ومعمون رکھا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کردار وعمل اوراقِ تاریخ میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور اس بے لوث کردار سے برسوں اس خطہ زمین پر اللہ اور اسکے رسول کے احکامات نافذ رہے اور آج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں دل فیضانِ مجدد الف ثانی سے روشن وتاباں ہیں۔

لُزُوْمُ جَمَاعَتِهِم :

اھل ایمان مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ نہیں کرتے بلکہ یہ فکر وسوچ بھی ان کے ہاں گوارا نہیں وہ ہمیشہ مسلمانوں کا اجتماعی درد رکھتے ہیں اور اھل اسلام کو قوت وشوکت کے خواہاں ہوا کرتے ہیں۔

شیطان تنہا آدمی کو دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیریے کے لیے ترنوالہ ہوا

کرتی ہے اسی طرح مسلمین کی جماعت سے الگ تھلگ اپنا وجود رکھنے والا شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے شیطان اسے یوں اپنے قابو میں کرتا ہے کہ وہ پھر شیطنت کا ہی ایک پرزہ بن جاتا ہے۔

غور کیجئے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے فرقے کس طرح شیطان کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اور کس طریقہ سے شیطنت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جماعت میں برکت ہوا کرتی ہے۔ مسلمین کی جماعت اس درجہ مضبوط ہے کہ اس کے چاروں طرف ان کی دعائیں گھیرے ہوئے ہوتی ہیں یہ دعائیں حصار کا کام دیتی ہیں اور مسلم ایک مضبوط قلعے میں ہوتے ہیں اس اجتماع میں رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان برائی میں کتنا بھی دور چلا جائے پھر بھی اس کی نعمت ایمان محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رکھے آمین یارب العالمین۔

ببرکة سیدالمرسلین صلی اللہ علیه و آلهٖ وسلم.

مستجاب الدعوات

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِع"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشُوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِیْ الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَة" مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّه' يُفْرِجُهَا

فَقَالَ اَحَدُهُمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّه' كَانَ لِیْ وَالِدَنِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِیْ صِبْيَة" صِغَار" كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَارُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِيْهِمَا قُبَلَ وَلَدِیْ وَاِنَّه' نَأٰى بِیْ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْنَامَافَجِئْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلَبُ بِالحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهَ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِیْ فَلَمْ يَزَلْ ذَالِکَ دَأْبِی وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنها السَّمَاءَ

وَقَالَ الثَّانِيَ اَللّٰهُمّ اِنَّه، كَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَايُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى اٰتِيْهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَاعَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی قَدْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمّ اِنِّی كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْراً بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَه، قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّه، وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُه، حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَراً وَرَاعِيْهَا فَجَاءَ نِیْ فَقَالَ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْکَ الْبَقَرِوَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَااَهْزَأُ بِکَ فَخُذْ تِلْکَ الْبَقَرَ وَرَاعِيْهَا فَأَخَذَهَا فَانْطَلَقَ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ مَابَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۱۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد۵	صفحہ۳۲۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد۸	صفحہ۲۳۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۷۷۹)	جلد۵	صفحہ۳۶۰
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۱۶۴۰)	جلد۶	صفحہ۱۹۴
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گرکر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آگئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لِوَجْہِ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر ایا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔

تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہوگیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور

میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد وواویلا کر رہے تھے میری اور انکی یہی حالت وکیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کردے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کردی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنے آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کردینے کا کہا تو اس نے انکار کردیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ ودو شروع کردی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیئے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو ھم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کردی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کرلیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ ان نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرما دی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص وجذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت وطاقت ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ

کرسکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے اب یہ امت محمدیہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیہ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح و پارسا آدمی کے اخلاص وللّٰہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے کسی نیک وصالح آدمی کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

یہ امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کردی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہوجائے گی اور ان سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

والدین کا خدمت گزار:

اللہ کی رضا کیلئے والدین سے حسن سلوک کرنے والا اخلاص سے بھرپور ماں باپ کے خدمتگار کی دعا میں کس درجہ اثر ہے غور کیجئے صرف ایک اسی نیکی کے سبب دعا سے اتنی بری چٹان سرک جاتی ہے۔ چٹان سرکانا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی تو گویا جو کام انسانوں کے بس میں نہ ہو وہ ماں باپ کے خدمت گذار کی دعا سے ہوجاتے ہیں۔

خدمت والدین کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پیش نظر رہنا چاہیئے:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ وقَالَ جَاءَ رَجُل" اِلَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ یُبَایِعُہ، عَلَی الْھِجْرَۃِ وَتَرکَ اَبَوَیْہِ یَبْکِیَانِ

فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَیْھِمَا وَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا.

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۳	صفحہ۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۲۱۲۲)	جلد۵	صفحہ۳۶۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۱۶۹)	جلد۷	صفحہ۱۵۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۲۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۹۲۸۵)	جلد۵	صفحہ۱۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۱۹)	جلد۲	صفحہ۱۶۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۷۸۳۰)	جلد۹	صفحہ۴۵
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۲۶۳۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۴۰)	جلد۶	صفحہ۲۹۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۵۹۱)	جلد۱۱	صفحہ۲۰۰
المستدرک	رقم الحدیث (۷۳۳۲)	جلد۵	صفحہ۲۱۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۹۰)	جلد۶	صفحہ۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آیا تھا۔تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کے پاس واپس لوٹ جاؤ جیسے انہیں روتا چھوڑ کر آئے ہو ایسے ہی انہیں ہنساؤ۔

-☆-

ہجرت ایک عظیم نیکی ہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے گھر کو اپنے وطن کو اور اپنے اہل قبیلہ کو خیر باد کہہ کر دارِ اسلام میں آ جانا معمولی نیکی نہیں اس نیکی کے حصول کیلئے ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہا ہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں اور انہیں روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہجرت کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے گھر واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا

جیسے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آئے ہو اسی طرح واپس جا کر انہیں ہنساؤ۔

پہلے وہ اس کے آنے سے رنجیدہ ہوئے اب جب وہ واپس جائے گا تو اس کے جانے سے ماں باپ کو خوشی و مسرت ہوگی اور ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی۔اولاد کی طرف سے ایسا عمل جس سے ماں باپ کے لبوں پر مسکراہٹ آ جائے اولاد کیلئے باعث سعادت و نیک بختی ہے۔

ہمارے اسلاف ماں باپ کی خوشی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔ عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیئے

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ابواسماعیل دباس کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ کچھ سی رہے ہیں میں سلام کر کے بیٹھ گیا جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا ارادہ ہی؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا

لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو فرمانے لگے دل میں کیا پیچ وتاب کھا رہے ہو میں نے پچاس (۵۰) حج کیئے ہیں میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں اس کے عوض تم اپنی والدہ کی وہ خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔[1]

گناہوں سے بچنے والا:

جو آدمی اللہ کی رضا کیلئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے خوف خدا اس کے دل میں یوں گھر کر جاتا ہے کہ گناہ کے مواقع ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ کی غلاظت میں گرنے سے بچ جاتا ہے اس آدمی کی دعا بھی پہاڑوں کو سرکا دیا کرتی ہے۔ گناہوں سے بچنے والا ورع کی دولت سے معمور ضعیف وناتواں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے ہاتھوں سے عیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جسے گناہ کا موقع ملنے کے باوجود اللہ یاد آ گیا اور اللہ کی رضا کیلئے اور اسکے خوف

---

(۱) نفحات الانس صفحہ ۵۵۸

سے وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہا۔

بصرہ کا ایک رئیس اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے باغبان کی بیوی پر پڑ گئی۔اس کے حسن و جمال نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔اس نے اپنے باغبان کو کسی کام کی غرض سے شہر سے باہر بھیج دیا اور اس باغبان کی بیوی کے پاس آیا اور برے ارادے کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا اس مکان کے سب دروازے بند کر دو۔

وہ عورت واپس آ کر کہنے لگی: میں نے اس مکان کے سب دروازے بند کر دیے ہیں سوائے ایک دروازے کے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔

اس رئیس نے اٹھتے ہوئے پوچھا؟ وہ کونسا دروازہ ہے جو تجھ سے بند نہیں ہوتا؟ میں خود جا کر بند کرتا ہوں۔اس عورت نے جواب دیا: وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ کے درمیان ہے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا: اتنا سننے کی دیر تھی کہ رئیس کو خدا یاد آ گیا اور شرمساری سے اپنے سر کو جھکا لیا اس وقت خدا یاد آنے پر اس قادر و قیوم نے اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دی۔[1]

حقدار کو حق پہنچانے والا:

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق نہیں پہنچایا جاتا کہ بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔

حقوق العباد کی اس وقت تک معافی نہ ہوگی جب تک جس کا حق غصب کیا گیا ہو وہ معاف نہ

(۱) کشف المحجوب للعارف الہجویری صفحہ ۷۰

کر دے۔جو مومن اللہ کی رضا کیلئے حقدار کو اس کا حق لوٹاتا ہو اس کی دعا بڑی با اثر ہوا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی جملہ تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

غنا کی دولت سے لبریز

عَنْ عُمَرَبْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبان يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنَ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قَالَ : قُلْتُ:مابَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَامِنْ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلَ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثاً فَبَلَّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَأَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثَ" لَايَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِم إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَا صَحَةُ وُلَاةِ الاَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَاكُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ".

جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث(۱۸۴) جلدا صفحہ۱۷۵

قال ابن عبدالبر: اسنادہ صحیح (عن زید بن ثابت)

جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث(۱۹۱) جلدا صفحہ۱۸۱

قال ابن عبدالبر: اسنادہ حسن (عن عبداللہ بن مسعود)

ترجمۃ الحدیث:

جناب ابان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے

المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۴۸۹۰)	جلد۱۶	صفحہ۳۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۴۰۴)		جلد۱	صفحہ۶۸۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ۲۷۰
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۸۶،۸۷
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۸۶،۸۷
قال الذھبی:	علی شرطھما		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	جلد۵	صفحہ۱۵۴
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد۱	صفحہ۸۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد۱	صفحہ۸۶
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۲۸)	جلد۱	صفحہ۸۶
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد۱	صفحہ۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۲۸۳)	جلد۱۱	صفحہ۱۵۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۸۳)	جلد۱۳	صفحہ۱۳۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۸۲)	جلد۱۶	صفحہ۳۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			

نصف النہار کو نکلے میں نے کہا ضرور مروان نے آپ کو اس وقت کسی مسئلہ کیلئے بلا بھیجا ہے۔ میں نے حضرت زید سے عرض کر دی تو آپ نے فرمایا اس مروان نے ہم سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

اللہ اس آدمی کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث پاک کو سنا پھر اسے کسی اور تک پہنچا دیا۔ کتنے ہی فقہ کی بات لے جاتے ہیں اس آدمی تک جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے کتنے فقہ کا علم رکھنے والے ہیں کہ خود فقیہ نہیں ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا

۱۔ اللہ کیلئے عمل کو خالص کرنا۔

۲۔ ولاۃ الامر سے خیر خواہی کرنا۔

۳۔ جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

کوئی عمل صالح کرتے ہوئے جس کے پیش نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس سے امور کو منتشر کر دیتا ہے اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے۔

اور وہ خوش نصیب جو عمل صالح کرتے ہوئے آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے اور اس کے غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا
وَهِیَ رَاغِمَةٌ" وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ
عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جس کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس کے دل میں انڈیل

مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۱۰۳)	جلد۳	صفحہ۴۴۹
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۴۶۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷۳)	جلد۴	صفحہ۲۱۱
الجامع الصحیح	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد۴	صفحہ۶۴۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۶۱۸۷)	جلد۳	صفحہ۲۰۶
حلیۃ الاولیاء		جلد۶	صفحہ۳۰۷
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۱۰۳)	جلد۳	صفحہ۴۴۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۴۶۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		

دیتا ہے اور اسکے تمام امور وحاجات کو ایک جگہ جمع فرمادیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل وخوار ہوکر آتی ہے۔

اور جس کی نیت (تمام اعمال میں) طلب دنیا ہوتو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اس کے تمام امور اور حاجتیں بکھر جاتی ہیں اور اسے اس دنیا سے اتنا ہی حصہ ملتا ہے جو (بدنصیبی میں لپیٹ کر) اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

-☆-

کتنا بڑا فرق ہے اس خوش نصیب میں جو فکر آخرت کی دولت سے لبریز ہے اور اس بدنصیب میں جس کے دل ودماغ میں دنیا کا حصول سرایت کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس مسلم بھائی پر جو ہر عمل صالح میں آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی نیت، سوچ اور ارادہ میں دنیا کی ناپیدار چیزیں نہیں بلکہ اللہ الباقی کی باقی رہنے والی نعمتیں ہیں اس کی نیت میں صرف باقی رہنے والی نعمتیں ہی نہیں بلکہ انکی روح اور جوہر رضائے الٰہی ہے۔

کریم اللہ اپنے لطف وکرم سے اسے اس دنیا میں بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ

ا۔ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ:

اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس دل میں انڈیل دیتا ہے۔

جسے اللہ کی جانب سے غنا کی دولت ملے اسے کسی کی کیا پرواہ اس چشم فلک نے یہ نظارہ کئی مرتبہ دیکھا غنا کی دولت دل سے سمیٹنے والا فقیر، بادشاہ وقت بھی اس کے در پر آجائے تو اس نے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا جسے بے پروائی کی الٰہی دولت نصیب ہو اسے غیر کی کیا پرواہ۔

۲. جَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ:

جس کے ہر عمل صالح میں نیت اللہ کی رضا اور طلب آخرت ہو اللہ اس کی تمام حاجات کو اور اس کے جملہ امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے۔ وہ جہاں بھی بیٹھ جائے اسکی تمام حاجات وہیں بیٹھے بیٹھے پوری ہوتی ہیں اس کے تمام کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔

وجہ واضح ہے قاضی الحاجات اس کی حاجتیں خود پوری فرماتا ہے۔ بلکہ لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے در سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے حسن نیت کی دولت رکھنے والے مرد حق آگاہ کے در پر ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے کیونکہ اللہ اس کے در کو دکھی انسانیت کے لئے وجہ سکون اور پریشان حال افراد کے لئے باعث اطمینان بنا دیتا ہے۔

۳. وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ'':

دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو خوار کرتی ہے۔ دنیا بڑی خود غرض اور بے وفا ہے یہ اپنے چاہنے والوں کی قبائے عزت کو تار تار کرنے سے باز نہیں آتی۔

لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ غلام جس کی نظر آخرت پر ہے اور جمال الٰہی کا شوق اس کی نیت کو اور اجلا اور مصفی کرتا ہے وہ اس دنیا میں اس شان و وقار سے رہتا ہے کہ خود غرض اور متکبر دنیا اس کے پاس ایک ذلیل و رسوا کی طرح سر جھکائے کھڑی ہوتی ہے بڑے بڑے شاہ اپنی تجوریاں لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو وہ پائے حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔

حاجت مندوں کا اژدھام مفلوک الحال افراد کی کثرت پھر اس پر لطف یہ کہ ہر ایک گوہر مراد لے کر واپس پلٹتا ہے۔ یہ سب کچھ ان کے ہاں دنیا کی حقارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جو خالق کو بھول گیا اور دنیا کی دلدل میں یوں پھنسا کہ اس کے قلب ونظر پر دنیا ہی چھا گئی اور اس کے ارادے ونیت پر دنیا نے اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیئے۔ پھر اللہ کی ناراضگی کا اس پر یوں اظہار ہوا

۴. جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ:

اللہ محتاجی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔

جس کی نظر دنیا پر ہو اللہ اسے محتاج بنا دیتا ہے۔ ظاہری طور پر چاہے اس کے ہاں دنیا کی ریل پیل ہو متاع دنیا کی فروانی ہو اس کے باوجود وہ محتاج رہتا ہے دنیا کی حرص اسے رات کو سونے نہیں دیتی اور دنیاوی زندگی کے چند روز حرص کا بندہ بن کر گزارتا ہے

۵. وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرُهُ:

اس کے امور اور اسکی حاجتیں اللہ اس پر منتشر کر دیتا ہے۔

اسے ایک جگہ قرار نہیں ملتا اسے ایک حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ سے روگردانی کرنے والے کا یہ حشر کہ کبھی کسی چیز کی فکر کبھی کسی چیز کی احتیاجی۔ غم واندوہ اور فکر انتشار اسے یوں گھیرتے ہیں کہ پل بھر چین نہیں ملتا۔

۶. وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ:

یہ دنیا اسے اتنی ہی ملے گی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

اللہ کو بھول جانے والا دنیا کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے یہ دنیا ہاتھ نہیں آتی بجز اتنی مقدار کے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔

اللہ کی ناراضگی کا یہ کیسا انداز ہے اس چیز کے پیچھے وہ عمر بھر دیوانوں کی طرح پھرتا ہے

جو اسے ملنے والی نہیں۔ ایسا غافل مال کی کثرت تو لے لیتا ہے لیکن مال کی برکت سے یکسر محروم رہتا ہے۔

اللہ سب مسلم بھائیوں کو اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

اس جملہ پر ایک اور رنگ سے غور کیجئے۔

جس کی نظر دنیا پر ہے اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے تو بات واضح ہوئی جس کی نظر دنیا کے خالق پر ہو اور جس کی نگاہ آخرت پر ہو اسے صرف وہی انعامات نہیں ملیں گے جو اس کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ملیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے لکھتا رہے گا اور اس کے مقدر کو مزید سنوارتا رہے گا۔

يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ:

اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :
رَجَعْنَامِنْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أَقْوَاماً خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَةِ مَا سَلَکْنَا شِعْباً وَلاوَادِیاً إِلَّا وَهُم مَعَنَا، حَسَبَهُمُ الْعُذْرُ.

–☆–

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَد تَرَکْتُمْ بِالْمَدِیْنَةِ أَقْوَاماً مَا سِرْتُمْ مَسِیْراً وَلاَ أَنْفَقْتُمْ مِن نَفَقَةٍ وَلاَ قَطَعْتُمْ مِن وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَکُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہ! وَکَیْفَ یَکُوْنُوْنَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ ؟ قَالَ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ.

الترغیب والترہیب		جلد۱	صفحہ۶۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۸۳۹)	جلد۲	صفحہ۸۷۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۷۶۴)	جلد۳	صفحہ۳۴۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۲۲۵۰)	جلد۲	صفحہ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۹۱۱)	جلد۴	صفحہ۱۶۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس آ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں ہیں ہم جس بھی گھاٹی میں یا وادی میں چلے وہ ہمارے ساتھ ہی تھے انہیں معذوری نے روک رکھا ہے۔

-☆-

سنن ابوداود	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد۲	صفحہ۱۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد۲	صفحہ۹۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد۱	صفحہ۲۰۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۳۱)	جلد۱۱	صفحہ۳۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۴۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۳۳۷
الدر المنثور		جلد۳	صفحہ۲۶۷
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۲۰)	جلد۹	صفحہ۴۲
جامع احکام القرآن للقرطبی		جلد۸	صفحہ۲۹۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم مدینہ میں ایسی اقوام کو چھوڑ کر آئے ہو تم جو بھی سفر طے کرتے ہو تم اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتے ہو یا تم کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی یارسول اللہ!

وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیسے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

انہیں عذر روکے ہوئے ہے۔

-☆-

غزوہ تبوک کو جیش العسرہ بھی کہتے ہیں اس جہاد میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوئے یہ مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر تھا اور موسم بھی انتہائی گرم تھا۔ شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو راستہ میں کافی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

اس غزوہ سے فراغت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آرہے تھے تو راستہ میں ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں رہ گئے ہیں ہم جس بھی گھاٹی کو عبور کرتے ہیں یا جس بھی وادی میں جاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہوسکے۔

غور فرمایئے!

کچھ لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد میں شریک

ہوں اللہ کی رضا کیلئے دشمن اسلام سے لڑ جائیں لیکن کسی بیماری یا کسی اور معقول وجہ سے وہ اس جہاد میں شریک نہ ہو سکے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں محروم نہیں رکھا بلکہ اپنے شریک صحابہ سے فرمایا وہ ہمارے ساتھ ہیں وجہ واضح ہے کہ ان کے آنے کی نیت تھی وہ سراپا اخلاص بن کر شرکت چاہتے تھے لیکن کسی معذوری کی بنا پر شریک نہ ہو سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرما کر صحابہ کرام پر واضح کر دیا کہ اصل چیز اخلاص وللّٰہیت ہے جو اخلاص سے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے نیت کرتا ہے اگرچہ وہ کام نہ کر سکے پھر بھی وحدہٗ لاشریک اسے اس کام کا اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔

اسلام کتنا سچا اور سادہ دین ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور پیاری ہیں ان تعلیمات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس وسائل نہیں ہیں لیکن وہ جذبہ صادقہ رکھتا ہے اس کی نیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ وسائل عطا فرما دے تو میں ہر نیک کام کروں گا ایسا آدمی بلاشبہ بڑا سعید ہے اسے اگرچہ اسباب نہ بھی ملیں پھر بھی وہ رحمت الٰہیہ سے محروم نہیں ہے بلکہ اسکے اخلاص وللّٰہیت کی بنا پر اسے اجر وثواب ملے گا۔

آج کے اس پرفتن دور میں بھی دین اسلام کا درد رکھنے والے کتنے ہی افراد ہیں جو صبح وشام دین حق کی ترویج میں مگن ہیں ان کے پاس اسباب نہیں انکے پاس وسائل کی کمی ہے اگر انہیں اسباب مہیا کر دیے جائیں تو وہ اپنے اپنے علاقہ میں دین اسلام کی تعلیمات کو خوب اجاگر کریں جس سے سارا علاقہ عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر دے اور اسلام کی مہک سے معطر ہو جائے۔

ایسا ہو رہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں خطہ پاک میں جگہ جگہ مشنری سکول کھول رہی ہیں دردِ اسلام رکھنے والا اس صورت حال سے تڑپتا ہے کہ کاش اس کے پاس وسائل ہوں تو وہ بھی اسلام

کی سر بلندی کیلئے جگہ جگہ دینی درسگاہیں تعمیر کردے جہاں بچے قرآن وسنت کے انوار سینوں میں لیکر اپنے گھروں کو پلٹیں۔

غیر مسلم قومیں غرباء ومساکین کی مالی امداد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ایک مومن ومسلم کی تمنا ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہوتو وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد وعانت کرے جس سے وہ غیر مسلموں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں الغرض سینکڑوں ایسے کام ہیں جن کی تمنا وآرزو ایمان والے کرتے ہیں لیکن حالات سے مجبور وہ کچھ کرنہیں سکتے تو اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جو ایسی تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔کائنات میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا یہ اس کے تکوینی امور ہیں بندے کا کام فقط بندگی سے ہے وہ اپنی ہمت وحیثیت کے مطابق کام کرتا جائے اس پر ثمرات عطا کرنا خالق ومالک کا کام ہے وہ اگر اس دنیا میں نہ عطا کرے تو رنجیدہ نہیں ہونا کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے وہ آخرت میں یقیناً سرفراز فرمائے گا۔

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد واعانت

وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلاً عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۹۶)	جلد۲	صفحہ۸۹۳
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۷۵)	جلد۶	صفحہ۴۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۴)	جلد۶	صفحہ۵۳۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۷۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ۲۶
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۷۷۹)		جلد۲	صفحہ۴۲۲
الدُّر المنثور		جلد۲	صفحہ۲۳۷
المستدرک	رقم الحدیث (۲۵۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۳۵
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح		
السنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۰۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

انہیں (حضرت سعد کو) یہ گمان ہوا کہ انہیں غریب صحابہ پر شرف وفضل ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت پر مدد ونصرت فرماتا ہے ان کے ضعفاء کی وجہ سے انکی دعاء انکی صلاۃ اور انکے اخلاص کی وجہ سے۔

-☆-

اس امت کا ضعیف جو دنیاوی کروفر سے بے نیاز ہو چکا ہے عبادت الٰہی اس کے رگ وریشہ میں یوں سمائی ہے کہ اسے غیر کا خیال تک نہیں رہتا وہ دنیاداروں سے راہ ورسم نہیں رکھتا اس لیئے وہ دنیاوی قوت سے تہی دامن ضعیف ہوتا ہے لیکن وہ عنداللہ ضعیف نہیں وجیہہ ہے اس کی دعا میں بڑا اثر ہے اس کی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس کی دل سے مانگی ہوئی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اسکی صلاۃ اسکی بندگی اپنی الگ شان رکھتی ہے وہ بندگی کے کیف میں یوں مست ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے بے کیف ہوتی ہے اور اس عارضی جہاں کے پردے

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۵۹۴) جلد۲ صفحہ۳۸

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۲۵۹۴) جلد۲ صفحہ۱۲۱

قال الالبانی: صحیح

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۷۶۷) جلد۱۱ صفحہ۸۵

کو چیر کر اللہ ذوالجلال واکرام کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے وہ سب سے کٹ کر اس کا ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ پھر اس کا ہو جاتا ہے۔

ایسے ضعیف کے پاس دنیا کی قوت نہیں لیکن اخلاص کی قوت ہے جس کے سامنے عارضی قوتیں ہیچ ہیں وہ پیکر اخلاص جس طرف بھی توجہ کرتا ہے اللہ کی رحمتیں اس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ضعیف کا وجود ایک کمزور وجود نہیں بلکہ یہ برکات سے لبریز ہے۔ اتنا برکات سے لبریز ہے کہ پوری امت محمد یہ علیٰ صاحبھا افضل الصلوات واکمل التحیات فیض یاب ہوتی ہے۔ اگر امت پر کوئی مشکل وقت آجائے تو اسی ضعیف سے مدد لی جاتی ہے۔ امت پر ابتلاء کے وقت اھل اسلام انہیں اھل اللہ کے آستانوں پر حاضری دیا کرتے ہیں کیونکہ ان کے آستانے اللہ کی مدد و رحمت سے لبریز ہوا کرتے ہیں اور یہ وہ مراکز ہیں جہاں مخلوق خدا کو خیرات ملا کرتی ہے۔

عارف باللہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین خرقان میں عرفان خداوندی کی دولت تقسیم کر رہے تھے آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا حاضر ہوتی تھی اور وعدہ الٰہی بزبان خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِنَّمَا یَنْصُرُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِیْفِهَا.

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔

پورا ہو رہا تھا کہ بادشاہِ وقت سلطان محمود غزنوی حاضر خدمت ہوا اس نے ملاقات کے اختتام پر کہا

حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔

تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چار چیزیں اختیار کرو۔

۱۔ پرہیزگاری ۲۔ باجماعت نماز

۳۔ سخاوت ۴۔ خلق خدا پر شفقت

حضرت خواجہ کی یہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

پھر سلطان محمود نے عرض کی حضور! مجھے کوئی یادگار عطا کیجئے تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ جب سلطان محمود واپس ہوا تو شیخ اس کی تعظیم کو اٹھے۔ سلطان نے کہا جس وقت میں آیا تو آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

تو بادشاہی کی رعونت اور امتحان کی نخوت میں آیا تھا اور اب انکساری و درویشی میں جاتا ہے اس لیئے پہلے تیری بادشاہی کیلیئے نہ اٹھا اب تیری درویشی کیلیئے کھڑا ہوا ہوں۔ غرض سلطان وہاں سے چلا گیا۔

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں اترا اور حضرت خواجہ ابوالحسن کے پیرہن مبارک کو ہاتھ میں لیکر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی

الٰہی بآبروئے ایں خرقہ مرا بریں کفار ظفر دہ کہ ہرچہ ازینجا غنیمت بگیرم بدرویشان بدہم۔

اے اللہ! اس خرقہ مبارکہ کی آبرو کے صدقے مجھے ان کافروں پر فتح عطا فرما میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں میں تقسیم کردوں گا۔

جب سلطان نے خواجہ کے پیرہن کا واسطہ دیکر آپ کے خرقہ کے وسیلہ سے دعا کی تو فوراً وعدہ الٰہی بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اِنَّمَا یَنۡصُرُ اللّٰہُ ھٰذِہِ الۡاُمَّۃَ بِضَعِیۡفِھَا بِدَعۡوَتِھِمۡ وَ صَلاتِھِمۡ وَاِخۡلاصِھِمۡ"

"بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے ضعفا کے وسیلہ سے مدد ونصرت فرماتا ہے انکی دعا انکی صلاۃ انکے اخلاص کی وجہ سے"

کا عملی اظہار ہوا۔ ناگاہ کفار کی طرف سے رعد وظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا اور بہت سے پراگندہ ہو گئے۔ اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

اسی رات سلطان محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرمارہے ہیں:

اے محمود! تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کر دی اگر تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو یہ سب مسلمان ہو جاتے اور انکی زبان سے فوراً کلمہ طیبہ

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا ورد کر دیتے۔[1]

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۶۱/۶۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۰۸)	جلد۳	صفحہ۲۶۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۹۲)	جلد۲	صفحہ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۶۰)	جلد۲	صفحہ۴۹۲
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۳۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۹۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۷۷۹)		جلد۲	صفحہ۴۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۲۳)	جلد۸	صفحہ۲۱۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۲۸)	جلد۱۶	صفحہ۷۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے ضعفاء کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے

اور تمہاری مدد کی جاتی ہے

-☆-

السنن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث (۶۳۸۸) جلد۳ صفحہ۴۸۰

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۳۹۳۵) جلد۳ صفحہ۳۱۸

المستدرک للحاکم جلد۲ صفحہ۱۰۶

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد

التلخیص بذیل المستدرک جلد۲ صفحہ۱۰۶

قال الذھبی: صحیح

المستدرک للحاکم جلد۲ صفحہ۱۴۵

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد

سنن النسائی رقم الحدیث (۳۱۷۶) جلد۶ صفحہ۴۶

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۷۶۷) جلد۱۱ صفحہ۸۵

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ :

اے اھل ایمان تم مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

ہر مومن کی خواہش وتمنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے اسے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب ہو یہ وہ سرمایہ ہے جس کے مقابل تمام دولتیں ہیچ ہیں جسے اس جہاں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے وہ ایمان والا سعادتوں سے لبریز ہے جو جستجوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگا رہتا ہے جوئندہ یا بندہ تلاش کرنے والا آخر کبھی نہ کبھی پالیا کرتا ہے۔

ضعیف وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے کنارہ کش عالم رنگ وبو میں ہوتے ہوئے اس کی رنگینیوں سے اعراض برتتے ہیں حاکمان وقت کی قوت سے دور بہت دور اپنے ہی جہاں میں شاداں وفرحاں ہیں انہوں نے نفس کی قوت کو زائل کر دیا وہ لوگوں کی نظروں میں دنیا داروں کے خیال میں ضعیف وناتواں ہیں لیکن وہ عنداللہ وجیہہ ہیں یہ ضعفاء اخلاص کی دولت سے لبریز ہیں ان کا مطمع نظر اللہ الکریم کی رضا وخوشنودی ہے یہ پیکر صدق وصفا دنیاوی قوتوں اور طاقتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں لیکن ان کے پاس ربانی قوت ہوا کرتی ہے۔ ان کے پاس دنیا داروں کا جھمگھٹا نہیں ہوتا نہ احباب ثروت کی آمد ورفت ہوتی ہے بلکہ ان کے پاس اگر کوئی ہے تو وہ ساری کائنات کے ہادی ورہبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں یہ اگر کسی بند کمرے میں بیٹھے ہیں تو انہیں تنہا نہ سمجھا جائے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ان پر ہے۔

پوچھیے حضرت امام غزالی سے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کس درجہ ہے اور اگر کوئی تلاش کرنے والا غزالی جیسے ضعیف آدمی کے پاس پہنچ جائے تو یقیناً اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

حضرت امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی شہرۂ آفاق کتاب "**احیاء العلوم الدین**" تحریر فرمائی تو حاسدین نے ایک طوفان کھڑا کر دیا اور غزالی کے بے دین ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا اور فتویٰ دیا کہ غزالی کی احیاء العلوم چوراہے میں رکھ کر نذر آتش کر دی جائے۔

غزالی جس کا ہر قدم رضائے الٰہی کے لیے تھا جس کی احیاء العلوم کی ہر سطر خالق و مالک کی رضا کی خاطر لکھی گئی تھی اس پر یہ فتویٰ غزالی علیہ الرحمۃ کا دل دُکھا دل ٹوٹا رات سوئے تو وہ ہستی تشریف لائی جس نے فرمایا ہے

اِبۡغُوۡنِیۡ فِیۡ ضُعَفَائِکُمۡ

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

آج ایک ضعیف لیکن عنداللہ وجیہہ کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

غزالی روتے ہوئے عرض کر رہے ہیں یا رسول اللہ! میں نے اللہ کی رضا کیلئے اور دین حق کی سربلندی کیلئے شریعت مطہرہ پر چلتے ہوئے کتاب لکھی لیکن فتویٰ لگا کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں فرمایا کس نے فتویٰ لگایا

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں نے فتویٰ لگایا

اسے بارگاہ خیرالورائی میں حاضر کیا گیا اور پھر حضرت عمر سے فرمایا:

اسے سزا دو! حضور عمر نے اسے لٹا کر درّے لگائے۔

امام غزالی کی آنکھ کھلی تو دل مطمئن تھا کہ جس ہستی کو راضی کرنے کیلئے کتاب لکھی ہے وہ راضی ہے مجھے کسی اور کی کیا پرواہ ادھر جس نے فتویٰ لگایا اس نے صبح توبہ کی اعلان کر دیا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل احیاء العلوم کی طرف مائل کر دیے۔

اس فتویٰ لگانے والے کا دس سال بعد جب انتقال ہوا غسل دینے کیلئے جب اسکی قمیص اتاری گئی تو اس کے جسم پر اس وقت بھی درّوں کے نشانات موجود تھے۔

غزالی کو ضعیف و کمتر سمجھنے والا غزالی کے صحیح مرتبہ کا ادراک نہ کر سکا کہ یہ وہ ضعیف ہے جسے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہے۔ اِبۡغُوۡنِیۡ فِیۡ ضُعَفَائِکُمۡ

دور کیا جانا ہے پاکستان کے شہر قصور چلیے شہر قصور سے باہر قبرستان میں ایک بڑا گنبد نظر آتا ہے یہ مردِ حق آگاہ عارف باللہ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہے۔

اِبۡغُوۡنِیۡ فِیۡ ضُعَفَائِکُمۡ کی تفسیر یوں ہوئی کہ

حضرت خواجہ ایک دن عشق نبوی میں بے تاب ہو گئے اور گھر کے ایک کمرے میں رو رو کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر رہے ہیں اور کرم کی درخواست کر رہے ہیں کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے مکان کی دیوار ختم ہو گئی ہے آہستہ آہستہ تمام دوریاں مٹ رہی ہیں بڑے بڑے شہر دریا وصحرا جنگلات و پہاڑوں کا سلسلہ سب ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ قصور اپنے گھر بیٹھے انہیں گنبد خضرا نظر آ جاتا ہے پھر سنہری جالیوں سے نور نکلتا

نظر آیا وہ نور آسمان پر پھیلتا چلا گیا یہ قافلہ نور انکی طرف بڑھا رہا ہے وہ حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں انہیں خبر اس وقت ہوئی جب انکے گھر کی ہر اینٹ کہتی تھی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا:

اے غلام محی الدین کیوں روتے ہو؟ عرض کی یارسول اللہ روتا ہوں تو آپ کے فراق میں روتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:

اے غلام محی الدین! آج کے بعد جب تیرا جی چاہے کہ تو میرا دیدار کرے تو اس کمرے میں آجایا کرنا تجھے میرا دیدار ہو جایا کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے اس دن کے بعد حضرت خواجہ کو دن میں ایک مرتبہ دیدار کی تمنا ہوتی یا دس مرتبہ جب بھی وہ اس کمرے میں داخل ہوتے تو سامنے جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا۔

اس سعادت عظمیٰ کی بنا پر آپ کو خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ مجھے اپنے ضعفا میں تلاش کرو۔

جسے بھی تڑپ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ کسی خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سرفراز فرمائے۔

اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ :

رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے رزق عطا فرماتا ہے دشمن کے مقابل فتح

ونصرت بھی اللہ عطا کرتا ہے وہ جسے چاہے نصرت سے سرفراز فرماتا ہے یہ رزق یہ فتح نصرت دینے والا اللہ ہے لیکن بے وسیلہ عطا نہیں فرماتا بلکہ یہ ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ یہ وہی سعید لوگ ہیں کہ دنیا کے بوجھ سے ہلکے اور دنیاوی طاقتوں سے دامن چھڑائے فقط ربانی اعانت وطاقت پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کی اخلاص انکی للّٰہیت انکی صلوات انکی تسبیحات انکی مناجاتیں اور انکی دعائیں اھل ایمان کی مدد ومعاون ہیں اور انکی دستگیری کرتی ہیں۔ جہاں کہیں رزق کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ان اھل اللہ میں سے کوئی بارگاہ ذوالجلال میں عرض کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ بے نیازی کے باوجود انکی التجا رد نہیں کرتا بلکہ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور مخلوق خدا راحت وآرام پاتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حسی رزق

۲۔ معنوی رزق

حسی رزق یہ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کافر ومسلم سب کو دیتا ہے اس میں اپنے اور بیگانے میں کوئی تخصیص نہیں یہ اس کا فضل ہے جس سے بلا استثناء سب سیراب ہو رہے ہیں لیکن

معنوی رزق علم وحکمت، زھد وورع، اخلاص وللّٰہیت، صلاۃ وصوم کی پابندی، غرباء ومساکین کی لوجہ اللہ دلجوئی یہ سب کچھ صرف اور صرف اھل ایمان کیلئے ہے۔ تقویٰ وطھارت کی دولت صرف مومن ومسلم کیلئے ہے یہ معنوی رزق اللہ تعالیٰ ان ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ ان اھل اللہ کے توسل سے کرم ہوتا ہے۔

اگر کسی کو صلاۃ وصوم کی توفیق ملی ہے زھد وورع سے آراستہ ہے ذکر الٰہی اس کی غذا ہے تو یہ مت سمجھے کہ اس کا ذاتی کمال ہے اور کسی کے وسیلہ کے بغیر ہوگیا ہے۔نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارا کرم ان گدڑی پوشوں کی وجہ سے ہے جن کا وجود اہل ایمان کیلئے نعمت عظمیٰ ہے اور جنکی صحبت کبریت احمر ہے کہ جو کھوٹا بھی ان سے مس ہوا چند دن انکی صحبت میں رہا اس کا باطن بھی اجلاو مصفٰی ہو گیا۔

اِنَّمَاتُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ.

تمہاری مدد واعانت کی جاتی ہے اور تم پر رزق کے دروازے کشادہ کیے جاتے ہیں تو ان ضعفاء کی وجہ سے یہی وہ پیکر اخلاص اھل اللہ ہیں جن کا وجود فتح ونصرت کا بھی ضامن ہے۔

ظاہری دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے اور حقیقی دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے ۔کامیاب وکامران وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں شیطان کے داؤ پیچ سے محفوظ رہا اس کا شیطان سے بچ جانا یہ اس کا کمال نہیں بلکہ یہ کسی اللہ والے کی نظر کرم کا کمال ہے۔اس ضعیف کا کمال ہے جو عنداللہ وجیہہ ہے اسکی ایک نظر شیطانی قلعوں کو مسمار کر دیتی ہے اور رحمانی انوار سے باطن کو منور ومعطر کر دیتی ہے۔

رحمتِ الٰہی سے لبریز

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قَالَ: اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃ"، مَلْعُوْن" مَافِیْھَا اِلاَّ مَاابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اس عمل کے جس کے کرنے میں مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اخلاص وللّٰہیت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے لیکن یہ جلال بھرے الفاظ ہم سب کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں۔ جس دنیا سے ہم محبت کررہے ہیں اور جس کے حصول میں حلال وحرام کی تمیز ختم ہوگئی ہے جس کی طلب میں اوامر الٰہیہ کو فراموش کردیا گیا ہے اور نواہی کو کوئی اہمیت نہیں دی جارہی وہ دنیا ملعون ہے۔

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۹) جلدا صفحہ ۱۰۷

قال المنذری: رواہ الطبرانی باسناد لاباس بہ

کیااس لفظ ملعون سے بڑھ کر کوئی ایسا لفظ ہے جو اس کی قباحت کو ظاہر کرے۔

اللہ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اگر اس دنیا اور متاع دنیا کا ایمان والوں کیلئے کوئی فائدہ ہوتا تو آپ ہرگز یہ لفظ استعمال نہ فرماتے اس لفظ کا استعمال بتاتا ہے کہ دنیا اس قابل نہیں کہ اھل ایمان اسے منہ لگائیں اھل ایمان تو ذات الٰہی کے طلب گار ہوا کرتے ہیں۔ خالق و مالک کی رضا کو چاہنے والے اور اس کی مرضی پر قربان ہونے والے ہیں انہیں محبت ہے تو ہر اس چیز سے جس سے ان کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور اس کا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوید رضا عطا کر دے۔

ہاں اللہ ذوالجلال والاکرام کو وہی کام پسند ہے جو اس کیلئے ہو بندہ مومن کو اپنے تمام احوال اپنے افعال و کردار کو درست کرنا چاہیئے۔ اسکے معاملات اس کا کاروبار اسکی عادات اسکا برتاؤ اسکی محبتیں اسکی چاھتیں اس کی نفرتیں اسکی ناپسندیدگیاں یہ سب کچھ اللہ الواحد کیلئے ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لاَ یَنْظُرُ إِلَی أَجْسَامِکُمْ وَلا إِلَی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ إِلَی قُلُوْبِکُمْ.

الترغیب والترھیب		جلد۱	صفحہ۶۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۵۶۴)	جلد۵	صفحہ۱۴۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث(۴۰۹۷)	جلد۳	صفحہ۴۴۷
جامع الاصول مفصلاً	رقم الحدیث(۴۷۳۱)	جلد۵	صفحہ۶۲۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۱۷۷۱۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۸۱۴)	جلد۷	صفحہ۴۹۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۹۰۲)	جلد۹	صفحہ۶۱۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۴۱۴۳) -	جلد۴	صفحہ۴۸۵
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۳۵۹)	جلد۳	صفحہ۳۵۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ (صرف) تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔

☆

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کسی کے برگزیدہ ہونے کا معیار اس کی جسمانی ساخت نہیں کہ جس کا جسم عمدہ ہے جو خوش شکل ہے یا جس کی رنگت چمکدار ہے یا جس کے اعضا مناسب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب ومحبوب وہ ہے جس کا دل اچھا ہے جو نیت صالح رکھتا ہے اس کا اٹھنا اسکا بیٹھنا اس کا چلنا پھرنا اس کی عبادات اسکے معاملات اس کا لین دین سب اخلاص پر مبنی ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے حسین ہوئے ہیں اور کوئی زمانہ حسینوں سے خالی نہیں بڑے بڑے زور آور اور طاقت والے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسی بنا پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی محبوب ہے جو اچھے دل والا ہے جو حسن نیت کی سعادت سے لبریز ہے۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة / رقم الحديث (٢٦٥٦)		جلد٦	صفحہ٣٢٨
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٤٩٤١)	جلد١٠	صفحہ٤٥٦
فتح الباری		جلد١٠	صفحہ٤٨٣
اتحاف السادة المتقين		جلد٨	صفحہ٤٤٩

اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَنظُرُ اِلَی أَجْسَامِکُمْ وَلاَ اِلَی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنظُرُ اِلَی قُلُوْبِکُمْ.

اللہ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیات کو دیکھتا ہے۔

کسی کے ظاہری اعمال چاہے جتنے بھی اچھے ہوں جب تک اخلاص نہ ہوگا ان ظاہری اعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔ روح کے بغیر جسم مردہ ہوا کرتا ہے لوگ اس جسم کو قبرستان چھوڑ آتے ہیں اور جس عمل میں حسنِ نیت نہ ہو وہ عمل بے جان ہے اس کا ٹھکانا کچھ اور ہوگا اللہ کی رضا کی جگہ جنت اسکا ٹھکانہ نہیں۔

اے اھل ایمان! آیئے اپنے اعمال کے ساتھ اپنی نیت بھی درست کریں ظاہر کے ساتھ باطن کو اجلا بنالیں کیونکہ ہمارا خالق ومالک ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔

آج ظاہر بیماری کا شکار ہو جائے جسم کو کوئی مرض لگ جائے ہم فوراً ڈاکٹر یا طبیب سے رجوع کرتے ہیں جو ہمارا علاج کرتا ہے دوائی تجویز کرتا ہے پرہیز بتاتا ہے ہم اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں شفامل جائے اور اسکی ہدایات کو نظر انداز نہیں کرتے کہ کہیں مرض طویل نہ ہو جائے اور وبال جان نہ بن جائے۔

اسی طرح ہماری روح ہمارا قلب بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن صد افسوس کہ ہمیں اسکی بیماری کا احساس تک نہیں ہوتا اور نہ اسکے علاج ومعالجہ کی فکر ہوتی ہے ہاں جیسے جسم کے علاج کیلئے طبیب موجود ہیں اسی طرح قلب وروح کے علاج کیلئے بھی اطباء موجود ہیں ہمیں ان کی طرف رجوع کرنا چاہیئے انکی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے جو نسخہ بتائیں اس پر عمل کرنا چاہیئے اور جس

چیز سے پرہیز بتائیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی بنا پر بیماری طویل ہو جائے اور خطرناک صورت اختیار کر جائے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح کی موت واقع ہو جائے اور بدنصیبی کی اتاہ گہرائیوں میں چلے جائیں۔ آیئے اس خطرناک صورت سے پہلے سنبھل جائیں اور قلب و روح کو درست کرنے کی فکر کریں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ظاہر کو نہیں قلب کو دیکھتا ہے اس کے ہاں وہی اچھا ہے جس قلب و روح اچھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا محبوب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکاً. فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخاً لِّیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ.

صحیح مسلم		جلد۲	صفحہ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۰۸)	جلد۲	صفحہ۱۵۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد۵	صفحہ۱۴۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۰۶)	جلد۳	صفحہ۱۳۹۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۶۲)	جلد۹	صفحہ۱۶۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد۳	صفحہ۴۰۰
تاریخ بغداد		جلد۱۱	صفحہ۷۶
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۸۲۷)	جلد۱۲	صفحہ۳۷۶
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۲۳۷۲)	جلد۱۴	صفحہ۳۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۳)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں مقررفرمادیا۔ جب اس آدمی کا اس فرشتہ کے قریب سے گزرہوا تو فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

تو اس نے جواباً کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

فرشتے نے پھر پوچھا؟ کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جسے تو مکمل کرنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: ایسی کوئی وجہ نہیں۔ میرے اس سے ملنے کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

تب اس فرشتہ نے کہا: میں آپ کی طرف اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے جیسے آپ اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بے شمار لیکن اس آدمی کی قسمت پر قربان جائیں جس سے خود اللہ محبت کرتا ہے۔

اللہ اس سے محبت کرتا ہے جس کی ہر نیک کام میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے بلکہ اگر وہ کسی سے ملنے کے لئے بھی جاتا ہے تو اس ملاقات میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلم بھائی کو یہی سوچ عطا فرمائے اور اس کی نیتوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا بنائے۔

حشر ونشر نیتوں پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِیَّاتِهِمْ.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰۷)	جلد۲	صفحہ۴۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۹)	جلد۴	صفحہ۵۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۶)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۳۳)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۶)	جلد۹	صفحہ۱۰۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۶۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۴)	جلد۵	صفحہ۴۰۴
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷)	جلد۱	صفحہ۶۵
قال المحقق:	صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۷	صفحہ۲۹۶

ترجمۃ الحدیث:

بیشک قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

اتحاف السادۃ المتقین		جلد۹	صفحہ۵۸۳
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۱۰	صفحہ۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۴۲۳۰)	جلد۴	صفحہ۵۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۴۲۷)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۲۳۰۶)	جلد۲	صفحہ۱۹۶
جامع الاصول	رقم الحدیث(۷۹۵۷)	جلد۸	صفحہ۳۴۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰۸)	جلد۲	صفحہ۴۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۳۰)	جلد۴	صفحہ۵۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۷)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۳۰۶)	جلد۲	صفحہ۱۹۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۶)	جلد۹	صفحہ۱۰۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۶۳۰
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۱	صفحہ۳۰۹
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۲۵،۱۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۴)	جلد۵	صفحہ۴۰۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد۲	صفحہ۵۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۹۵۷)	جلد۸	صفحہ۳۴۵

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

اے مسلم بھائی!

کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے حُسنِ نیت کے سبب قیامت کے دن ظِلّ الٰہی کے سایہ کے مزے لے رہے ہوں اور ہم نیت نیک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی گرفت میں ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا بِجَاهِ مَنْ بَعَثْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ہر کام میں نیت خالص کرنے والے اور اللہ کی رضا تلاش کرنے والے کتنے فیروز بخت ہیں۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْش" الْکَعْبَةَ فَاِذَا کَانُوا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِیْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۲	صفحہ۶۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۴)	جلد۵	صفحہ۴۰۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۶۱۹)	جلد۱۷	صفحہ۴۱۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر کعبۃ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلے گا جب وہ بیداء (چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اس کے اول وآخر (تمام شرکاء) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰۶۳)	جلد۴	صفحہ۴۴۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۰۰)	جلد۳	صفحہ۳۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۴۳۲)		جلد۵	صفحہ۵۵۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۶۴
قال المحقق:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۷۹۹)	جلد۱۱	صفحہ۲۸۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۸۷۴)	جلد۵	صفحہ۲۱۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۷۲۰)	جلد۲	صفحہ۸۳۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۸۸۰)	جلد۲	صفحہ۳۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ۱۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۸۸۸)	جلد۷	صفحہ۴۶۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۸۸۹)	جلد۷	صفحہ۴۶۱
فتح الباری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد۴	صفحہ۳۳۸

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کی

یارسول اللہ! اس لشکر کے اول وآخر (سب کو) کیسے زمین میں دھنسایا جائے گا حالانکہ ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنہیں جبراً لایا جائے گا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان کے اول وآخر (سب کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام واقعات کا مشاہدہ کررہی ہے۔ انہیں مشاہدات میں سے ایک وقوعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کردیا۔

ایک لشکر کعبہ مکرمہ پر حملہ کی خاطر نکلے گا۔ یہ برے ارادہ سے نکلنے والا لشکر جب ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو لشکر کے تمام شرکاء کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوچا یہ بری نیت سے نکلنے والا لشکر جس کے اول وآخر سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پورے کا پورا لشکر اتنا بدنصیب نہیں ہوسکتا کہ کعبہ مکرمہ کو منہدم کرنے نکل کھڑا ہو۔ یقیناً اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف شامل کیا جائے گا وہ جبر کے ہاتھوں مجبور ہو کر نکلے ہوں گے ان کا جرم اتنا بڑا نہیں جتنا اس لشکر کو ترتیب دینے والوں کا ہے اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کردی یارسول اللہ! سب کو کیونکر زمین میں دھنسایا جائے گا جبکہ ان کا جرم ایک جیسا نہیں؟ اس پر حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں دھنسایا تو سارے لشکر کو جائے گا لیکن قیامت کے دن ان کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

ایک آدمی کو کسی غلط کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کی نیت وہ کام کرنے کی نہیں بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ڈر بھی رہا ہے تو یاد رکھیئے یہ نیت اس کی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

کعبہ مشرفہ کو منہدم کرنے کیلئے نکلنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کوئی کافر ہی کر سکتا ہے بلکہ وہ بدنصیب کر سکتا ہے جو کفر میں بھی حدود کو پھلانگ گیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ساتھ جبراً کسی مسلم کو لے جاتا ہے اس صحبت کا اثر اسی مسلم پر تو ہوا کہ ظاہراً جو سزا کافر کو ملی وہی ایک مسلم کو بھی ملی ۔ زمین میں اگر کافر دھنسائے گئے تو ان کے ساتھ صحبت بد کی وجہ سے مسلم بھی دھنسا دیئے گئے لیکن ایک مسلم کی نیت اسے دائمی وابدی عذاب سے بچالے گی۔ یہ دائمی عذاب سے بچنا نیت کی وجہ سے ہے۔ جنکی نیتیں صحیح ہیں اگر چہ بظاہر ان سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اس کام کی سزا کے بعد آخر نیت کی وجہ سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

ظلِّ الٰہی میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ : اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے جلال وعظمت کی وجہ سے ایک

صحیح مسلم		جلد۲	صفحہ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۳۰)	جلد۷	صفحہ۷۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۵۲)	جلد۹	صفحہ۶۰۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۲۱۰۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۹۳
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۶	صفحہ۱۷۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۴۶۵۵)	جلد۹	صفحہ۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۶)	جلد۵	صفحہ۱۴۸
الموطا امام مالک		جلد۲	صفحہ۷۲۵

دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ میں بٹھاؤں گا آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

-☆-

آج ہر آدمی کسی نہ کسی سے محبت کرتا ہے۔ ہر سینہ میں کسی نہ کسی کی چاہت کا چراغ فروزاں ہے۔

کاش!

مسلم بھائی محبت کرنے سے پہلے نیت کو صحیح کر لے اگر نیت صرف اللہ کی رضا ہو تو وہ مسلم بھائی چلتا پھرتا جنتی ہے اور قیامت کے دن اس کی عزت قابل دید ہو گی۔

نفسی نفسی کا عالم، رشتہ داریاں اور تعلقات منقطع ہونے کا وقت، شدت تپش اور غضب الٰہی الامان الحفیظ، ان ہولناک گھڑیوں میں اللہ کا ایک محبت بھرا ارشاد اہل محشر کے کانوں سے ٹکرائے گا۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلاَلِیْ

میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس ارشاد گرامی میں کتنی مٹھاس ہو گی، کتنا کیف و سرور ہو گا، کتنی چاشنی اور کتنا مزہ ہو گا ان لوگوں کے لئے جو کسی سے محبت کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لیتے ہیں۔

اے اللہ!

ہمیں بھی ان خوش نصیب افراد میں کر دے جو کوئی بھی نیک عمل کریں حتی کہ کسی سے محبت بھی کریں تو ان کی نیت تیری رضا اور خوشنودی ہو۔

عذاب الٰہی سے محفوظ
ابدی انعامات سے سرور

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَيَتِيْماً وَاَسِيْراً - اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لاَ نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلاَ شُكُوْراً - اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْماً عَبُوْساً قَمْطَرِيْراً فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْراً۔(۱)

اور وہ خوش نصیب جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین ویتیم اور اسیر کو اور وہ کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ کوئی اجر چاہتے ہیں اور نہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس دن کیلئے جو بڑا ترش اور سخت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بچالے گا انہیں اس دن کے شر سے اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلوں کا سرور عطا فرمائے گا۔

اس رنگ برنگی دنیا میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ چکے ہیں انکی زندگی کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا ہے وہ رضاءِ الٰہی کے حصول میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں یہ دنیا اس کا مال ومتاع ان کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتا وہ خالق و مالک کو پانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتے ہیں ان کی رگوں میں جذبہ ایثار پوری توانائی سے موجزن

(۱) الدھر ۷۶/ ۸تا۱۱

ہوتا ہے انکی فکر وسوچ کا محور ذات باری تعالیٰ ہوا کرتی ہے۔

جن افراد کا اللہ تعالیٰ تذکرہ فرما رہا ہے وہ وہی ہیں جن کے اندر مادہ اخلاص موجود ہے اللہ کے دیے ہوئے رزق سے اگر کسی کو دیتے ہیں تو ظاہری نام ونمود سے کوسوں دور ہوتے ہیں یہ دنیاوی شہرت ان کیلئے وجہ سکون نہیں ہوتی بلکہ انہیں سکون واطمینان خالق ومالک کی خوشنودی میں ملتا ہے۔ یہ سعید لوگ اگر کسی مسکین ویتیم یا کسی قیدی کو کھانے کی کوئی چیز دیتے ہیں تو یہاں بھی ان کا مطمع نظر اللہ کی رضا ہوتا ہے پھر اگر کوئی ان سے پوچھ لے کہ تم اتنا مال ودولت کیوں خرچ کر رہے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ

ہم اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔ اس اطعام طعام میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں ہم کسی لالچ میں آ کر تمہیں کھانا نہیں دے رہے ہم یہ نہیں چاہتے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ دو ہم یہ کام بلا معاوضہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہماری یہ تمنا ہے کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو نہیں ہرگز نہیں ہم اپنے اس کام کو تمہارے ان دو لفظوں کے عوض برباد نہیں کرنا چاہتے ہمارے جملہ امور کو نیلی چھت والا دیکھ رہا ہے وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں سے واقف ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ ہمارا اللہ ہمیں اتنا فرما دے:

اے میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں۔

ہم قیامت کی ہولناکیوں سے ترساں ہیں اس دن کی ھیبت سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں اس دن کے غضب کا سن کر پتہ پانی ہو رہا ہے۔

ان جذبات واحساسات والے پیکرانِ اخلاص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید ہو

فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذَالِکَ الْیَومِ.

اللہ تعالیٰ انہیں اس دن یوم القیامۃ کے شر سے محفوظ فرمائے گا اس کی گرفت اس دن کی رسوائی اس دن کے عذاب سے انہیں بچالیا جائے گا۔

اے وہ روح ارجمند جو چشمہ اخلاص سے دھلی ہوئی ہے! تیرے لیے تیرے رب کا وعدہ ہے کہ قیامت کے دن اسکی ہولنا کیوں سے تجھ بچالیا جائے گا اور جو قیامت کی ہولنا کیوں سے محفوظ ہوگا وہ حقیقی سعادت سے لبریز ہوگا۔

وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَسُرُوْرًا.

اللہ تعالیٰ ایسے خوش بخت افراد کو چہروں کی تروتازگی اور دل کا سرور وسکون عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باز مخلصین کو قیامت کے دن حسن ظاہر اور حسن باطن سے نوازے گا ۔حسن ظاہر تو یہ کہ ان کے چہرے تروتازہ ہونگے اور شادابی عیاں ہوگی شادمانی کا نور ہالہ کیے ہوئے ہوگا اور باطنی حسن یہ کہ ان کا دل اطمینان وسکون کی دولت سے لبریز ہوگا۔ان کے قلب سے طمانینت کے سوتے پھوٹ رہے ہونگے اور رضائے الٰہی کا پروانہ ہاتھوں میں تھامے جنت کے مزے لے رہے ہونگے۔

یہی لوگ جب جنت جائیں گے جنت کے انعامات کو دیکھ کر ان کے چہروں کی شادابی دوبالا ہوجائے گی ان کے حسن سے حسن کو خیرات مل رہی ہوگی اور ان کا باطن انوار سے لبریز مہکتا وشگفتہ ہوگا۔

اخلاص وللّٰہیت کے بارے میں یہ چند کلمات پیش خدمت ہیں اللہ ذوالجلال والاکرام ہم سب بھائیوں کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ وہ کام ہمیں اپنی رضا کی خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! ہم سب کو نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ ہمارے سیرت وکردار کو ریاکاری اور بناوٹ کے زخموں سے محفوظ فرما اور زندگی کے روز وشب شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیا وَالْآخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْل" فِیَّ قَضَائُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَداً مِنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِی وَنُوْرَ صَدْرِی وَجِلاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ

اَللّٰھُمَّ شَرِّفْنِیْ بِاتِّبَاعِ نَبِیِّکَ الْمُصطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ وَلِیًّا مُرْشِداً فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ وَاجْعَلْ سِرِّیْ اَحْسَنَ وَاَزْکٰی وَطَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنْ الْخِیَانَۃِ اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ.

اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ صَدْرِیْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَۃِ وَامْلَاْءْ قَلْبِیْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَاَسْعِدْنِیْ بِخِدْمَۃِ دِیْنِکَ الْحَنِیْفِ

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَۃِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِبَرْکَۃِ نَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْجَمِیْلِ وَالطَّرْفِ الْکَحِیْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِیْلِ وَعَلٰی آلِہٖ بُدُوْرِ الدُّجٰی وَاَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی وَمَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ.

محمد کریم سلطانی

23.2.2001

اسلام

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا سوال ہے

اَخۡبِرۡنِیۡ عَنِ الۡاِسۡلَامِ

مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟

اس کے جواب میں حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ نے ارکان اسلام کا ذکر فرمایا۔الفاظ مبارکہ یہ ہیں:

اَلۡاِسۡلَامُ اَنۡ تَشۡهَدَاَنۡ لا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُـحَمَّداً رَسُوۡلُ اللّٰـهِ وَتُقِيۡمَ الصَّلاةَ وَتُؤۡتِي الزَّكَاةَ وَتَصُوۡمُ رَمۡضَانَ وَتَحُجُّ الۡبَيۡتَ اِن اسۡتَطَعۡتَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلاً.

اسلام یہ ہے کہ

۱۔ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور حضور محمد (مصطفیٰ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔) اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ تو نماز کو ظاہری و باطنی حقوق سے ادا کرے۔

۳۔ تو زکوٰۃ ادا کرے۔

۴۔ تو رمضان المبارک کے روزے رکھے۔

۵۔ تو حج بیت اللہ کرے اگر تجھ میں حج کی استطاعت ہے۔

انہیں پانچ چیزوں کو ارکان اسلام کہتے ہیں۔اسلام کی دیدہ زیب عمارت انہیں ارکان

پر قائم ہے اگر کوئی بدنصیب ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کردے تو اس کا اسلام قائم نہیں رہے گا۔

بناءِ اسلام:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۱۰۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۶

شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (٦)	جلد١	صفحہ١٧
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح متفق علیٰ صحتہ		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (٧٠٣)	جلد٢	صفحہ٣٠٨
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (١٣٢٠٣)	جلد١٢	صفحہ٢٣٨
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (٢٠)	جلد١	صفحہ٥٤
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (٣٥٦٧)	جلد٣	صفحہ٢٨٨
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (٣٩٧٢)	جلد٣	صفحہ٤٢٨
حلیۃ الاولیاء		جلد٣	صفحہ٦٢
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٦٦٨٢)	جلد٥	صفحہ٣٣٠
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٧٠٤٧)	جلد٥	صفحہ٤٢٠
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٧٤٢٩)	جلد٦	صفحہ٤١
الکامل (لابن عدی)		جلد٣	صفحہ١٧
الکامل (لابن عدی)		جلد٥	صفحہ١٥٩
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (٣٠٨)	جلد١	صفحہ١٥٩
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٤٧٩٨)	جلد٤	صفحہ٣٠٣
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ منقطع		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٠١٥)	جلد١	صفحہ٣٤٤
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٣٠١)	جلد١	صفحہ٤٩٧
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر بنائی گئی ہے۔

۱۔ اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں
حضور محمد -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔

۲۔ نماز کو حقوق سے ادا کرنا۔

۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔

۴۔ حج کرنا۔

۵۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

عمارت جن ستونوں پر قائم ہو، جن بنیادوں پر استوار ہو وہ ستون، وہ بنیادیں اس عمارت کیلئے بہت اہم ہیں۔ اگر وہ ستون، وہ بنیادیں نہ رہیں تو عمارت کا وجود باقی نہیں رہ سکتا۔

حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- معلم انسانیت بن کر آئے اور آپ نے انہیں بالکل صحیح و سیدھا راستہ بتایا اور جس خوش نصیب نے آپکی غلامی اختیار کی اسے راہ جنت پر رواں کر دیا اور مسلسل اس کی نگرانی فرمائی اور ان چیزوں سے بھی اسے آگاہ کیا جو اسے صراط مستقیم سے منحرف کر سکتی ہیں۔

درج بالا پانچ چیزوں کو ارکان اسلام قرار دے کر حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنی امت پر یہ بات عیاں کر دی کہ ان پانچوں ارکان کی حفاظت کرنا اور کسی رکن کے

بارے میں غفلت اختیار نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ غفلت کے سبب کسی بنیاد میں کمزوری صرف بنیاد کے نقصان تک ہی محدود نہ ہوگی بلکہ اس کا نقصان پوری عمارت کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یاد رکھیے کسی ستون کے گرنے کے سبب پوری عمارت ہی زمیں بوس ہو سکتی ہے۔

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ

اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ! میرے دل کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری میں ثابت رکھنا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا- قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ -یَقُوْلُ :

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ! شَھَادَۃِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

صحیح البخاری　رقم الحدیث(۸)　جلد۱　صفحہ۲۸

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث(۱۵۸)　جلد۱　صفحہ۳۷۴

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔

صحیح مسلم　رقم الحدیث(۱۶)　جلد۱　صفحہ۴۷

السنن الکبریٰ　رقم الحدیث(۱۶۷۵)　جلد۱　صفحہ۵۲۶

شرح السنہ للبغوی　رقم الحدیث(۶)　جلد۱　صفحہ۱۷

قال المحقق: ھذا حدیث صحیح متفق علی صحتہ

ارواء الغلیل　رقم الحدیث(۷۸۱)　جلد۳　صفحہ۲۴۸

صحیح ابن خزیمۃ　رقم الحدیث(۳۰۹)　جلد۱　صفحہ۱۵۹

المسند الحمیدی　رقم الحدیث(۷۰۳)　جلد۲　صفحہ۳۰۸

سنن الترمذی　رقم الحدیث(۲۶۱۸)　جلد۴　صفحہ۲۷۵

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے:

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد۳	صفحہ۴۷
قال المحقق:	صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	جلد۱۲	صفحہ۳۰۹
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۵۱۸)	جلد۱۲	صفحہ۴۱۲
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۲)	جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴)	جلد۱	صفحہ۱۰
قال الالبانی:	متفق علیہ		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد۸	صفحہ۱۱۱
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۰۶
صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۳۵۰)		جلد۱	صفحہ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	جلد۱	صفحہ۵۷۹
قال المحققون الثلاثۃ:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۷۴۷)		جلد۱	صفحہ۴۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۳	صفحہ۶۲

۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ صلاۃ قائم کرنا۔ ۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔

۴۔ حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

-☆-

اِقْرَارُ الشَّهَادَتَيْن:

کسی کے مسلم ہونے کیلئے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ اللہ کی وحدانیت کی گواہی دے اور حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت ورسالت کی بھی گواہی دے۔

زبان سے اقرار کرے کہ **لا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد" رَّسُوْلُ اللّٰهِ**

یہ اقرار اسلام کا بنیادی رکن ہے جس نے اقرار کرلیا وہ مسلم کہلائے گا اور جو اقرار نہ کرے اسے ہرگز مسلم نہیں کہیں گے۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں

اِنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَلاتَغْزُوْ؟ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْاِسْلَامَ بُنِیَ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ.

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۱۶) — جلد ۱ — صفحہ ۴۳

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۶۳۰۱) — جلد ۵ — صفحہ ۴۹۷

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ جہاد نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ فرمارہے تھے: بیشک اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں صلاۃ قائم کرنا زکاۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

-☆-

اس روایت میں صرف اللہ کی الوہیت کی گواہی دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کی گواہی کے ضمن میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی بھی آجاتی ہے کیونکہ اللہ الواحد کی الوہیت کا کس ذات نے درس دیا؟ اور کس ذات نے انسان کو شرک کی دلدل سے نکالا؟ وہ حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی اللہ کی الوہیت کی گواہی میں ہی آجاتی ہے۔

یہ الفاظ بھی مروی ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد۱	صفحہ۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۹۸)	جلد۴	صفحہ۴۰۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ کو وحدہٗ لاشریک ماننا، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے ہی میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

-☆-

توحید ورسالت کا اقرار یہی وہ بنیاد ہے جس کی بنا پر کسی کے مسلم ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے اور جو شہادتین کا اقرار کرتا ہے وہ بلا شبہ مسلم ہے تاوقتیکہ وہ ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کردے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَعَاذٌ" رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَامَعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَامَعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَامَعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثَلاثاً قَالَ قَالَ : مَامِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُاَنْ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقاً مِنْ قَلْبِہٖ اِلا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَفَلا اُخْبِرُبِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذاً یَتَّکِلُوْا فَأَخبَرَبِھَا مَعَاذٌ" عِنْدَ مَوْتِہٖ تَأَثُّماً.

مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث (۲۵) جلدا صفحہ۱۵
قال الخطیب التبریزی: متفق علیہ
صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۲۸) جلدا صفحہ۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کجاوے پر تھے کہ حضرت معاذ آپ کے ردیف تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو انہوں نے عرض کی

لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ

(یارسول اللہ! میں حاضر ہوں یارسول اللہ میں حاضر ہوں)

حضور نے فرمایا: یامعاذ! انہوں نے عرض کی

لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ

(یارسول اللہ! میں حاضر ہوں یارسول اللہ میں حاضر ہوں)

فتح الباری	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلدا	صفحہ۲۲۶
شرح السنہ البغوی	رقم الحدیث (۴۹)	جلدا	صفحہ۹۴
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۲)	جلدا	صفحہ۹۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۵۲)	جلد۲	صفحہ۳۹۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۵۲۲)		جلدا	صفحہ۲۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا معاذ! انہوں نے عرض کی

لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ (ایسا تین مرتبہ ہوا)

(یارسول اللہ! میں حاضر ہوں یارسول اللہ میں حاضر ہوں)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی صدق دل سے گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے نار (آگ) پر حرام کردے گا۔

حضرت معاذ نے عرض کی یارسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہنے دو کیونکہ لوگ پھر اس پر بھروسہ کریں گے۔

حضرت معاذ نے وقت وفات یہ حدیث پاک بیان کی گنہگار ہونے سے ڈرتے انہیں معلوم تھا کہ علم چھپانا بھی گناہ ہے۔

وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ :

صلاۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ ان ارکان میں سے ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔

عمارت چاہے جس شان وشوکت کی ہو اس کا انحصار اسکی بنیاد پر ہے اگر بنیاد کمزور ہوجائے تو عمارت کا قائم ودائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسلام کا قصرِ رفیع جن ستونوں پر ایستادہ ہے ان میں سے ایک صلاۃ ہے تو جس نے صلاۃ کو ضائع کردیا تو گویا اس نے اپنے اسلام کو ضائع کردیا اور جس نے اس صلاۃ کو قائم رکھا اس نے اپنے دین وایمان کو قائم رکھا۔

قرآن پاک اور احادیثِ مقدسہ میں صلاۃ کے ساتھ اقامۃ کا لفظ آیا ہے تو آیئے اس

لفظ پر غور کریں۔

علامہ سمین حلبی لکھتے ہیں:

يُقِيمونَ الصَّلاةَ اَى يُدَاوِمُونَ علىٰ فِعلِهَا وَيُحَافِظُونَ عَلَيهَا وَقِيلَ مَعنَاهُ يُؤَدُّونَهَا مُقَوَّمَةَ الْاَرْكَانِ وَالسُّنَنِ غَيرَ مُخلِّينَ بِشَىءٍ مِّنهَا مِن اَقَامَ الْاَمْرَ اِذَا اَتَى بِهِ عَلىٰ اَكْمَلِ هَيئَاتِهِ[1]

يُقِيمُونَ الصَّلاةَ کا معنی ہے وہ صلاۃ کی ادائیگی پر مداومت اور اس پر محافظت کرتے ہیں۔

يُقِيمُونَ الصَّلاةَ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے صلاۃ کے ارکان اور اسکی سنتوں میں کسی قسم کی کوتاہی کیے بغیر انتہائی درست طریقے سے ادا کرتے ہیں اور یہ ''اَقَامَ الاَمرَ'' سے ماخوذ ہے یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام مکمل ہیئت سے کرے۔

صلاۃ (نماز) دین کا ستون ہے اور جو بدنصیب صلاۃ کی فرضیت کا منکر ہو کر اسے ترک کرتا ہے وہ اپنے اسلام کی عمارت کو منہدم کرتا ہے اور بلاشبہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

---

(۱) عمدۃ الحفاظ ۳/۲۱۳ عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاة.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۵۶۳)		جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۰۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۰۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۴
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۸۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۰
شرح سنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۹
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۱۹)	جلد۱۲	صفحہ۴۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۲۱)	جلد۱۲	صفحہ۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الدرامی	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۷۸۵
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۰۴۴۳)	جلد۱۱	صفحہ۳۳
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۲۴۹۷)	جلد۳	صفحہ۵۱۱
قال البیھقی:	رواہ المسلم فی الصحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۸
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۷)	جلد۴	صفحہ۲۸۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد۳	صفحہ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۸۱
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۰)	جلد۳	صفحہ۴۴
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۶۳
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۹۵۳)	جلد۳	صفحہ۴۵۶
قال المحقق:	رجالہ رجال الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اور شرک وکفر کے درمیان ترک صلاۃ ہی ہے۔

جس نے جان بوجھ کر صلاۃ کی فرضیت کا انکار کر کے صلاۃ کو ترک کردیا وہ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہے اور کافرین ومشرکین کی زمرہ میں شامل ہے۔

إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ :

زکاۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور جو مرد مومن زکاۃ ادا کرتا ہے اسکا بقیہ مال طیب وطاہر ہو جاتا ہے۔

تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۲۷۴۶) — جلد۲ — صفحہ۳۰۳

صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۱۴۵۳) — جلد۴ — صفحہ۳۰۴

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

سنن الدارقطنی — رقم الحدیث (۱۷۳۵) — جلد۲ — صفحہ۴۱

قال المحقق: اسنادہ حسن

سنن الدارقطنی — رقم الحدیث (۱۷۳۶) — جلد۲ — صفحہ۴۱

قال المحقق: اسنادہ حسن

المسند الجامع (؟) — رقم الحدیث (۲۱۹۸) — جلد۳ — صفحہ۴۲۹

عَنْ جَابِرٍ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَالَ رَجُل'' یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَیْتَ إِنْ اَدّٰی الرَّجُلُ زَکَاةَ مَالِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– مَنْ اَدّٰی زَکَاةَ مَالِهٖ. فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نے (بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۲
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۷۴۳)		جلد ۱	صفحہ ۴۵۷
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۴۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۴
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجہ		
وقال الذھبی:	علی شرط مسلم		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۴۳۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الاوسط وإسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۵۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱

میں) عرض کی یارسول اللہ! جو آدمی اپنے مال کی زکاۃ ادا کرتا ہے آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کردی تو اس سے اس کے مال کا شر چلا گیا۔

-☆-

جس آدمی کے پاس ایسا مال ہے جو شر میں لپٹا ہے تو بھلا ایسے مال سے خیر کی توقع کہاں؟ یہ مال اس کے لیئے وبال جان بن جائے گا۔ شر سے شر پھوٹتا ہے ایسا مال یقیناً انسان کو بے راہ روکردے گا اس سے اسکی عبادت وبندگی کا کیف چھین لے گا اس کے عجز کا مادہ ختم کردے گا۔ اگر اسی مال سے شر کو ختم کردیا جائے تو وہی مال سراپا خیر وبرکت ہوگا اس مال کی برکت سے مال والے پر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہوگا اور اسے بندگی کا کیف ملے گا۔ مال سے شر کس وقت ختم ہوتا ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح ارشاد فرمادیا جس نے زکاۃ ادا کردی تو اس کے مال کا شر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو خوش دلی سے زکاۃ ادا کرنے کی سعادت بخشے بلکہ جملہ ارکانِ اسلام کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

حَجّ الْبَيْتِ:

حج ارکانِ اسلام میں سے ہے یہ اجتماعی عبادت ہے۔ دنیا بھر کے مسلمین ایک جگہ جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار کرتے ہیں۔ جہاں یہ اللہ عزوجل کی عظمت وبزرگی کا اظہار ہے اسکی تقدیس وتمجید کا اقرار ہے وہاں یہ مسلمین کی اجتماعیت کا بھی عملی مظاہرہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–قَالَ:اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ" لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ" اِلَّا الْجَنَّةَ.

الترغیب والترهیب رقم الحدیث(۱۶۴۱) جلد۲ صفحہ۱۰۷
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترهیب/رقم الحدیث(۱۰۹۶) جلد۲ صفحہ۴
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ(۱) رقم الحدیث(۲۸۸۸) جلد۳ صفحہ۴۰۹
قال المحقق: متفق علیہ
سنن ابن ماجہ(۲) رقم الحدیث(۲۸۸۸) جلد۴ صفحہ۳۹۶
قال المحقق: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(۲۹۴۱) جلد۳ صفحہ۶
قال الالبانی: صحیح
صحیح ابن حبان رقم الحدیث(۳۶۹۵) جلد۹ صفحہ۸
قال المحقق: اسنادہ صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۶)	جلد۹	صفحہ۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد۳	صفحہ۱۵۶
سنن النسائی		جلد۵	صفحہ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۵	صفحہ۱۱۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد۲	صفحہ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
ابوداود الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۲۳)		صفحہ۳۱۸
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۰۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۳۹
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۳۶)	جلد۲	صفحہ۱۱۲۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد۷	صفحہ۶
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی الصحۃ		
الموطا الامام مالک	رقم الحدیث (۶۵)		صفحہ۲۸۱
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲)	جلد۵	صفحہ۴۲۸
قال البیھقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۸۷۵۸)	جلد۵	صفحہ۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور اسکی جزا جنت ہے۔

-☆-

جسے نجات ابدی مل جائے جو جنت کا سزاوار ٹھہرے اور اللہ کریم اس سے راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہیئے۔ یہ سب کچھ حج کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے مقدر میں حج بیت اللہ کرے۔

ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۶۵۷)	جلد۱۲	صفحہ۱۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۶۶۶۰)	جلد۱۲	صفحہ۱۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۴۳)	جلد۹	صفحہ۳۹۰
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۳۳۶۸)	جلد۱۷	صفحہ۱۰۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۴۷۸
قال الالبانی:	صحیح		

صَوْمِ رَمَضَانَ

اَنَّ النَّبِیَّ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-قَالَ:مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَاحْتِسَاباً،غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

صحیح ابن حبان (مختصراً)/رقم الحدیث (۳۴۳۲) جلد۸ صفحہ۲۱۸
قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۴۸۵) جلد۹ صفحہ۴۹۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۰۷۳) جلد۹ صفحہ۳۹۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۹۲۵۹) جلد۹ صفحہ۱۶۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
مسند الدارمی رقم الحدیث (۱۸۱۷) جلد۲ صفحہ۱۱۴
قال المحقق: اسنادہ صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی (مختصراً)/رقم الحدیث (۸۵۰۶) جلد۴ صفحہ۵۰۱
قال البیہقی: رواہ البخاری فی الصحیح
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۴۵۱) جلد۲ صفحہ۱۸
قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۹۹۲)		جلد۱	صفحہ۵۸۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۴	صفحہ۱۵۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۴	صفحہ۱۵۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۰۲)	جلد۲	صفحہ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۳۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	جلد۱	صفحہ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	جلد۲	صفحہ۵۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد۲	صفحہ۱۹۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۵۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱) (مختصراً)/رقم الحدیث (۱۶۴۱)		جلد۲	صفحہ۳۰۷
قال المحقق:	الحدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کیلئے تو اسکے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک میں روزے رکھنا ارکانِ اسلام سے ہے اور جو خوش نصیب حالت ایمان میں اور اجر وثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اس کی زندگی کی پچھلی ساری تقصیریں معاف کر دی جاتی ہے۔ زندگی کے تمام گناہ ملیامیٹ کر دیے جاتے ہیں اور ایسے خوش نصیب کو گناہوں سے پاک وصاف کر دیا جاتا ہے۔

سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۱۶۴۱) جلد۳ صفحہ۱۴۶
قال المحقق: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۶۶۴) جلد۲ صفحہ۵۸
قال الالبانی: صحیح
ارواء الغلیل (مختصراً) رقم الحدیث (۹۰۶) جلد۴ صفحہ۱۴
قال الالبانی: صحیح

عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ- اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ اِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِیٌّ اَمْ سَعِيْد" فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ غَيْرُهٗ ! اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاع" فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا .وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَايَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاع" فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْ خُلُهَا.

صحیح البخاری رقم الحدیث(۳۰۳۶) جلد۳ صفحہ۱۱۷۴

صحیح مسلم رقم الحدیث(۲۶۴۳) جلد۵ صفحہ۲۰۱

السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث(۱۵۴۲۱) جلد۷ صفحہ۶۹۱

قال المحقق: رواہ مسلم فی الصحیح

شُعَبُ الایمان للبیہقی رقم الحدیث(۱۸۷) جلد۱ صفحہ۲۰۶

قال المحقق: رواہ مسلم فی الصحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے یہ حدیث بیان فرمائی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلنے والا ہر کلمہ حق اور سچ ہے۔آپ کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق شدہ ہیں۔

بیشک تم میں سے ہرایک کا مادہ ترکیب دیا جاتا ہے اس کی ماں کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی صورت میں پھراسی طرح (چالیس روز) عَلَقَہ کی صورت میں ہوتا ہے پھراسی طرح (چالیس روز) مُضْغَہ کی صورت میں ہوتا ہے پھراس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے۔

پس اس فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔وہ فرشتہ لکھتا ہے اس کا رزق، اس کی موت، اسکا عمل اور اسکا نیک بخت اور بد بخت ہونا۔

قسم ہے اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں یقیناً تم میں سے کوئی اھل جنت کے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔تو فرشتے کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے۔

تو وہ اھل نار جیسے عمل کرتا ہے تو وہ آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔

اور یقیناً تم میں سے کوئی اھلِ نار کے عمل جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور آگ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ اھل جنت کے عمل جیسے عمل کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں رحم مادر میں تخلیق انسان کے مختلف ادوار کی نشان دہی فرمائی ہے۔

قرآن کریم میں اس طرح مذکور ہے:

یَاَیُّھَاالنَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَیْرَ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَیِّنَ لَکُمْ وَنُقِرُّفِیْ الاَرْحَامِ مَانَشَآءُ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی.[1]

اے لوگو! اگر تمہیں حیاۃ بعدالموت (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے) میں شک ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے پھر علقہ سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو شکل والی بھی ہوتی اور بے شکل بھی (یہ اس لیئے بتایا کہ) کہ ہم تمہارے سامنے حقائق واضح کردیں اور ہم جس نطفے کو چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحم مادر میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنَا نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَکِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَاماً فَکَسونَا الْعِظَامَ لَحماً ثُمَّ اَنْشَأْنَاهُ خَلْقاً آخَرَ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.[2]

اور یقیناً ہم نے انسان کو سُلَالَةٍ مِنْ طِیْنٍ سے پیدا فرمایا پھر ہم نے اسے نطفہ بنایا قرار مکین میں پھر ہم نے نطفہ کو علقہ بنایا پھر علقہ کو گوشت کی بوٹی بنایا پھر ہم نے گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت پہنا دیا پھر اسے ایک دوسری مخلوق بنادیا پس بڑا ہی برکت والا ہے اللہ جو احسن الخالقین ہے۔

---

(۱) الحج-۵

(۲) المومنین ۱۲ تا ۱۴

دین حق دین اسلام نے تخلیق انسانی کے مختلف مراحل کا ذکر کیا ہے ان مراحل میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جہاں فرشتہ اللہ کے حکم سے چند چیزیں لکھتا ہے:

رزق - موت

عمل - شقی یا سعید ہونا

انسان کے مقدر میں جتنا رزق ہے وہ لکھ دیا جاتا ہے اور وہ رزق انسان کو ملنے والا ہے۔ جب ہمارا رزق اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے پہلے لکھ دیا ہے تو اس کے حصول میں اتنی زیادہ تگ ودو کہ انسان ہر چیز کو فراموش کر دے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال تک نہ رکھے کہاں کی دانشمندی ہے۔

موت کا ایک وقت ہے وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے اس میں تقدیم وتاخیر نہیں۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے مفر نہیں اس لیئے اس وقت کے آنے سے پہلے دار آخرت سے متعلق تیاری کرنی چاہیئے ہر وہ کام کرنا چاہیئے جو آخرت میں فائدہ دے قیامت کی ہولناکیوں سے بچائے اور ان امور سے مجتنب رہنا چاہیئے جو عذاب الٰہی میں گرفتار کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کیلیئے کافی ہے۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی کیلیئے عمل کرے۔

انسان کے عمل اور اسکا سعید یا شقی ہونا لکھ دیا جاتا ہے بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اھل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ذراع کا

فاصلہ رہ جاتا ہےتو فرشتے کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہےتو وہ اہل نار کا عمل کر کے آگ میں چلا جاتا ہے اور اسی طرح کوئی اہل نار کا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور آگ کے درمیان ایک ذراع (ہاتھ) کا فاصلہ رہ جاتا ہےتو فرشتہ کا لکھا ہوا غالب آ جاتا ہےتو وہ اہل جنت کا عمل کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔

ارکانِ اسلام بجالانے والے کا مال وجان محفوظ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ – اُمِرْتُ اَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلاۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِکَ عَصَمُوا مِنِّیْ دِمَاءَ ھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۵۰۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۲
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۷
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۶۶)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱

مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۱۵
قال المحققون:	متفق علیہ		
حلیۃ الاولیاء		جلد۲	صفحہ۱۵۹
المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۳۸۷
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۳۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۲۰	صفحہ۶۳
مصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۰۰۲۲)	جلد۶	صفحہ۶۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۷۱)	جلد۱	صفحہ۸۸
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۷۲)	جلد۱	صفحہ۸۸
کنز العمال	رقم الحدیث۳۷۳)	جلد۱	صفحہ۸۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۲۷)	جلد۴	صفحہ۳۵۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۸۶)	جلد۳	صفحہ۲۸۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد (اباھریرہ)/رقم الحدیث (۸۵۲۵)		جلد۸	صفحہ۳۴۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۹۰)	جلد۱۱	صفحہ۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۲۸۱)	جلد۱۱	صفحہ۱۵۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ/رقم الحدیث (۴۰۸)		جلد۱	صفحہ۶۹۴
سنن أبی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۴۰)	جلد۲	صفحہ۵۰

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہ- بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضور محمد -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں پس جب وہ ایسا کریں گے تو وہ بچالیں گے مجھ سے اپنی جانیں مگر بحق الاسلام اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

-☆-

یہاں پر بھی اسی حکمت کے پیش نظر صرف نماز اور زکاۃ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا۔ باقی ارکان کا ذکر نماز اور زکاۃ کے ذکر میں خود بخود آ گیا اور کسی چیز کا ذکر نہ کرنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوا کرتا۔

ان گزشتہ احادیث مقدسہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسلام کے ظاہری ارکان کو اسلام قرار دیا ہے۔ اسلام جہاں باطن کے سنوارنے کا حکم دیتا ہے

صحیح سنن ابن داؤد	رقم الحدیث (۲۶۴۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح متواتر		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۵۲)	جلد۵	صفحہ۲۲۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۱)	جلد۳	صفحہ۳۷۰
قال الالبانی:	صحیح متواتر		

وہاں وہ ظاہر کو نظر انداز نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُو اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّة.

اے ایمان والو! اسلام میں پورے طریقے سے داخل ہو جاؤ۔

اللہ وحدہٗ لاشریک اپنے حبیب کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے طفیل ہمیں اسلام کی مکمل تابعداری کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین

فَاللّٰهُ خَیر" حَافِظاً وَهُوَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

نارِ جہنم سے دور بہت دور

عَنْ مَعَاذٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ : قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ. قَالَ : لَقَدْ سَأَلْتَنِیْ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ" عَلٰى مَنْ يَسَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ : تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّی الزَّكَاةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. ثُمَّ قَالَ : اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ، اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ" وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" حَتّٰى بَلَغَ "جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاُمُوْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ. قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ. ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَالِكَ كُلِّهٖ اِقُلْتُ بَلٰى ! يَانَبِیَّ اللّٰهِ اِفَاخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا. فَقُلْتُ يَانَبِیَّ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ ؟ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَامَعَاذُ ! وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ، اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟

شعب الایمان للبیہقی رقم الحدیث (۳۳۴۹) جلد ۳ صفحہ ۲۱۳

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل-رضی اللہ عنہ-کا بیان ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ سے دور کردے۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: یقیناً تو نے ایک بہت بڑی بات کے بارے میں سوال کیا (سن لے) یہ (عظیم بات) آسان بھی ہے اس آدمی کیلئے جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرمادے۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
مسند الجامع	رقم الحدیث (۱۱۴۸۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۰۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۱۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۶۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

نماز اپنے حقوق کے ساتھ ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو۔

رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتادوں روزہ ڈھال ہے۔

صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

آدمی کا نماز (تہجد) ادا کرنا آدھی رات گزر جانے کے بعد پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قرآن کریم کی **تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ** سے لے کر **جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.**

(دور رہتے ہیں ان کے پہلو (اپنے) بستروں سے۔ پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ پس نہیں جانتا کوئی شخص جو نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں ان کے لئے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی۔ یہ صلہ ہے ان اعمال حسنہ کا جو وہ کیا کرتے تھے)۔

کیا تمہیں نہ بتادو کہ **رَأْسُ الْأَمْرِ** کیا ہے؟

اسکا عمود (ستون) کیا ہے؟

اور اسکی **ذِروۃُ سنام** (کہاں کی بلندی) کیا ہے؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ضرور بتایئے۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

رَاْسُ الْاَمْر اسلام ہے۔

اوراس کا عمود نماز ہے۔

اوراسکی ذِرْوَۃُ سَنَام جہاد ہے۔

حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کیا میں ایسی چیز نہ بتادوں کہ تمام امور کا مدار اس پر ہے؟

میں نے عرض کی یا نبی اللہ!-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ضرور بتایئے

پس حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اس کو اپنے آپ پر بند رکھو۔

میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! (-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-) کیا ہمارا مواخذہ ہوگا اس کلام کی وجہ سے جو ہم بولتے ہیں۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَامَعَاذُ!

لوگوں کو آگ میں انکے چہروں کے بل یا مناخر کے بل انکی زبانوں کے کارنامے ہی گرائیں گے۔

یہ حدیث پاک ان احادیث مقدسہ میں سے ہے جن پر مدار اسلام ہے۔ حضور جوامع الکلم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مختصر جملوں میں بڑی بڑی حقیقتیں بیان فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم قرآن وحدیث کی دولت نصیب فرمائے۔

حضرت معاذ بن جبل-رضی اللہ عنہ- کا سوال یہ ہے کہ

اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ

یارسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ سے دور کردے۔

جنت میں داخلہ اعمال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر موقوف ہے۔تو اس سوال سے یہ مدعا یہ ہے کہ

یارسول اللہ!۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ایسا عمل بتایئے جو رضائے الٰہی کا ذریعہ بنے اور جب اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا تو اس کا فضل وکرم اپنی معیت میں جنت لے جائے گا۔

آگ سے بچنا بھی فضل الٰہی پر موقوف ہے۔جہنم کا ایندھن بننے سے وہی محفوظ رہے گا جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوگی۔یہاں بھی عرض کا مدعا وہی ہے کہ ایسا عمل بتایئے جو رضائے الٰہی کے لئے زینہ کا کام دے اور جب اللہ کی رضا نصیب ہوگی تو اسکا کرم آگ سے محفوظ فرمائے گا۔

اس آگ سے مراد جہنم کی آگ ہے جو اس سے بچ گیا وہ نجات ابدی پا گیا۔

اس سے مراد وہ معنوی آگ بھی ہوسکتی ہے جو انسانی سینے میں جلتی ہے جسے حسد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔یہ وہ واحد آگ ہے جسے انسان خود جلاتا ہے اور اس میں خود ہی جلتا ہے۔اس حسد کی آگ سے بچ جانا بھی اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔

اس مناسبت سے بھی یہی عرض ہوگی یارسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ایسا عمل بتایئے جس سے میرا خالق میرا مالک راضی ہوجائے اور وہ راضی ہوگیا تو میرے سینے کو ہر قسم کی کدورتوں سے پاک کردے گا۔حسد کی آگ سے بھی سینہ محفوظ رہے گا اور جس کا سینہ دنیا میں حسد کی آگ سے محفوظ رہے گا اللہ اس کے پورے جسم کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

حضور رسول عربی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا

اے معاذ! تم نے بہت عظیم بات کے بارے میں سوال کیا

واقعی انسان کا اس عالم رنگ و بو میں جہاں نفس اور شیطان انسان کے دشمن ہیں وہ اس کی قبائے ایمان کو تار تار کرنا چاہتے ہیں اور کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ایسی کیفیت میں اپنے ایمان کو بچا کر، کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس فانی جہاں سے باقی جہاں کی طرف نکل جانا بہت بڑی بات ہے۔

جہاں قدم قدم پر ایمان کے ڈاکو موجود ہوں جہاں دشمن دوستی کا لباس پہن کر آئیں بیگانے یگانگت کا روپ دھار کر آئیں جہاں شکر میں زہر ملا کر پیش کیا جائے وہاں بچ نکلنا ناممکن ہے۔

ہاں جس کا اللہ محافظ ہو اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔جس سے اس کا رؤف و رحیم رب راضی ہو اسے کون مار سکتا ہے۔اسی لئے حضور رحمۃ للعالمین-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے اللہ آسان فرما دے اس کے لئے یہ عظیم بات بھی آسان ہے۔

حضور فداہ ابی وامی-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے نجات کے لئے پانچ چیزوں کا ذکر فرمایا: **تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً**

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

شرک:

کسی کو واجب الوجود، مستقل بالذات اور غیر محتاج جان کر اسکی تعظیم کرنا یا اس کا حکم بجا لانا عبادت کہلاتا ہے اور اللہ کے علاوہ کسی اور کو واجب الوجود، مستقل بالذات یا غیر محتاج جان

کر اس کی تعظیم یا اس کا حکم ماننا شرک کہلاتا ہے۔

اللہ رب العزت نے جسے نعمت ایمان عطا فرمائی ہے وہ تو علی الاعلان کہتا ہے کہ اللہ واجب الوجود ہے اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب ممکن ہے۔ اللہ نے اسے وجود بخشا تو وجود میں آیا اور اگر اللہ وجود عطا نہ کرتا تو کبھی بھی پردہ عدم سے باہر نہ نکلتا۔

اللہ مستقل بالذات ہے اس کے علاوہ تمام مخلوق چاہے جس بھی مرتبہ کی ہو مستقل بالذات نہیں بلکہ اس کی ذات اللہ کی محتاج ہے۔

ایمان والا اپنے ماں باپ کی تعظیم کرتا ہے یا ان کا حکم مانتا ہے تو انہیں ماں باپ سمجھ کر

اپنے استاد اور معلم کا احترام کرتا ہے تو صرف معلم جان کر

اپنے مقتداء ورہنما کی تعظیم کرتا ہے تو صرف مقتداء رہنما مان کر

بزرگان دین اولیاء کرام کی تعظیم کرتا ہے، ان کے احکامات بجالاتا ہے تو انہیں اللہ کا دوست سمجھ کر حضور رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی تعظیم واحترام کرتا ہے آپکے ارشادات پر عمل پیرا ہے بلکہ آپ کے اشارہ ابرو پر جان نچھاور کرنے کے لئے بے تاب ہے تو اللہ کا رسول، اللہ کا حبیب، امت کا والی، رسولوں کا سرتاج، حامل لواء الحمد جان کر کرتا ہے۔ اہل ایمان ہر لمحہ ایسا ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کو جو کچھ ملا وہ اللہ کی عطا ہے۔ ان کا وجود، انکی عطا، انکا کرم، انکی شفقت، انکے بھرے خزانے، انکے کھلے ہاتھ یہ سب کچھ انکا اپنا نہیں بلکہ اللہ کی عطا اور اس کا فضل ہے۔

ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡم.

اپنے دلوں کو ہمیشہ کے لئے تردد سے نجات کے لئے یہ حدیث پاک ملاحظہ فرمایئے۔

امتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شرک سے بری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْماً فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلاَتَهٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اِنِّیْ فَرَطٌ" لَکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ" عَلَیْکُمْ وَاِنِّی وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْآنَ وَاِنِّی اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۹۰)	جلد۴	صفحہ۲۰۵۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۹۸)	جلد۷	صفحہ۴۷۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۹۶)	جلد۴	صفحہ۴۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد۳	صفحہ۱۱۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد۳	صفحہ۱۲۴۵
فتح الباری		جلد۷	صفحہ۳۷۷
فتح الباری		جلد۱۱	صفحہ۴۶۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۸۰۹)	جلد۴	صفحہ۲۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۷)	جلد۱۷	صفحہ۲۷۸

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر -رضی اللہ عنہ- بیان فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے کاشانہ اقدس سے نکلے (میدان احد پہنچے) اور شہدا احد کی قبروں پر نماز جنازہ ادا فرمائی پھر واپس تشریف لاکر منبر پر جلوہ افروز ہوئے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے "فَرَط" ہوں (فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے آگے جا کر ان کے دانہ چارہ، کھانے، پانی کا انتظام کرتا ہے) اور میں تم پر شہید ہوں (شہید اس ذات کو کہتے ہیں جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہیں ہو)

شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد۱۴	صفحہ۴۱
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۷ (مختصراً)
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۵۰)	جلد۴	صفحہ۶۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۵۳)	جلد۲	صفحہ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۷۷)	جلد۱۳	صفحہ۳۴۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۳۳)	جلد۱۳	صفحہ۳۶۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۰۱)	جلد۱۳	صفحہ۳۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اور بے شک، اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔

اور اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم طلب دنیا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

-☆-

بخاری شریف کی اس حدیث پاک میں اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دوٹوک الفاظ میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہی کہ اب میری امت شرک نہیں کرے گی۔

اس صراحت کے باوجود اللہ کے کسی بندے کی تعظیم واحترام کرنے والے کو شرک جیسے قبیح وصف سے متصف کرنا خود رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات مبارکہ کا انکار کرنا ہے۔ اس لئے کسی کلمہ گو کے بارے میں ایسا تصور بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

بندہ مومن ہمیشہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اس کی پیشانی پر اللہ کی عبادت کے انوار چمکتے ہیں اور اسی کے احکامات پر سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- کو دوسرا حکم نماز قائم کرنے کا دیا ہے۔

قائم کرنے کا معنی حقوق کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

اِقَامَةُ الشَّيْئِ تَوْفِيَةُ حَقِّهٖ.......... (المفردات للاصفہانی)

اس لئے نماز کو تمام ظاہری اور باطنی حقوق کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اس کے بعد زکوۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: زکوۃ ادا کرنے سے مال طیب وطاہر ہو جاتا ہے وہ انسان بڑا ہی مقدر والا

ہے جسے طیب وطاہر رزق نصیب ہو۔

پھر رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے

اور بیت اللہ کے حج کا حکم بھی ارشاد فرمایا:

ان پانچ ارکان اسلام کے علاوہ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے چند اور چیزوں کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا:

اَلاَ اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے خیر کو گھر سے تشبیہ دی ہے۔ انسان کو حقیقی سکون اپنے گھر میں ملتا ہے کام کاج سے تھک کر حصول راحت کے لئے گھر ہی کی راہ لی جاتی ہے۔ گھر میں وہ چیزیں ہوتی ہیں جو مقصود ہوا کرتی ہیں باہر انسان جتنا عمل کرتا ہے وہ اس مقصود کے لئے ہی ہے۔

بندہ مومن کا گھر خیر ہے اسے راحت وسکون خیر میں ملتا ہے۔

شر سے اسے نفرت ہوتی ہے اور شر ہی اسکے سکون واطمینان کو غارت کر دیتا ہے۔ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس گھر کے دروازوں کا ذکر کیا۔ گھر بڑا عمدہ ہو لیکن اس میں داخل ہونے کا راستہ ہی نہ ہو تو اس گھر کا کیا فائدہ۔

زیر نظر حدیث پاک میں تین دروازوں کا ذکر ہوا:

۱۔ روزہ ۲۔ صدقہ ۳۔ نماز تہجد

اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ"

روزہ ڈھال ہے۔

دوران جہاد ڈھال انسان کو دشمن کے وار سے محفوظ رکھتی ہے۔اس رزمگاہ حیات میں بندہ مومن کی ساری زندگی جہاد سے عبارت ہے۔شیطان اس کا ازلی وابدی دشمن ہر وقت اس سے نعمت ایمان چھین لینے کے لئے تیار ہے۔ بندہ مومن کے پاس ڈھال ہوگی تو شیطان کا ہر وار خطا جائے گا۔جب شیطان کا اس پر زور نہ چلے گا تو اس کی قیمتی متاع،ایمان محفوظ رہے گی۔

جو انسان سیر شکم ہو شیطان اس سے بغلگیر ہوتا ہے اور جو بھوکا ہو شیطان اس سے بھاگتا ہے۔روزہ رکھنے سے انسانی قلب وقالب میں شیطان کا عمل دخل ختم ہو جاتا ہے اور یہ روزہ ایسی مضبوط ڈھال ہے اس کے ہوتے ہوئے شیطان نزدیک نہیں آسکتا۔روزہ دار جب قیامت کو اُٹھے گا تو یہی روزہ اس کے لئے آتش جہنم سے ڈھال بن جائے گا اور روز قیامت آتش دوزخ سے بچ جانے والا نجات پا جائے گا۔

اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ المَاءُ النَّارَ:

عصیاں اور نافرمانی کے سبب انسان کے لئے جو آگ جلائی جاتی ہے صدقہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔جیسے آگ کے الاو پر پانی ڈال دیا جائے تو وہ پانی اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔

آگ بجھانے کے لئے پانی آگ کی مقدار سے زیادہ چاہیئے اسی طرح صدقہ بھی اتنی مقدار کا چاہیئے جس سے اس کے گناہوں کی آگ ختم ہو جائے۔انسان انسان کے لئے جہاں خیر ہے وہاں کبھی وہ اس کے لئے منبع شر بھی بن جاتا ہے۔ جہاں شر ہو وہاں عداوت کی آگ بھڑکتی ہے۔صدقہ دینے سے اللہ انسانوں کے سینوں میں عداوت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔

جب عداوت کی آگ ختم ہو جاتی ہے تو اسی صدقے کے سبب لوگوں کے دلوں میں اس

کے لئے محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں اور زبان ودل سے اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں، صدقہ وخیرات کرنے والا اللہ اور اسکی مخلوق کا محبوب ٹھہرتا ہے۔

صَلاۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ

آدھی رات گزر جانے کے بعد صلاۃ التھجد

نماز تہجد اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے اسکی توفیق ہر ایک کو نہیں ملا کرتی بلکہ یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جس سے اللہ اور اس کا رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- راضی ہوں۔

صلاۃ التھجد کا ذکر کرتے ہوئے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قرآن کریم کے ایک حصہ کی تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّارَزَقْنَاھُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْس " مَاأُخْفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.

دور رہتے ہیں ان کے پہلو اپنے بستروں سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں میں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی شخص جو (نعمتیں) چھپا کر رکھی گئی ہیں ان کے لئے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ صلہ ہے ان (اعمال حسنہ) کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی ہے جب دوسرے لوگ اپنے نرم وگداز بستروں پر محو استراحت ہوتے ہیں، گہری اور میٹھی نیند کے مزے لوٹتے ہیں تو یہ درد محبت کے مارے اپنے پہلوؤں کو اپنے بستروں سے دور رکھتے ہیں۔ اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر کبھی اس کی حمد وثنا کرتے ہیں، کبھی اس کی بارگاہ اقدس میں جبین نیاز جھکاتے ہیں کبھی دعا کیلئے دامن

پھیلاتے ہیں اور اپنے کریم ورحیم پروردگار سے اس کے فضل وکرم کی بھیک مانگتے ہیں۔ان کے دعا کرنے اور مانگنے کا انداز بھی نرالا ہے۔ساری رات اس کے ذکر میں گزر گئی لیکن پھر بھی اپنی کوتاہیوں کا احساس بے چین کرر ہا ہے اور اسکی بے نیازی کا تصور کر کے دل کانپ رہا ہے۔

لیکن اس کی بے نیازی اور اپنی کوتاہیوں کے شدید احساس کے باوجود مایوس نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے فضل وکرم پر تکیہ کئے ہوئے دامن پھیلا رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کا رب بڑا رحیم وکریم ہے جو شخص اس کے حضور دست سوال پھیلاتا ہے اس کی شان کریمی اسے خالی نہیں کرتی بیم ورجا کی اس کشمکش میں وہ اپنے شب وروز گزارتے ہیں۔

جس خوش نصیب کو صلاۃ التہجد کی توفیق،صدقہ وخیرات اور روزہ کی سعادت مل جائے اسے خیر کے تینوں دروازے مل گئے وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

اس کے بعد حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے تین اور چیزوں کا ذکر فرمایا:

رَأسُ الْاَمْرِ

راس الامر .اسلام کو قرار دیا۔

سر سلامت ہے تو جسم بھی سلامت ہے۔اگر سر ہی سلامت نہیں تو جسم مردہ ہے۔ یہ ساری بہاریں اسلام کے دم قدم سے ہیں اسلام ہے تو باقی اشیاء کا وجود بھی ہے اسلام نہیں تو کسی چیز کی کوئی حقیقت نہیں۔

عمود

عمود ستون کو کہتے ہیں اور نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا۔

اگر نماز نہیں تو اسلام کی عمارت کا ستون نہیں اور جس عمارت کا ستون نہ ہو اس کا کیا حشر ہوتا ہے سب اسے بہتر جانتے ہیں۔

ذِرْوَۃُ سَنَام

کوہان کی بلندی جہاد کو قرار دیا ہے۔

پھر حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حضرت معاذ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں کہ ان سب کا مدار اس پر ہے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے زبان مبارک پکڑ کر فرمایا اس کو اپنے آپ پر بند کر لے کیونکہ لوگوں کو انکے چہرے کے بل آگ میں انکی زبانوں کے کارنامے گرائیں گے۔

جو اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے سلامت رہتا ہے اور جس کی زبان ہر وقت چلتی رہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ناحق باتیں کرنے لگے چغلی اور غیبت اسکا شیوہ بن جائے اور یہ چیزیں انسان کی نیکیوں کو برباد کر دیتی ہیں بلکہ زبان کا بے جا استعمال انسان کو نیک اور صالح لوگوں کی فہرست سے خارج کر دیتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ بَعَثَهٗ اِلَی الْیَمَنِ اِنَّکَ سَتَأْتِیْ قَوْماً مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰی اَنْ یَشْهَدُوا اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذَالِکَ فَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْالَکَ بِذَالِکَ فَأَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمْ صَدَقَةً تُؤخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْالَکَ بِذَالِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَاب''۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۴۷)	جلد۳	صفحہ۱۳۱۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد۱	صفحہ۴۴۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۸۴)	جلد۱	صفحہ۴۹۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۸۴)	جلد۱	صفحہ۴۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۲	صفحہ۳۷۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۳	صفحہ ۲۵۱
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۵۴)	جلد۲	صفحہ ۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد۳	صفحہ ۲۵۱
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸۱)	جلد۱۱	صفحہ ۴۷۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۵۷)	جلد۵	صفحہ ۴۷۳
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹)	جلد۱	صفحہ ۷۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۲۷۶)	جلد۴	صفحہ ۱۶۱
سنن النسائی		جلد۵	صفحہ ۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۳۴)	جلد۲	صفحہ ۱۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد۳	صفحہ ۱۱۴
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۶۵۵)	جلد۲	صفحہ ۱۰۰۵
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح والحدیث متفق علیہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۲۵)	جلد۱	صفحہ ۴۵۵
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا

بیشک سرزمین یمن میں تمہاری ملاقات اہل کتاب کی ایک قوم سے ہوگی۔ جب تم ان کے پاس پہنچو تو انہیں دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور (حضور) محمد (مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-) اللہ کے رسول ہیں اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں یہ گواہی دے دیں تو انہیں بتاؤ

اللہ نے تم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں اور نماز پڑھنا شروع کر دیں تو انہیں بتاؤ اللہ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو تمہارے اصحاب

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۲۵)	جلد۱	صفحہ۳۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۲۷۵)	جلد۴	صفحہ۲۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۵۱۱)	جلد۵	صفحہ۲۵۵
مسند الجامع	رقم الحدیث (۵۹۱۱)	جلد۸	صفحہ۳۵۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۲۰۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۲۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۷۱)	جلد۲	صفحہ۵۱۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ثروت سے لی جائے گی اور تمہارے ہی فقراء میں تقسیم کردی جائے گی۔اگر وہ تیسری یہ بات بھی مان لیں اور زکوٰۃ دینے پر تیار ہو جائیں تو یاد رکھنا (زکاۃ لیتے وقت چھانٹ چھانٹ کر) انکے نفیس اور عمدہ اموال نہ لینا اور مظلوم کی دعائے قہر سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

-☆-

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ۹ ھجری یا ۱۰ ھجری کو حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- کو گورنر بنا کر سرزمین یمن بھیجا اس وقت تقریباً دین مکمل ہو چکا تھا۔ارکان اسلام کی فرضیت کا حکم نازل ہو چکا تھا۔

لیکن یہاں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- کو شھادتین کے بعد صرف نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔روزہ اور حج بیت اللہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

اس وقت حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حضرت معاذ بن جبل کو ارکان اسلام کی تعلیم نہیں دے رہے تھے۔ یہ تعلیم تو حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- تو بہت پہلے حاصل کر چکے تھے یہاں صرف انداز تبلیغ سکھایا جارہا تھا اور دین اسلام کی ترویج کی تعلیم دی جارہی تھی۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دیجئے حکمت اور مواعظِ حسنہ سے۔

مسند ارشاد پر بیٹھنے والے کو چاہیئے کہ اسلام اس طرح پیش کرے کہ لوگ گرویدہ ہو جائیں یوں نہ پیش کرے کہ لوگ اس دین حنیف سے متنفر ہو جائیں سچی بات یہ ہے کہ حضور

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا انداز تبلیغ اتنا سھل اور دلکش تھا جو بھی سلیم الطبع آتا گرویدہ ہوجاتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ نماز اور زکاۃ کے اندر اتنی دلکشی اور چاشنی ہے، جو خوش نصیب ان دوارکان کو خوش دلی سے ادا کرتا ہے تو بقیہ ارکان کی طرف خود بخود دل مائل ہوجاتا ہے اس کے لئے کسی ترغیب وترھیب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے والے فرزندان اسلام پورا سال ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں اور رمضان المبارک کی آمد پر انہیں عید سے کم خوشی نہیں ہوتی بلکہ انتہائی ذوق وشوق سے سحری وافطاری کا انتظام انکی اندرونی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

اور یہی لوگ حج بیت اللہ کے لئے یوں بے تاب ہوتے ہیں کہ ساری عمر تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرتے رہتے ہیں جب اتنی رقم جمع ہوجائے جس سے حج ادا کیا جاسکے تو بڑی خوشی ومسرت سے اس فریضہ سے سبکدوش ہونے کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ روانگی کے وقت انکی آنکھوں کی چمک دیدنی ہوا کرتی ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے ان کی درخواست منظور نہ ہو تو وہ مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہیں اور پورا سال روتے روتے گزرتا ہے اور اس نامنظوری کو اپنے کسی جرم کی سزا قرار دیکر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ سے معافیاں مانگتے ہیں اور جب تک اس نور بھرے سفر پر روانہ نہ ہوجائیں انہیں کسی کروٹ چین نصیب نہیں ہوتا۔

تو گویا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے یہاں صرف نماز اور زکوٰۃ کا ذکر فرما کر پورے ارکان اسلام کا ذکر فرمادیا۔

قران کریم میں بھی اسی چیز کو مدنظر رکھ کر فرمایا گیا:

وَمَا اُمِرُوا اِلاَّ لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ وَذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ.

اور انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ وہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو باطل سے کٹ کر اور حق کی طرف مائل ہو کر اور وہ قائم کریں نماز اور ادا کریں زکاۃ اور یہی دین ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُو الصَّلاَۃَ وَاٰتُوا الزَّکَاۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ.

پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کو پورے حقوق سے ادا کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

ان دونوں آیات کریمہ میں بھی صرف نماز اور زکاۃ کا حکم ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ باقی روزہ اور حج ارکان ہی نہیں بلکہ ان دو کو ان کی اہمیت کے پیش نظر ذکر کیا گیا اور جو ان دو کا گرویدہ ہو گیا تو تمام ارکان اسلام کا پابند ہو جائے گا۔

دخول جنت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ :

اَتٰی اَعْرَابِیّ'' النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ: دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةُ. قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئاً وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَکْتُوْبَةَ وَتُوَدِّی الزَّکَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمْضَانَ.

قَالَ الْاَعْرَابِیّ'': وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ عَنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	جلدا	صفحہ۴۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۴)	جلدا	صفحہ۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۰۹)	جلدا	صفحہ۵۸۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب الترھیب/رقم الحدیث (۷۴۸)		جلدا	صفحہ۴۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴)	جلدا	صفحہ۱۱
قال محمد بن عبداللہ:	متفق علیہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ نے فرمایا: ایک اعرابی حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے درخواست کی (یارسول اللہ) مجھے ایسا عمل بتایئے کہ میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کیجئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایئے، صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) قائم کیجئے، زکوۃ ادا کیجئے اور رمضان المبارک کے روزے رکھیئے اس اعرابی نے (اس فرمان مبارک کو سن کر) کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ ان چیزوں میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔

جب وہ اس مجلس سے واپس چلا گیا تو حضور نبی اکرم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر مسرور ہونا چاہے اسے چاہیئے کہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۳۷۴
قال ابی نعیم:	صحیح متفق علیہ		
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
دلائل النبوۃ		جلد ۳	صفحہ ۲۶۶

سبحان اللہ! وہ کتنا حسین دور تھا جب حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بنفس نفیس تشریف فرما ہوتے اور اپنے رخ انور کی تابانیوں سے اہل ایمان کے ایمانوں کی آبیاری فرماتے۔

لوگ بھی بڑے خوش نصیب تھے خالی جھولیاں لے کر آتے اور بھری جھولیاں لیکر واپس پلٹتے۔ روز وشب اور شام وسحر یہی سلسلہ ہوتا نہ سوالیوں کی قطاریں تھمتیں اور نہ قاسم انعامات الہیہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے خزانوں میں کمی آتی۔

زیر نظر حدیث پاک میں حاضری دینے والا دیہاتی کتنے اعلیٰ ذوق کا مالک تھا اسے فکر تھی تو فکر آخرت، اسے آرزو تھی تو آرزوئے جنت، نہ دنیا، نہ دنیا کے ساز وسامان کی طلب ہے اس مقام کی جو مقام اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی رضا کا مقام ہے جہاں اہل ایمان کو جلوہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نصیب ہوگا اور اسی جلوہ کے طفیل دیدار الٰہی بھی نصیب ہوگا۔ اس اعرابی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارکان اسلام کی پابندی کا حکم دیا۔ اس وقت تک حج فرض نہ ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے حج کا ذکر نہ فرمایا۔

کتنا سچا جذبہ ہے ایسے جذبے پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے۔ سب سے مشکل کام کسی کی بات کو ماننا ہوا کرتا ہے۔

اس دیہاتی صحابی -رضی اللہ عنہ- نے اس مشکل کام کو بھی حضور فِدَاهُ اَبِیْ وَاُمِّیْ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- کی نظر عنایت سے بالکل آسان بنا دیا اس حسین اور پاکیزہ جذبہ کی جو قدر خود حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کی وہ آپ کے مبارک کلمات

سے عیاں ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذا.

جو کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ اس چلتے پھرتے جنتی کو دیکھ لے۔

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی نگاہ رحمت کس درجہ وسیع ہے کہ اپنے متبعین کو جنت کی بہاروں میں دیکھ رہے ہیں اور جنتی ہونے کا اعلان بھی فرما رہے ہیں۔

-☆-

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَايَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا، فَإِذَاهُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ :هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ ؟فَقَالَ :لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ :وَصِيَامُ شَهْرِ رَمْضَانَ قَالَ :هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ :لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ :وَذَكَرَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَفَقَالَ:هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَافَقَالَ:لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ :فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ.

مشكاة المصابيح — رقم الحديث (١٦) — جلد ا — صفحہ ١٢

قال محمد بن عبداللہ: متفق علیہ

مصابیح السنہ — رقم الحدیث (١٤) — جلد ا — صفحہ ١١٦

قال المحققون: متفق علیہ

صحیح مسلم — رقم الحدیث (١١) — جلد ا — صفحہ ٦٨

سنن ابی داود — رقم الحدیث (٣٩١) — جلد ا — صفحہ ١٦٠

ترجمة الحديث:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: اھل نجد کا ایک آدمی حضور رسول اللہ

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۱	صفحہ ۲۲۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۴۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۵۶
الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۲۹۳
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۶۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
المؤطا لامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۵۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے اور جو کچھ وہ کہہ رہا تھا ہم اسے سمجھ نہیں رہے تھے یہاں تک کہ وہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے قریب ہوا۔ تب پتہ چلا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔

پس حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

دن اور رات میں پانچ نمازیں

اس نے عرض کی کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز لازم ہے؟

اس پر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا

نہیں مگر یہ کہ تو خوش دلی سے (جتنے چاہے) نفل ادا کرے۔

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا

رمضان المبارک کے روزے (بھی فرض ہیں)

اس نے عرض کی کیا ان روزوں کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟ اس پر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

نہیں مگر یہ کہ تو خوش دلی سے (جتنے چاہے) نفلی روزے رکھ لے

پھر حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے زکوٰۃ کے (فرض ہونے) کا ذکر فرمایا۔ اس نے عرض کی کیا زکوٰۃ کے علاوہ مجھ پر کوئی اور مال دینا فرض ہے

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو خوش دلی سے (جتنا مال چاہے) اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرتا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور کہتا جارہا تھا اللہ کی قسم! میں ان چیزوں میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ کمی پس حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس پر ارشاد فرمایا: اگر یہ آدمی اپنے قول میں سچا ہے تو فلاح پا جائے گا۔

-☆-

اس حدیث کا اور سابقہ حدیث پاک کا تقریباً ایک ہی مضمون ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے جوابات مختلف ہیں۔

پہلی حدیث پاک میں اس سوال کرنے والے کو صریح جنتی فرمایا اور اس حدیث پاک میں اس علاقہ نجد سے آنے والے کے بارے میں فرمایا: اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے تو فلاح پائے گا۔

حقیقی بات تو یہ ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نگاہ نبوت دلوں کے بھیدوں اور مخفی اسرار کو بہتر جانتی ہے اور یقیناً آپ نے دلی کیفیات کا مشاہدہ فرما کر الگ الگ جواب مرحمت فرمایا۔

ایمان اور اسلام
سے متعلق
چند احادیثِ مبارکہ

عَنْ اَبِی مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لاَ یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تبعاً لِمَا جِئْتُ بِہٖ .حَدِیْث" صَحِیح" رَوَیْنَاہُ فِی کِتَابِ الْحُجَّۃِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح.

ترجمة الحديث:

حضرت ابومحمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا

تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات تابع نہ ہوجائیں ان احکامات کے جو میں لے کر آیا ہوں۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ذیشان نہایت اہم ہے اگر اسے کلّ الاسلام کہہ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

مشکاۃ المصابیح رقم الحدیث (۱۶۷) جلد ۱ صفحہ ۱۶۹

قال الالبانی: اسنادہ حسن وصححہ الحاکم

فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۹

تاریخ البغداد جلد ۴ صفحہ ۳۶۹

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی

''تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات تابع نہ ہو جائیں اس شریعت کے جو میں لے کر آیا ہوں۔''

یہ ارشاد گرامی کتنا فکر انگیز ہے ایمان اسی کا ہے جو اپنی خواہشات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشادات کے تابع کر لیا کرتا ہے اور کامل الایمان وہی ہے جو اپنی مرضی ختم کر کے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقے اور سنت پر چلے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَلا وَرَبِّکَ لا یُؤمِنُونَ حَتّٰی یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَینَھُم ثُمَّ لا یَجِدُوا فِیٓ اَنفُسِھِم حَرَجاً مِمَّاقَضَیتَ وَیُسَلِّمُوا تَسلِیماً.

(اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ تسلیم کریں ان جھگڑوں میں جو ان کے درمیان پھوٹ پڑیں ۔پھر جو آپ فیصلہ فرما دیں اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور تسلیم کریں (آپ کا فیصلہ) دل و جان سے۔

اس آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کو نہایت موثر اور موکد طریقے سے بیان کیا گیا ہے اور جو لوگ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلہ کو دل و جاں سے تسلیم نہ کریں ان کے ایمان کی نفی کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کے کلام میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس فرمان کو قسم سے ذکر فرماتا ہے۔**فلاوربک** کے الفاظ قسم کے ساتھ جلالت شان کو واضح کر رہے ہیں۔

اے میرے حبیب! آپکے رب کی قسم! یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کونظر انداز کرنے والا اطاعتِ رسول کو غیر اہم سمجھنے والا ایمان سے محروم ہے اسے کسی بھی کام سے پہلے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا انکاری ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔محروم ایمان دارآخرت میں جنت میں ہرگز نہ جاسکے گا بلکہ غضب والی جگہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمْراً اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً بَعِيْداً (۱)

نہ کسی مومن مرد کواور نہ کسی مومن عورت کو یہ حق ہے کہ جب فیصلہ فرمائے اللہ اوراسکارسول کسی امر کاتو پھرانہیں کوئی اختیار ہواپنے اس امر میں اور جونافرمانی کرتا ہے اللہ اوراسکے رسول کی تو وہ بہت واضح گمراہی میں مبتلا ہوگیا۔

اللہ اوراس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو کسی مومن کیلئے اس فیصلہ کو کالعدم قرار دینے کا کوئی اختیار نہیں اوراسی طرح ایسی کسی تاویل کی گنجائش بھی نہیں جو فیصلہ کی روح کو ختم کردے۔مومن صادق الایمان اللہ اوراسکے رسول کے فیصلوں کو کمی وبیشی کے بغیر تسلیم کیا کرتا ہے۔اپنی خواہشات،اپنی ترغیبات وترجیحات اپنے ذاتی اور خاندانی فوائد کو قربان کردیا کرتا ہے۔یادرہے کہ اللہ اوراسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

---

(۱)الاحزاب ۳۳/۳۶

فیصلوں پر اپنی خواہشات قربان کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا اسے خزانہ غیب سے وہ کچھ ملتا ہے جس کا دوسرا آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

انسان کی کتنی بدنصیبی ہوگی کہ وہ اپنے مفادات کی خاطر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین کو پس پشت ڈال دے۔ دین حق دین اسلام کامل و مکمل دین ہے اب کسی ادارہ کو، کسی منصب افتاء یا منصب قضا پر بیٹھنے والے کو یہ اختیار ہرگز نہیں کہ وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات وارشادات کو نظر انداز کرتا پھرے اور وقتی مصلحت وعارضی منفعت کی خاطر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو درخور اعتناء نہ سمجھتا پھرے۔

اس فرمان الٰہی کے فوراً بعد **وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً بَعِيْداً**. کے لفظ برائے قابل غور ہیں۔ یعنی جس معاملہ میں جس امر میں اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصل فرما دیں اس فیصلہ کے بعد پھر کوئی انکے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہوتو وہ ضَلّ (گمراہ ہوا) وہ شریعت کا راستہ ہی گم کر بیٹھا جبکہ ضَلٰلاً بَعِيْداً. ایسا گم کردہ راہ ہوا کہ اس گمراہی میں دور بہت دور نکل گیا جو دور بہت دور نکل جائے اس کا واپس پلٹنا مشکل ہوا کرتا ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلوں کو چھوڑنے والا اور انکے خلاف اپنی خواہشات پر عمل کرنے والا رب کی ہدایت سے اتنا دور ہے کہ اس کی واپسی بظاہر مشکل نظر آرہی ہے اور راہِ حق، راہ نجات سے اتنا دور جا چکا ہے کہ اس کا واپس آنا بڑا دشوار ہے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَكْرِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهٖ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس درجہ حکم ہے کہ اگر کوئی آدمی صلاۃ (نماز) ادا

کر رہا ہو اور اس کی صلاۃ کے دوران حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں تو اس پر واجب ہے کہ صلاۃ کو وہیں چھوڑ کر بارگاہِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جائے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ ملاحظہ ہو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدبْنِ الْمُعَلّٰی-رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ-قَالَ: کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ-صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-فَلَمْ اُجِبْهُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ،اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ قَالَ لِیْ : لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَةً هِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِفِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ. ثُمَّ اَخَذَبِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَادَاَنْ یَخْرُجَ قُلْتُ لَهٗ : اَلَمْ تَقُلْ لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَةً هِیَ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ : هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ وُتِیْتُهٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۷۴)	جلد۳	صفحہ۱۳۴۹
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۴۷۴)	جلد۱۰	صفحہ۱۹۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۴۷)	جلد۳	صفحہ۱۴۲۲
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۶۴۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۰۳)	جلد۳	صفحہ۱۴۵۳
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۷۰۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۸۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد۲	صفحہ۵۶

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری

سنن ابن ماجہ (۱) مختصراً / رقم الحدیث (۳۷۸۵)	جلد۴	صفحہ۲۷۶

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید بن المُعلّٰی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

میں مسجد میں صلاۃ (نماز) ادا کر رہا تھا مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا میں فوراً حاضر نہ ہوا (بلکہ صلاۃ مکمل کرنے کے بعد حاضر ہوا) میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں صلاۃ ادا کر رہا تھا (اس لئے جلدی حاضر نہ ہوسکا) تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد نہیں فرمایا:

سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۳۷۸۵) جلد ۵ صفحہ ۳۲۷

قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ (مختصراً) / رقم الحدیث (۳۰۶۷) جلد ۳ صفحہ ۲۴۰

قال الالبانی: صحیح

مسند ابی یعلی الموصلی رقم الحدیث (۶۸۳۷) جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۶۷۰) جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۸

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۷۷۷۷) جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

السنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۱۳۳۹۷) جلد ۷ صفحہ ۱۰۲

قال البیہقی: اخرجہ البخاری فی الصحیح

اِسۡتَجِیۡبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ.

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانو جب بھی وہ تمہیں بلائے کیونکہ وہ تمہیں زندگی عطا فرماتا ہے..........الخ

غور کیجئے! اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو کس درجہ اجاگر کیا گیا ہے بندہ صلاۃ ادا کرتا ہے اللہ ذوالجلال کی بندگی کے مزے لے رہا ہے اس دوران حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بلائیں اسے آواز دیں اس کی طرف پیغام بھیج دیں تو اس صلاۃ ادا کرنے والے پر لازم ہے کہ صلاۃ کو وہیں چھوڑ دیں اور بارگاہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ جائے۔ وجہ واضح ہے کہ یہ سارا دین یہ اسلام اسکی برکات وخیرات ہمیں کس ذات اقدس واطہر کے صدقے ملیں ہیں وہ ذات ذات خیر الورٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ان کے قدوم میمنت لزوم سے یہ قطعہ ارض پاک وطاہر ہوگیا ان کی ذات کی برکت سے کفر وشرک کے اندھیرے چھٹ گئے، غرضیکہ کعبۃ اللہ جو بت کدہ بنا تھا پاک وصاف ہو کر نغمہ توحید سے گونج اٹھا اب وہی ذات اگر بلائے تو ان کی بات پر لبیک کہنا ہر فرض پر مقدم ہے۔

یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ جو آدمی صلاۃ ادا کر رہا ہوا سے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے آپ اسے کسی کام کے کرنے کا امر فرمائیں وہ یہ کام سرانجام بھی دے لے، چاہے اس عمل پر اس کا کتنا وقت صرف ہو اس کی وہ نماز باطل نہ ہوگی بلکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے سے جہاں وہ صلاۃ چھوڑ کر آیا تھا اس سے آگے سے شروع کرے مکمل کرے۔ ملاحظہ ہو

اِخْتِصَامُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِاَنَّ الْمُصَلِّیَ یُخَاطِبُہٗ بِقَوْلِہٖ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَلَا یُخَاطِبُ سَائِرَ النَّاسِ وَیَجِبُ عَلَیْہِ اِجَابَتُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَلَا تَبْطُلُ صَلَاتُہٗ۔(۱)

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختصاص ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا حالت تشھد میں آپ کو ان کلمات سے خطاب کرے گا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا لنَّبِیُّ (یا نبی سلام علیک) اور باقی لوگوں کو ہرگز خطاب نہیں کرے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صلاۃ ادا کرنے والے کو بلائیں اس پر بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فوراً حاضری واجب ہے اور اس عمل سے اس کی صلاۃ باطل نہ ہوگی۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جذبہ اسے ہی نصیب ہے جو سرتا بقدم محبت والفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق ہے اور جس نے محبت کا جام ہی نہیں پیا اسے کیا خبر کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہوتی ہے اور حلاوت ایمان کیا ہے؟

---

(۱) جواہر البحار ۱/۴۸۹

عَنْ اَنَسٍ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنِ النَّبِیِّ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ:
لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۹)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرطھما		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۴)	جلد۱	صفحہ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۵۰)	جلد۱۱	صفحہ۱۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ۶۳
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۷)	جلد۱	صفحہ۹۱
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۶)	جلد۱	صفحہ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۷)	جلد۱۱	صفحہ۳۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ہاں اس کے والد اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے محبوب ہو جاتے ہیں مال و جان سے اولاد و اطفال سے ماں باپ سے تو پھر عبادت و بندگی کا کیف نرالا ہوا کرتا ہے۔ پھر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند رہنے کا مزہ کچھ اور ہوا کرتا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۹۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۰
المسند الجامع	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۵
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ واخرجہ مسلم		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۱

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی ملاحظہ ہو

قُلْ اِنْ كَانَ آبَاءُ كُمْ وَاَبْنَاءُ كُمْ وَاَخْوٰنُكُمْ وَاَزْوٰجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالٌ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ[1]

(اے میرے حبیب!) فرمادیجئے اگر تمہارے آباء واجداد، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے کنبے اور مال جنہیں تم نے کمایا اور تجارت جس کے خسارے کا تمہیں ڈر لگا رہتا ہے، رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب کچھ) تمہیں زیادہ محبوب ہے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جہاد فی سبیلہ سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا امر اور اللہ ہدایت نہیں دیتا قوم فاسقین کو۔

جو آدمی ماں باپ کو اولاد کو اپنی ازواج وتجارت ومساکن کو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب رکھتا ہے وہ خسارہ کا سودا کر رہا ہے۔ اس کے ہاں اطاعت خدا اور رسول ثانوی حیثیت کی حامل ہیں لیکن وہ مرد مومن وہ خوش نصیب جو سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک محبت وچاہت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہے اس کے ہاں اولیت اپنی خواہشات وترغیبات اپنی ترجیحات ومفادات کو نہیں بلکہ اس کے ہاں اولیت ہے تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ذیشان کو وہ محبوب رب العالمین کی سُنَن پر دل وجاں سے قربان ہوتا ہے اور آپ کی ایک سنت مطہرہ کے احیاء میں اپنی زندگی کی قیمتی ساعتیں بلکہ جملہ توانائیاں صرف کرنی پڑیں تو بے دریغ صرف کرتا ہے اور اس کو سامان نجات تصور کرتا ہے۔

---

(۱) التوبہ ۱۰/۲۴

عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ :

ثَلاثٌ" مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلاوَةَ الايْمَانِ : اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَحُوْدَفِي الْكُفْرِ بَعْدَاِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۱)	جلد۱	صفحہ۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۶۹۴۱)	جلد۴	صفحہ۲۱۷۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۳۷)	جلد۱	صفحہ۴۷۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۴۳)	جلد۱	صفحہ۹۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۳۵۲۶)	جلد۱۱	صفحہ۲۲۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۳۳۴۰)	جلد۱۱	صفحہ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۷۱۹)	جلد۱۱	صفحہ۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

....

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۰۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۵۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۰۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۰۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۹۹
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۲۸۱۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۴
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ واخرجہ مسلم		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۶
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
المسند الجامع	رقم الحدیث (۲۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۴

ترجمة الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں جس میں پائی گئیں اس نے حلاوت ایمان کو پالیا۔

اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ماسواھما سے زیادہ محبوب ہو۔

کسی انسان سے محبت کرے تو اللہ کیلئے محبت کرے۔

جس کفر سے اللہ نے اسے بچایا اس میں جانا اسے یوں ناپسند ہو جیسے وہ ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔

-☆-

ایمان کی حلاوت وچاشنی اسے ہی نصیب ہے تو ساری کائنات سے زیادہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اس محبت نے اس کے دل میں یوں بسیرا کیا ہے کہ اسے کسی اور چیز کی طرف رغبت وخواہش ہی نہیں وہ سراپا صدق اور اخلاص ہر اس چیز سے محبت کرتا ہے جس سے اللہ اور اسکے رسول محبت کرتے ہیں۔ اس محبت کے نتیجہ میں وہ اپنی ترغیبات وخواہشات کے گلے پر چھری چلا دیتا ہے۔ اب اس کی کوئی خواہش کوئی تمنا باقی نہیں رہی بلکہ اس کی خواہشات وترغیبات کا مرکز ومحور ذات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا کرتی ہے اور اس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوں فانی ہو جاتا ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل اس کی حیاۃ بن جاتا ہے اس کی زندگی اتباع سنت ٹھہرتی ہے پھر وہ اس عالم گیتی میں چلتا پھرتا خاکی نہیں ہوتا بلکہ رشک قدسیاں بن جاتا ہے اور اتباع سنت مصطفیٰ میں لبریز یہ وجود انوار ربانیہ میں گھرا رہتا ہے اور فرشتے سلامی کیلئے ترستے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ السلمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰه کَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ" وَاِنَّهٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرَی اِخْتِلَافاً کَثِیْراً فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" رَوَاه اَبُودَاؤدَ وَترمَذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ" حَسَنٌ".

صحیح ابن حبان رقم الحدیث(۵) جلدا صفحہ۱۷۸

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

سنن الترمذی رقم الحدیث(۲۶۸۵) جلد۴ صفحہ۳۰۸

قال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث(۲۶۷۶) جلد۲ صفحہ۶۹

قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(۴۲) جلدا صفحہ۴۷

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابونجیح عرباض سارہ سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا کہ اس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے ہم نے عرض کی یارسول اللہ! (ہمیں یوں محسوس ہورہا ہے کہ) گویا یہ (دنیا کو) الوداع کہنے والے کا وعظ ہے۔ ہمیں کچھ نصیحت فرمایئے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ا	صفحہ ۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ا	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	سندہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ا	صفحہ ۲۰۵
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۷۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ا	صفحہ ۹۴
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کا حکم) سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام تم پر امیر مقرر کر دیا جائے بے شک تم میں سے جو آدمی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو (اس وقت) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مھدیین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تم بچو (خلاف شرع) نئی باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

تقوی اللہ:

تقوی کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَایَرَاکَ حَیْثُ نَهَاکَ وَلَا یَفْقِدُکَ حَیْثُ اَمَرَکَ.[1]

اللہ تعالیٰ تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے منع فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے وہاں غیر حاضر نہ پائے جہاں جانے کا اس نے حکم دیا ہے۔

یہ تقوی کی تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالانا اور اس کے نواہی سے اجتناب کرنا حقیقی تقویٰ ہے۔ صلاۃ وصیام کا حکم دیا، زکوۃ وحج کو فرض قرار دیا، صدقہ وخیرات سخاوت ودریادلی شجاعت وبہادری، عفت وعصمت، نرمی وخندہ پیشانی وغیرہ یہ سب کچھ بجالانا تقویٰ ہے۔ چوری وبدکاری، قتل وجادو، طعنہ زنی وعیب جوئی، چغلی وغیبت، جھوٹ اور اتہام بازی وغیرہ ان سب سے بچ جانا تقویٰ ہے تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی جملہ ارشاد فرما کر بہت کچھ ارشاد فرما دیا۔

(۱) ضیاء القرآن جلد اول

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

اَلْمُتَّقِی : مَنْ سَلَکَ سَبِیْلَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ الدُّنْیَاوَرَاءَ الْقَفَاوَ کَلَّفَ النَّفْسَ الْاِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا.[1]

متقی وہ ہے جو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مرضیہ پر چلے دنیا کو پس پشت پھینکے اور نفس کو اخلاص ووفا کا خوگر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ".

اور بچو تم (خلاف شرع) باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

بدعت: ہر اس نئی بات کو کہیں گے جو رافع سنت ہو۔ یعنی جس کے کرنے سے سنت اٹھ جائے وہ بدعت ہے ایسی بدعت گمراہی ہے اور جو عمل سنت کو ختم کرنے والا ہو اس کی گمراہی میں کسی کو شک وشبہ نہیں۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِالْبِدْعَۃِ : مَاحَدَثَ مِمَّالَا اَصْلَ لَہٗ فِی الشَّرِیْعَۃِ یَدُلُّ عَلَیْہِ فَاَمَّا مَاکَانَ لَہٗ اَصْلٌ" مِنَ الشَّرْعِ یَدُلُّ عَلَیْہِ فَلَیْسَ بِبِدْعَۃٍ شَرْعاً.[2]

بدعت سے مراد وہ کام ہے جو نیا پیدا شدہ ہو جس کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہ ہو جو اس پر دال ہو۔ بہر حال وہ امر جس کی شریعت میں اصل ہو تو اس نئے کام کو شرعاً بدعت ہرگز نہ کہیں گے۔

---

(۱) تفسیر کبیر للرازی

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۷

فَكُلُّ مَنْ اَحْدَثَ شَيْئاً وَنَسَبَهُ اِلَى الدِّيْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَصْل" مِنَ الدِّيْنَ يَرْجِعُ اِلَيْهِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ" وَالدِّيْنُ بَرِى" مِنْهُ.[1]

پس جس نے بھی کوئی ایسی نئی بات نکالی اور اسکی نسبت دین کی طرف کردی حالانکہ اس کی دین سے کوئی اصل نہ ہو جس کی طرح اس کا رجوع کیا جاسکے تو وہ نئی بات گمراہی اور دین اس سے بری ہے۔

حرملة بن یحیی قال سمعت الشافعی رحمۃ اللہ علیہ یقول:

اَلْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ بِدْعَة" مَحْمُوْدَة" وَبِدْعَة" مَزْمُوْمَة" فَمَا وَافَقَ السُّنَّة فَهُوَ مَحْمُوْد" وَمَا خَالَفَ السُّنَّةَ فَهُوَ مَذْمُوْم".[2]

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعۃ محمودہ بدعۃ مذمومہ پس جو نیا کام سنت کے موافق ہو وہ محمود ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ مذموم ہے۔

---

(۱) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۸

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۳۱- قال الارنووط: وھو صحیح عن الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰہِ عَائِشَةَ- رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا- قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ:- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ- مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ". وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَّیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ".

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۵۵۰)	جلد۲	صفحہ۹۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۷۱۸)	جلد۳	صفحہ۵۵۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۶)	جلد۱	صفحہ۲۰۷
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۲۷)	جلد۱	صفحہ۲۰۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۵۹۱۱)	جلد۱۸	صفحہ۱۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث(۱۰۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۱
قال المحقق:	ھذا حدیث متفق علی صحتہ أخرجاہ		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۴۶۰۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۵
سنن ابن ماجہ		جلد۱	صفحہ۳۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

اُمّ المؤمنین اُمّ عبداللہ حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جس نے اس امر یعنی دین میں نئی بات نکالی جو اس دین سے نہ ہو تو وہ ردّ ہے۔

امام مسلم کی روایت ہے کہ جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ ردّ ہے۔

دین اسلام میں ایسی نئی بات نکالنا جس کی اصل قران وسنت سے نہ ہو وہ کسی طور پر بھی مستحسن نہیں ہے۔ ہمارے دین کا اصل سرچشمہ وحی الٰہی ہے وہ وحی مَتْلُوّ (قرآن کریم ہو یا وحی غیر مَتْلُوّ (حدیث پاک) ہو جو امور قرآن وسنت سے موافقت رکھتے ہوں وہ نور علی نور ہیں لیکن

صحیح سنن ابن ماجہ		جلد ا	صفحہ ۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۸)	جلد ا	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۴۲۲)		صفحہ ۲۰۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۴۵۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۵۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۵)	جلد ا	صفحہ ۲۸۹
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۵۳۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۲
قال المحقق:	ارواہ مسلم فی الصحیح		

وہ امور جنکا قرآن وسنت سے تصادم ہواور جن کے سرانجام دینے سے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرف آتا ہو وہ امور کسی طور پر بھی مستحسن نہیں بلکہ قرآن وسنت سے متصادم ہر امر مردود ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس حقیقت کو کتنا واضح کرتا ہے:

مَنْ سَنّ فِی الْاِسْلامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُمَنْ عَمِلَ بِهَا وَلا يُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً وَمَنْ سَنَّ فِی الاِسْلامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهُ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئاً.

ترجمة الحديث:

جس (خوش نصیب) نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا اس کیلئے اس کا اجر وثواب ہے اور ان کا اجر وثواب بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس (بدنصیب) نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا وزر وگناہ اس پر ہوگا اور ان لوگوں کا وزر وگناہ بھی اس پر ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے اپنے وزر وگناہ میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۹۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۴۶۲
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
قال الذهبی:	صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۹۷)	جلد۱	صفحہ۱۱۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب/رقم الحدیث (۶۲)		جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۸۳۵)	جلد۲	صفحہ۲۰۱

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ -رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا- قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- یَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَرْتَعَ فِیْهِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۸۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۸۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۲۰۹)	جلد۳	صفحہ۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۲۰۵)	جلد۲	صفحہ۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد۴	صفحہ۳۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۳۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۳۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۶۰)	جلد۷	صفحہ۲۵۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۶۵)	جلد۳	صفحہ۲۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۵۳۱)	جلد۲	صفحہ۳۱۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۶۲۴)	جلد۹	صفحہ۲۱

بے شک حلال واضح ہے اور یقیناً حرام (بھی) واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے جس نے اپنے دامن کو مشتبہ امور سے بچالیا تو اس نے اپنے دین وعزت کو سلامت رکھا اور جو شبہات میں پڑ گیا (گویا) وہ حرام میں پڑ گیا (اس کی مثال) اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے ریوڑ کو) چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے قریب ہے کہ وہ (ریوڑ) اس چراگاہ میں چرنے لگے۔

سن لیجئے! ہر بادشاہ نے (اپنے قانون بنا کر) باڑ لگا دی ہے (اور اپنی رعایا کیلئے حد بندی کر دی ہے) اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی حد بندی وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام قرار دی ہیں۔
سن لیجئے! جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ سن لیجئے! وہ دل ہے۔

-☆-

شریعت اسلامیہ میں حلال محض بالکل واضح ہیں اور اسی طرح حرامِ محض بھی بالکل واضح ہیں ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کا حلال یا حرام ہونا عوام الناس کے سامنے عیاں نہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ علمار اسخین پر بھی وہ چیزیں مشتبہ ہیں بلکہ ان پر تمام امور بالکل واضح وظاہر ہیں جو چیزیں عوام الناس کے درمیان مشتبہ ہیں علماء راسخین کے ہاں ایسی چیزوں میں کوئی اشتباہ نہیں بلکہ وہ واضح اور غیر مبہم ہیں ان کا حلال وحرام ہونا علماء راسخین کے سامنے بالکل عیاں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تِبْيَاناً لِكُلِّ شَيْئٍ.

اور ہم نے نازل کیا آپ پر قرآن کریم جس میں ہر چیز کا بیان ہے

یعنی اوامر ونواھی کا بیان ہے، حلال وحرام کا بیان ہے بلکہ تمام امور تکوینہ وشریعہ کا بیان ہے۔ اگر کسی پر تمام امور کا بیان واضح نہ ہوتو یہ اسکے اپنے فہم وادراک کی کمی ہے علوم قرانیہ میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔

صلاح قلب:

اگر قلب امراض سے سلامت ہے تو یقیناً اس میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جاگزیں ہوگی اس قلب میں خوف وخشیت الٰہی ہوگا جس دل میں اللہ اور رسول اللہ کی محبت ہو اور اس دل میں تقویٰ کا بسیرا ہو تو یقیناً ایسے آدمی کے اعضاء گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہیں گے محرمات کے نزدیک نہ جائیں گے قلب سلیم والا اللہ کی رحمتوں میں ہوا کرتا ہے اسے عبادت سے ذوق وشوق ہوتا ہے جب تک وہ اپنی پیشانی علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں جھکا نہیں لیتا اس وقت تک اسے چین نہیں آتا وہ ہر وقت یاد الٰہی کے مزے لیتا ہے اس کی زبان ذکر الٰہی سے تر وتازہ رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يَوْمَ لَايَنْفَعُ مَال" وَلَابَنُوْنَ اِلَّاأتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ.

قیامت کے دن نہ مال ودولت فائدہ دیں گے اور نہ اولاد مگر وہ جو اللہ کی بارگاہ میں قلب سلیم لیکر آیا حسد، کینہ، بغض، تکبر اور ریا کاری یہ قلب کی بیماریاں ہیں اور جس کا قلب ان بیماریوں سے محفوظ ہے یقیناً وہ تندرست ہے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کے تقاضے میں محبت الٰہی اور محبت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا اس کے دل میں بسیرا ہے اب ایسے شخص کے اعضاء بھی سلامت رہیں گے جب حسد وکینہ اور بغض وغیرہ امراض قبیحہ سے محفوظ ومامون

ہوگا تو اسکے اعضاء ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے جس سے انسانیت کے حسن کو گہنا جا سکے بلکہ اسکی جملہ حرکات وسکنات عزت وقار کا سرچشمہ ہونگی اور اسکی ہرادا دلربا اور ایمان کی مہک سے معطر ہوگی۔

قلب سلیم والے کا ہر کام اللہ کی رضا وخوشنودی کیلئے ہوگا اور ایسا ہونا اس کے کامل الایمان ہونے کی نشانی ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ: مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِاسْتَكْمَلَ الْاِيْمَان.

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۵۵۵۴) — جلد۱۲ — صفحہ۲۵۰
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن
مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۵۵۷۵) — جلد۱۲ — صفحہ۲۵۵
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۵۲۹) — جلد۴ — صفحہ۲۳۳
قال الترمذی: ھذا حدیث ("فکر") حسن
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۲۵۲۱) — جلد۲ — صفحہ۶۱۱
قال الالبانی: حسن
الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۴۴۵۳) — جلد۳ — صفحہ۶۱۲
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۳۰۲۸) — جلد۳ — صفحہ۱۶۵
قال الالبانی: حسن
شعب الایمان للبیھقی — رقم الحدیث (۱۵) — جلد۱ — صفحہ۴۷

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ کیلئے دیا اور اللہ کیلئے منع کیا اور اللہ کیلئے محبت کی اور اللہ کیلئے بغض کیا تو یقیناً ایسے آدمی کا ایمان مکمل ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر کام کرنا بڑا محمود ہے یہ آدمی کے سعید ہونے کی نشانی ہے اور خالق و مالک ایسے آدمی سے راضی ہوتا ہے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جس کا دل صحیح ہوا کرتا ہے ہاں جس کا دل صحیح ہے اس کے اعضاء کی حرکات بھی صحیح سمت میں حرکت کرتے ہیں۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۶۹۴)	جلد۳	صفحہ۱۰۱۴
قال الحاکم:	علی شرط البخاری و مسلم		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۳۸۰)		جلد۱	صفحہ۶۵۸
قال الالبانی:	وھذا اسناد حسن		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۶۰
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۰۱)	جلد۸	صفحہ۳۹۴

۞

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ سَهَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ تَعْبُدُاللّٰهَ لَاتُشْرِکُ بِهٖ شَیْئاً وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیءُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیءُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذَالِکَ کُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ ثُمَّ قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ هٰذَا قُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ قَالَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۰۹۲) جلد۱ صفحہ ۵۸۰
قال المحقق: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور مجھے آگ سے دور کردے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے بہت بڑے عمل کے بارے میں سوال کیا ہے اور یقیناً وہ (عمل) آسان ہے اس آدمی پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد۴	صفحہ۲۸۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد۳	صفحہ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد۴	صفحہ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد۲	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۱۱)	جلد۸	صفحہ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۱۵)	جلد۱۶	صفحہ۱۶۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے

اور تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے

اور رمضان کے روزے رکھے

اور بیت اللہ کا حج کرے۔

پھر آپ نے ان (حضرت معاذ بن جبل) سے فرمایا:

کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کی طرف راہنمائی نہ کروں؟

روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے۔

اور صدقہ گناہ (کی آگ) کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے وسط میں (یعنی نماز تہجد ادا کرنا)

پھر اپ نے قرآن کی تلاوت

تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سے شروع کی اور یَعْلَمُوْنَ تک پہنچے پھر ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں رأس الامر اور اس (دین) کے ستون اور اسکی کہان کی چوٹی کی خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رأس الامر اسلام ہے

اور اس کا ستون نماز ہے

اور اسکے کہان کی چوٹی جہاد ہے

پھر ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کی خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)

پس آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی پھر فرمایا اس کو اپنے تک روکے رکھو۔

میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کیا ہم پکڑے جائیں گے ان باتوں سے جو ہم بولتے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تیری ماں تجھے کھوئے

لوگوں کو (قیامت کے دن) آگ میں ان کے چہروں کے بل یا نتھنوں کے بل نہیں گرائے گی مگر ان کی زبانوں کی کاشت

-☆-

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بارگاہ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دیتے ہیں اور اپنا مدعا عرض کرتے ہیں یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام جنت نصیب ہو پروردگار عالم جل جلالہٗ اپنی رضا و خوشنودی کی سند عطا فرما دے اور جو مقام غضب الٰہی ہے جہنم سے چھٹکارا مل جائے اللہ تعالیٰ کی غضب و ناراضگی سے نجات مل جائے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ تم نے ایک بہت بڑی بات کے بارے میں استفسار کیا ہے واقعی بات بہت بڑی ہے جس عمل سے نجات ابدی مل جائے عذاب الٰہی سے چھٹکارا مل جائے اللہ کی خوشنودی نصیب ہو اور پروردگار کی ناراضگی سے

بچ جائے یقیناً وہ عمل بہت اہم ہے لیکن جس خوش نصیب کیلئے اللہ الکریم یہ آسان کردے اس کیلئے واقعی یہ آسان ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق یاوری کرے تو کوئی کام صعب ومشکل نہیں ۔پروردگار عالم جل جالہٗ کی رحمت شامل حال ہوتو بڑی سے بڑی مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں۔ انہونے کام ہوجاتے ہیں بظاہر جس کے وقوع سے ناامیدی ہووہ بھی ہوجایا کرتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند امور کا ذکر کیا ان میں سے کچھ فرائض ہیں کچھ نوافل اوران کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اَنْ تَعْبُدُاللّٰهَ وَلا تُشْرِکُ بِهٖ شَيْئاً :

عبادت:

عبادت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا۔اب سوال یہ ہے کہ عبادت کسے کہتے ہیں۔

علامہ محمد طاہر الپٹنی عبادت کا معنی لکھتے ہیں

العبادة : الطاعة او المعرفة۔[1]

عبادت اطاعت یا معرفت کو کہتے ہیں۔

کیا ہر اطاعت یا معرفت کو عبادت کہیں گے؟

ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم ہے۔

(۱) مجمع بحار الانوار ۳/۵۱۲

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ.

اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔

بدیہی بات ہے کہ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔

ابو اسحاق الزجاج لکھتے ہیں

مَعْنَی الْعِبَادَةِ فِی اللُّغَةِ الطَّاعَةِ مَعَ الْخُضُوْعِ.[1]

لغت میں عبادت کا معنی ایسی اطاعت ہے جس میں عاجزی ہو۔

علامہ بیضاوی اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں

اَلْعِبَادَةُ : اَقْصٰی غَایَةِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلِلُ.[2]

عبادت انتہا درجہ کی عجز و انکساری کو کہتے ہیں۔

انتہا درجہ کی عجز و انکساری کیا ہے؟

فرمانبردار بیٹا اپنے باپ سے انکساری سے پیش آتا ہے۔ ایک لائق شاگرد اپنے استاد کے سامنے عاجزی سے بیٹھتا ہے۔ تو کیا اسے عبادت کہیں گے؟ ہرگز نہیں۔

ایک مخلوق دوسری مخلوق سے انکساری تو کرسکتی ہے لیکن حد درجہ کی انکساری نہیں ہوسکتی کیونکہ شعور میں یہ بات موجود ہے کہ یہ بھی تو مخلوق ہی ہے۔ اسکا وجود بھی کسی ذات کا محتاج ہے۔

---

(۱) معانی القران واعرابہ ۱/ ۴۸ دار الحدیث القاہرہ ۱۹۹۴ء

(۲) تفسیر البیضاوی ۱/ ۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۸ء

تفسیر المظہری ۱/ ۹ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

ہاں وہ ذات جو غیرمحتاج ہو واجب الوجود ہو اسکی بارگاہ میں انکساری عبادت کہلائے گی بلکہ اسکی اطاعت، اسکی تعظیم اور اسکی حمد بھی عبادت کہلاتی ہے۔ وہ بدبخت آدمی جو کسی محتاج کو غیرمحتاج سمجھ لے اور کسی ممکن الوجود کو واجب الوجود جانے تو اس بدبخت کا اس نظریہ سے انکساری کرنا یا اطاعت کرنا عبادت کہلائے گا۔ مفسر قران علامہ ابن جریر طبری اسی مفہوم کو واضح کرنے کیلئے لکھتے ہیں:

وَتَاوِيلُ قَوْلِهِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ : لَكَ اَللّٰهُمَ نَخْشَعُ وَنَذِلُّ وَنَسْتَكِنُ إِقْرَاراً لَكَ يَارَبَّنَا بِالرَّبُوبِيَةِ لاَ لِغَيْرِكَ۔(۱)

إِيّاكَ نعبد کا معنی ہے: اے اللہ! آپ کیلئے ہم عجز کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کیلئے ہی فروتنی اور انکساری کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! یہ سب کچھ آپ کیلئے ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے کرتے ہیں آپ کے غیر کیلئے نہیں۔

ان ساری باتوں کا ماحاصل یہ ہے کہ

کسی ذات کو واجب الوجود، مستقل بالذات اور غیرمحتاج مان کا اسکی اطاعت کرنا یا اسکی تعریف و تعظیم کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

نعمتِ ایمان سے معمور شخص جب بھی اللہ کا حکم مانتا ہے تو اسے واجب الوجود جان کر مانتا ہے۔ جب بھی اسکی حمد بیان کرتا ہے تو مستقل بالذات مان کر اور جب بھی اسکی تعظیم کرتا ہے تو غیرمحتاج یقین رکھ کر۔ اس مرد مومن کا یہ سب کچھ کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

---

(۱) جامع البیان ۱/۱۰۳ دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء

شرک:

اللہ وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کسی کو واجب الوجود، مستقل بالذات، غیر محتاج جان کر اسکی تعظیم کرنا اسکا حکم ماننا شرک کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

اِنَّ اللّٰہَ لا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَشَاءُ.

بیشک اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جسکی چاہے مغفرت فرمادے۔

اس جگہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ وَلاتُشْرِکَ بِہٖ شَیئاً سے مراد اقرار الشہادتین ہے یعنی زبان قلب وقالب کہے

اَشْهَدُاَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

کلمہ طیبہ جب تک زبان سے ادا نہ کیا جائے کسی کو مسلم نہیں کہہ سکتے کسی کے مسلم ومومن ہونے کیلئے شرط ہے کہ وہ دل سے اللہ کی واحدنیت کا قائل ہو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہو اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرے۔

ایک مرتبہ تو اس کلمہ طیبہ پڑھنا فرض ہے بلکہ ایمان کی شرط ہے پھر اس کے بعد زندگی بھر اس کا تکرار ہوتا رہے تا کہ تجدید ایمان ہوتی رہے اور اس کلمہ طیبہ کے ثمرات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

تُقِیمُ الصَّلاۃَ:

صلاۃ (نماز) مومن کی پہچان ہے۔ صلاۃ کے بغیر مومن کو سکون وقرار نہیں جب تک یہ بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز نہ ہو جائے اس وقت تک اسکی روح کو سکون نہیں ملتا۔ پس صلاۃ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے:

عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ انَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَال یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ أُعِیذُکَ بِاللّٰہِ مِنْ إمَارَۃِ السُّفَھَاء اِنَّھَا سَتکُونُ أمَرَاءَ مَن دَخَلَ عَلَیھم فَاَعَانَھُم عَلٰی ظُلْمِھِم وَصَدَّقَھُم بِکَذِبِھِم فَلَیْسَ مِنِی وَلَسْتُ مِنْہُ وَلَنْ یَرِدَ عَلَیَّ الحَوضَ وَمَنْ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْھِم وَلَم یُعِنْھُم عَلٰی ظُلْمِھِم وَ لَم یُصَدِّقْھُم بِکَذِبِھِم فَھُوَ مِنِی وَاَنَامِنْہُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الحَوضَ.

یَا کَعبَ بنَ عُجْرَۃَ الصَّلاۃُ قُربَان" وَالصَّومُ جُنَّۃ" وَالصَّدَقَۃُ تُطفِئُ الْخَطِیئَۃَ کَمَا یُطفِئُ الماءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِیَانِ فَمُبتَاع" نَفسَہُ فَمُعتِق" رَقَبَتَہُ وَمُوبِقُھَا.

یَا کَعبَ بنَ عُجرَۃَ اِنَّہُ لایَدخُلُ الجَنَّۃَ لَحم" نَبتَ مِن سُحتٍ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۹
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم			
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۴۵
المستدرک	رقم الحدیث (۲۰۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۶۰۶

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے کعب بن عجرۃ!

میں تجھے سفہاء کی حکومت کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہاں عنقریب سفیہ حکمران ہوں گے جس شخص نے ان سے راہ ورسم رکھا ان کے ظلم وعدوان پر ان کی اعانت کی اور

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۴۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۲۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۲۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۴۵
قال المحقق:	رواہما رجال الصحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۷۶
قال المحقق:	اسنادہ قوی		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۲
قال المنذری:	رواہ أبو یعلی باسنادہ صحیح		
وقال المحقق:	صحیح		
شرح مشکل الاثار	رقم الحدیث (۱۳۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ان کے جھوٹ کو سچ کہا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میری بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے نہ ان ظالم وسفیہ حکمرانوں سے راہ ورسم رکھا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد واعانت اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا وہ خوش قسمت مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض کوثر پر میری خدمت میں حاضر ہوگا۔

اے کعب بن عُجرہ! صلاۃ قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک اطاعت الٰہی کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے دوسرا اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اے کعب بن عُجرہ! جو گوشت حرام سے پرورش شدہ ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں صلاۃ کو قرب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شان رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو صلاۃ کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قرب الٰہی کی چاشنی سے بہرور ہے۔

تُؤتِی الزَّکَاۃَ:

زکاۃ بنائے اسلام ہے۔ اسلام کی حسین جمیل عمارت جن ستونوں پر استادہ ہے ان میں ایک زکاۃ ہے زکاۃ ادا کرنے والا اپنے دین وایمان کا محافظ ہوا کرتا ہے اور زکاۃ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : بُنِیَ الاِسْلامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ عَلٰی اَنْ یُوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلاۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَصِیَامِ رَمْضَانَ وَالْحَجِّ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۱۰۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال الالبانی:	صحیح		

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث(۱٦۷۵)	جلد۱	صفحہ۵۲٦
شرح سنۃ للبغوی	رقم الحدیث(٦)	جلد۱	صفحہ۱۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح متفق علی صحتہ		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث(۷۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۱۳۲۰۳)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث(۲۰)	جلد۱	صفحہ۵۴
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث(۳۵٦۷)	جلد۳	صفحہ۲۸۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث(۳۹۷۲)	جلد۳	صفحہ۴۲۸
حلیۃ الاولیاء		جلد۳	صفحہ٦۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(٦٦۸۲)	جلد۵	صفحہ۳۳۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۷۰۴۷)	جلد۵	صفحہ۴۲۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۷۴۲۹)	جلد٦	صفحہ۴۱
الکامل(لابن عدی)		جلد۳	صفحہ۱۷
الکامل(لابن عدی)		جلد۵	صفحہ۱۵۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث(۳۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۵۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۴۷۹۸)	جلد۴	صفحہ۴۰۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ منقطع		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(٦۰۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۴۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(٦۳۰۱)	جلد۱	صفحہ۴۹۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

اللہ کی واحدنیت، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا ہے۔

زکاۃ کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی قابل غور ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ.

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۴۰)	جلد۴	صفحہ۱۴۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۴۴۰)	جلد۲	صفحہ۵۵۴
وقال الذھبی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	جلد۲	صفحہ۵۳۷
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۷۱۹)		جلد۲	صفحہ۳۱۸
قال الالبانی:	حسن		
التمہید		جلد۲	صفحہ۲۱۲
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۴	صفحہ۱۰۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے مال کی زکاۃ ادا کردے تو تو نے جو تجھ پر لازم تھا اس کو پورا کردیا۔

زکاۃ اپنے مال سے سال کے بعد ۴۰واں حصہ نکالنا ہے سال کے بعد یہ معمولی چیز ہے لیکن اس کیلئے جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسان کردے اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت کے بغیر زکاۃ بھی مشکل نکلتی ہے ہاں جو مرد مومن خوشدلی سے زکاۃ ادا کرتا ہے گویا اس پر جو حقوق مالیہ تھے وہ ان کی ادائیگی سے فارغ ہو چکا ہے۔ اللہ رب العزت ہر مسلم کو دین حق کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

وَتَصُومُ رَمُضَانَ:

اھل ایمان بڑی خوشدلی سے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں وہ پورا سال اس سعادتوں سے لبریز ماہ کا انتظار کرتے ہیں اھل ایمان کی سحری وافطاری کا اہتمام ان کی اندرونی خوشی وجذبہ ایمانی کو اجاگر کرتا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روزہ کی اہمیت کو کیسے بیان کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْکُمْ وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَهٗ فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض ہے اور میں نے تم پر اس کی راتوں کا قیام سنت قرار دیا پس جس نے رمضان المبارک میں دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا حصول ثواب کیلئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن وہ اپنی ماں سے پیٹ سے باہر آیا تھا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت پر کس درجہ مہربانی ہے یہ آپ ہی کی نظر کرم کا فیض ہے کہ بندہ رمضان کے روزے رکھے اور اسکی راتوں کو قیام کرے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ انسان خود سوچے وہ روزانہ کتنے گناہ کرتا ہے

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۶۰) جلد۲ صفحہ۳۰۶
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
سنن النسائی رقم الحدیث (۲۶۰۶) جلد۴ صفحہ۱۶۲

اس سے کس قدر معصیتیں سرزد ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں پر نافرمانیاں کیے جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اس درجہ شفقت فرمائی کہ اگر وہ رمضان کے روزے رکھ لے اور حصول ثواب کیلئے اس کی راتوں کو صلاۃ التراویح ادا کرے تو وہ گناہوں سے اپنی پیدائش کے دن کی طرح پاک وصاف ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ–رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ–قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّة" وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلا یَرْفَثْ وَلا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَد" اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّی اِمْرُء" وصَائِم" وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَاافْطَر فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَالَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ.

صحیح البخاری رقم الحدیث(۱۹۰۴) جلد۲ صفحہ۵۶۶
السنن الکبری(للبیہقی) رقم الحدیث(۸۳۱۰) جلد۴ صفحہ۴۴۸
جامع الاصول رقم الحدیث(۷۱۳۴) جلد۷ صفحہ۶۰۱
سنن ابن ماجہ(۱) رقم الحدیث(۳۸۲۳) جلد۴ صفحہ۲۹۶
قال محمود محمد محمود: متفق علیہ
سنن ابن ماجہ(۲) رقم الحدیث(۳۸۲۳) جلد۵ صفحہ۳۵۰
قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(۳۰۹۶) جلد۳ صفحہ۲۵۰
قال الالبانی: صحیح

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث(۱۰۳۸)	جلد۲	صفحہ۳۰۵
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث(۱۶۳۶)	جلد۳	صفحہ۱۴۳
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
المسند الجامع	رقم الحدیث(۱۴۴۰۲)	جلد۱۷	صفحہ۱۲۹
المسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۵۹۶)	جلد۷	صفحہ۳۵۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث(۷۶۷۹)	جلد۷	صفحہ۴۱۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث(۱۸۹۶)	جلد۳	صفحہ۱۹۶
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث(۱۸۹۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری(للبیہقی)/رقم الحدیث(۸۵۰۷)		جلد۴	صفحہ۵۰۱
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۳۴۲۴)	جلد۸	صفحہ۲۱۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۱۵۱)	جلد۲	صفحہ۵۰۷
سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۲۱۲)	جلد۴	صفحہ۱۶۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۲۱۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۲۱۵)	جلد۴	صفحہ۱۶۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث(۲۲۱۵)	جلد۲	صفحہ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فرزند آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزے کے یہ روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء میں دونگا۔ روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ بے ہودہ بات نہ کرے اور نہ کسی کو درشت طریقے سے پیش آئے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو اسے چاہے کہ وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزاہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ کی افطاری سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے اس ملاقات سے خوش ہوگا۔

سبحان اللہ! ایک روزہ دار کیلئے کتنی بڑی بڑی نویدیں ہیں اللہ الکریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت کو جس انداز سے نوازتا ہے اگر یہ امت ساری زندگی اس کے شکرانے میں سربسجود ہو کر گزادے تو حق شکر ادا نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا روزہ میرے لیئے ہے اور اسکی جزا میں دوں گا کتنا پرکیف ارشاد ہے جو روزہ رکھتا ہے اس ارشاد کو سن کر اس کی اندرونی کیفیت کا عالم کیا ہوگا جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور پھر یوں راضی ہو کہ فرمائے اس کے اس عمل کی جزاء میں دونگا اب اس

روزہ دار کو کس چیز کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ ویسے ہر عمل کی جزا اللہ ہی عطا فرماتا ہے لیکن روزہ کے بارے میں یہ فرمانا کہ اس کی جزا میں دونگا بہت بڑی نوید ہے یعنی روزہ دار پر جب روزہ کی وجہ سے کرم ہوگا تو درمیان میں کوئی فرشتہ واسطہ نہیں ہوگا دینے والا اللہ ہوگا اور اپنے دست کرم سے دیگا۔

روزہ ڈھال ہے۔ ڈھال سے انسان دشمن کے وار سے بچ جاتا ہے جنگ کے دوران ڈھال انسان کو بچاتی ہے تو اللہ الواحد روزہ کو اھل ایمان کی ڈھال قرار دیا کہ تمہارے دشمن بے شمار ہیں دیکھے بھی اور ان دیکھے بھی ان سب سے بچاؤ کیلئے ان کے حملوں اور ان کے مکروفریب سے بچنے کیلئے روزہ ڈھال ہے روزہ کی موجودگی میں ان کا کوئی وار کارگر ثابت نہ ہوگا بلکہ یہ اپنا سامنہ لیکر ناکام ونامراد واپس پلٹیں گے۔

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے یہ اھل ایمان پر روزانہ مختلف انوع حملے کیا کرتا ہے اس کے حملے بڑے اچانک اور اتنے گہرے ہوا کرتے ہیں کہ اگر اسکا حملہ ہو جائے تو بندہ کیلئے سنبھلنا مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ الکریم نے روزہ دار پر کرم کیا کہ روزہ کو اس کی ڈھال بنا دیا جس کے ہوتے ہوئے اس ازلی دشمن کے حملے ناکام جاتے ہیں وہ پورا زور لگا کر بھی آئے لیکن اخلاص وللّٰہیت سے روزہ رکھنے والے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کی ڈھال یہ انسان کی بنائی ہوئی ڈھال یہ بندے کا بنا ہوا مدافعتی نظام خراب ہوسکتا ہے ناکارہ ہوسکتا ہے لیکن اللہ القادر کا دفاعی نظام اس کی عطا کردہ ڈھال کو کوئی نہیں توڑ سکتا روزہ کو پروردگار عالم جل جلالہٗ نے ڈھال بنایا ہے آیئے روزے رکھ کر اپنے آپ کو حفاظتی قلعہ میں لے آئیں اور جو اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے پھر وہ محفوظ ہی رہا کرتا ہے۔

قیامت کے دن جب پل صراط سے گزر ہوگا آتش جہنم خوب جوش میں ہوگی اس وقت اللہ الکریم کا کرم ہی بچائے تو بچا جاسکتا ہے ورنہ اس جہنم سے کون بچنے والا ہے۔ روزہ دار کو یہ نوید ہے کہ تیرے پاس ڈھال ہے اور جب تو پل صراط سے گزرے گا جہنم ہزار جوش میں آئے تیرے پاس اللہ کا حفاظتی نظام ہے تجھے جہنم کچھ نہیں کہہ سکتی بلکہ تو جہنم سے خیر و عافیت سے گزر جائے گا۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول اور آپ کا ہر فرمان سچا ہے بلکہ صداقت در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیرات لیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سادا انداز میں روزہ دار کے شرف کو ذکر نہیں کیا بلکہ قسم سے ذکر کیا ہے پھر قسم کا انداز بھی جدا گانہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میں محمد کی جان ہے اس سے بڑھ کر اس کی اور کیا اہمیت ہوسکتی ہے اس قسم کے بعد جو بات بیان کی اس پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے بلکہ اگر زمین و آسمان اس پر قربان کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

بو سے انسان کو نفرت ہے کسی کے منہ سے بو نکلے اور دوسرا اس کو محسوس کرے تو اسے ناگواری ہوتی ہے لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی پر اللہ الکریم کا کتنا کرم ہے اور اللہ کو اس سے کتنا پیار ہے کہ اس کے منہ سے روزہ کی حالت میں نکلنے والی بو اللہ الطیب کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ:

روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت۔اھل ایمان جانتے ہیں کہ روزہ دار پورا دن افطاری کے وقت کا انتظار کرتا ہے وہ لحہ لحہ گنا کرتا ہے تلخ دنوں میں تو افطاری کا انتظار بڑی شدت سے ہوتا ہے پھر افطاری کے وقت حسب استطاعت اہتمام اھل ایمان کی اندرونی خوشی کا اظہار کرتا ہے یہ خوشی یہ مسرت ایمان کی نشانی ہے اس خوشی سے ہر اھل ایمان واقف ہے۔

دوسری خوشی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔جب تک بندہ مومن اس دنیا میں ہے اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہے جب وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا پھر اس کی ملاقات وحدہٗ لاشریک سے ہوگی جیسے روزہ دار افطاری کا انتظار کرتا ہے اسی طرح وہ دنیا سے رخصتی کے دن کا بھی انتظار کرتا ہے اسے اس دن جو مسرت وشادمانی نصیب ہوگی اس کو اس ناپائیدار دنیا کے ناپائیدار الفاظ میں کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ.

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔یہ محبت طرفین سے ہے اے روزہ رکھنے والے سعید وفیروز بخت! اپنے مقدر پر ناز کر کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چاہت ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی ملاقات کا مشتاق ہے۔اس ملاقات پر جو خوشی ہوگی اسکا اندازہ وہی کرسکتے ہیں جو ملاقات سے بہرور ہو چکے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ شَرِّفْنَا بِهٰذِهِ السَّعَادَةِ الْعُظْمٰى اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا لِقَائَكَ وارحمنا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ.

تَحُجَّ الْبَيْتَ:

بیت اللہ کا حج کرنا اسلام کا پانچواں رکن ہے یہ جامع عبادت ہے اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو حج بیت اللہ نصیب فرمائے۔ حج بیت اللہ کی فضیلت وشرف کو سمجھنے کیلئے درج ذیل فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش نظر رہے۔

عَنْ مَاعِزِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ اَيُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ" بِاللّٰهِ وَحْدَهُ ثُمَّ حَجَّةٌ" مَبْرُوْرَةٌ" تَفْضُلُ سَائِرَ الاَعْمَالِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ اِلٰى مَغْرِبِهَا۔(1)

حضرت ماعز تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا پھر مقبول حج یہ حج باقی اعمال پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی مطلع الشّمس (مشرق) کو اس کے مغرب پر ہے۔

حج بیت اللہ میں جو کہ تمام اعمال کا جامع ہے اس میں مال خرچ کرنا ہے حالت سفر ہے پھر ان سلے کپڑے (مردوں کا لباس) پہن کر زبان حال سے عرض کی جاتی ہے جسے مردہ کی کوئی خواہش نہیں ایسے ہی میری بھی کوئی خواہش نہیں اے اللہ! آج کے بعد اپنی رضا پر چلنے کی سعادت بخش دے مجھ سے اپنے نفس کی اتباع کرنے کی قوت چھین لے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں فرمائیں ان میں یہ پانچ فرائض تھے ان کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

(1) مسند الامام احمد ۲/۳۴۲- المتجر الرابح صفحہ ۱۲۱۸ اسنادہ جید

اَلا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ:

کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ دروازے چیزوں کو داخل و خارج کیا جاتا ہے جس کے پاس دروزاہ آ جائے وہ سہولت اندر جاسکتا ہے اور اندر کے انعامات سے شادکام ہوسکتا ہے۔ جس خوش نصیب کو خیر و بھلائی کے دروزوں کی خبر ہو جائے وہ جب چاہے خیر و برکت سے اپنا دامن بھر سکتا ہے۔

اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ":

روزہ ڈھال ہے۔ یہ وہ مضبوط ڈھال ہے جسے شیطان قوتیں توڑ نہیں سکتیں جس کے پاس روزہ کی ڈھال ہے یعنی جو روزے رکھنے کا عادی ہے اس پر اللہ کا لطف و کرم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہے جس کے سبب وہ روزے رکھتا ہے ایسا خوش نصیب اس رزم گاہ حیاۃ میں اپنی نعمت ایمان سلامت لے جاتا ہے اور شیطان کے دست برد کے محفوظ رہ کر تیاری آخرت میں وقت گزارتا ہے۔

اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیءُ الْخَطِیْئَۃَ:

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ گناہ کرنے سے اللہ الواحد ناراض ہوتا ہے جس سے اس گناہ کرنے والے کے حصہ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے گناہ جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے اس کے حصہ کی آگ میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ صدقہ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے اللہ کی خوشنودی نار جہنم کو بجھا دیتی ہے جیسے آگ کے الاؤ پر پانی ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے بشرطیکہ پانی آگ سے زائد مقدار میں ہو اسی طرح صدقہ

گناہ سے زائد مقدار میں ہوتو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اخلاص وللّٰہیت سے کیا گیا کوئی بھی عمل رائگاں نہیں جاتا اس عمل کی بدولت اللہ الکریم اس کے حصہ کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ جب آگ بالکل سرد ہو جائے تو پھر اس کے لیے تعمیر جنت شروع ہو جاتی ہے جیسے جیسے نیکیاں کرتا جائے گا جنت کی تعمیر بڑھتی جائے گی۔

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ :

نرم وگرم بستر چھوڑ کر اللہ القدیر کی بارگاہ میں صلاۃ التہجد کیلئے اٹھنا بہت بڑی سعادت ہے یہ سعادت توفیق الٰہی کے بغیر ناممکن ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہوتا ہے وہ رات کو اٹھ اٹھ کر اس کی بارگاہ میں سجدے کیا کرتا ہے اسے کبھی قیام میں لطف آتا ہے تو کبھی رکوع میں کبھی سجدہ سے پر بہار ہوتا ہے تو کبھی استغفار سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِیَاماً.

وہ بڑے خوش نصیب ہیں جو رات اپنے رب کی بارگاہ میں سجدے کرتے اور قیام کرتے گزارتے ہیں انہیں رات کی گھڑیوں میں سجدوں کا یوں کیف آتا ہے کہ دنیا کی ساری نعمتیں اس کیف کے سامنے ہیچ ہوتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ:

یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الآخِرِ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِیْبَ لَهٗ؟ وَمَنْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ وَمَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۹)	جلد۵	صفحہ۲۹۹
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد۳	صفحہ۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۴۷۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنہ للبغوی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۶۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۱)	جلد۲۵	صفحہ۱۸۸ (کتاب التوحید)
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد۵	صفحہ۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۱۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۲۳

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔ رات کا نصف برکات الٰہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جوبن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا لامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی -رضی اللہ عنہ- کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنایئے اور سنایئے کیسی بیتی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بیان فرمایا تو قرآن کریم یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْس" مَاأُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔[1]

ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں وہ اپنے رب کو (اسکے عذاب کے) خوف سے اور (اسکے انعامات کی) امید سے پکارتے رہتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ جو نعمتیں ان کیلئے چھپا کر رکھی گئی ہیں جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ جزا و صلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

---

(۱) السجدہ ۳۲/۱۶-۱۷

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
	انتساب	5
1	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر کام سے پہلے	17
2	ایمان باللہ	29
	اللہ یکتا ہے	45
	اللہ صمد ہے	50
	اللہ حَیُّ وقَیُّوم ہے	54
	اللہ علیم ہے	56
	اللہ کا کوئی بیٹا نہیں	61
	اللہ فعّال" لِمَایُرِیْد ہے	69
	حضرت مجدد الف ثانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا قول	75
	ذات الٰہی میں غور وخوض منع ہے	77
		81
3	ایمان بالرسل	87
	رسولان کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والے صدیق وشہید ہیں	91
	ہر قوم کے لئے ایک رسول	93
	رسول قوم کی زبان میں	94
	تمام رسول مرد تھے	96
	بعض کو بعض پر فضیلت	97
	تمام انبیاء پر ایمان	99
	دنیا میں سب سے پہلے نبی	101
4	ایمان بالقدر	111
5	علم الساعۃ	131

صفحہ	عنوان	نمبر
135	حیات النبی	6
138	زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں آج بھی ملائکہ وفرشتے سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں	
141	زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آج بھی جہاں سے بھی درود شریف بھیجا جائے پہنچ جاتا ہے	
143	زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر آج بھی فرشتہ مقرر ہے جو درود شریف بھیجنے والوں کا نام لے کر درود شریف پہنچاتا ہے	
144	اسماع الخلائق	
150	زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں	
154	زندہ وجاوید نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام اپنے اپنے مزارات میں نمازیں ادا فرماتے ہیں	
157	علم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم	7
170	وسعتِ نگاہ نبوت	
189	کُل شئ کا مشاہدہ	
192	مشارق ومغارب کا مشاہدہ	
195	موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قبر میں صلاۃ (نماز) پڑھتے ہوئے دیکھنا	
197	فلاں کافر کہاں گر کر مرے گا	
201	اس بات کا مشاہدہ کہ سرزمین عرب میں شرک نہ ہوگا	
203	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر امتی شرک سے پاک ہوگا	
206	ورقہ بن نوفل کی جنت کا مشاہدہ	
210	اھل جنت اور اھل نار کے نام	

8	سُنّۃُ النّبیِّ الکریمِ علیہِ مِنَ الصّلوٰاتِ اَطیبُھا وَمِنَ التّسلیمَاتِ اَزکٰھا	213
	نشانِ بندگی	215
	ہدایت یافتہ	217
	کامیاب وکامران	219
	انبیاء وصدیقین/ شھداء وصالحین کی معیت میں	221
	جنتوں میں ابدالآباد تک قیام	223
	وصف ایمان سے متصف	225
	محبوب الٰہی	226
	ہمیشہ راہ ھدایت پر	227
	سنتِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بغیر دین نامکمل ہے	230
	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے	233
	رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا مطیع جنت میں داخل ہوگا	236
	حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان	238
	حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اطاعت کرنے والا اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے	243
	ایمان واسلام حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی عطاوکرم نوازی سے ہے	246
	ایمان حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی نظر کرم سے	251
	زمین کی تین قسمیں	254
	الإعتصام بالکتاب والسُّنّة	258
9	ختم نبوت	269
	خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ	272
	ختم نبوت پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عہد و میثاق	283
	قصر نبوت کی آخری اینٹ	286
	اَلْعَاقِبُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم)	290

	اَلْمُقَفِّیْ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)	295
	حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں ہے	298
10	اخلاص وللّٰہیت	307
	اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں	310
	نشان بندگی	315
	قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے	318
	فلاح پانے والا	321
	نفس کی تین قسمیں	327
	حلاوۃ الایمان	332
	ایمان کامل	334
	حسن نیت کے سبب قیام اللیل کا اجر وثواب	337
	اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر وثواب سات سو نیکی تک	340
	حسن نیت سے سخیوں کا مرتبہ پانے والا	345
	اخلاص کا فیض عام	351
	حسد وبغض سے پاک	355
	مستجاب الدعوات	360
	والدین کا خدمت گزار	365
	غنا کی دولت سے لبریز	370
	ہر عملِ صالح کا اجر پانے والا	378
	امتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد واعانت	383
	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں	388
	رزق کی دو قسمیں	394
	رحمتِ الٰہی سے لبریز	396

	اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں	398
	اللہ تعالیٰ کا محبوب	402
	حشر و نشر نیتوں پر	404
	ظل الٰہی میں	411
	عذاب الٰہی سے محفوظ ابدی انعامات سے سرور	413
11	اسلام	419
	اِقْرَارُ الشَّهَادَتَيْن	428
	وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ	432
	اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ	436
	حَجّ الْبَيْتِ	438
	صَوْمِ رَمَضَانَ	442
	ارکانِ اسلام بجالانے والے کا مال وجان محفوظ	450
	نارجہنم سے دور بہت دور	454
	شرک	459
	امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک سے بری	461
	دخول جنت	475
12	ایمان اور اسلام سے متعلق چند احادیث مبارکہ	483